TIGHT BINDING BOOK

Total DamageBook

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222251

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—67—11-1-68—5,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵۴۳۳ ق ع Accession No. U ۸۷۸

Author قمرالدین خان، خواجہ میر

Title عقد ثریا مناظر شاد ۱۳۲۵ھ

This book should be returned on or before the date last marked below.

وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ

ترجمہ عورتوں کا حق ہے اس میں جو کچھ وہ عمل کریں علوم پڑھیں علم حاصل کریں۔

شکر ایزد متعال و سپاس خدائے ذوالجلال کہ کتاب لاجواب انتخاب روزگار ذخیرہ اردو زنان کی گفتگو بحث کا پہلا حصہ وفا کا قصہ

عقد ثریا

مناظرہ نساء

مصنفہ یادگار زمان خواجہ میرزا قمر الدین خان المتخلص راقم خلف الرشید خواجہ بدر الدین خان مرحوم افسانہ نگار بوستان خیال

متبنیٰ نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ میرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور مقیم جے پور راجپوتانہ

فضل المطابع دہلی میں ۱۳۲۵ھ بحسن اہتمام محمد عبد الغفار مالک طبع ہو کر مقبول جہان ہوئی

طبع اول ... جلد

قیمت فی جلد مع محصول ...

معذرت

اظہار ضروری اور معذرت معذوری سے جملہ ناظرین اور خریداران کتاب کو مصنف آگاہ
دیتا ہی کہ یہ کتاب ایک خاص سبب سے اتفاقیہ غلط چھپ گئی ہی اکثر جاے غلطیان رہ گئی
ہین۔ مصنف کا قصور نہین ہی۔ مصحح کا قصور ہی۔ وجہ یہ ہی کہ مین نے کتاب کا مسودہ واسطے
طبع کے افضل المطابع دہلی مین بھیجدیا اور کل سامان کا بندوبست کے دیا بلکہ دو کاپیان بھی
صحت کرکے روانہ کردین۔ برگشتگی تقدیر اتفاق یہ ہوا کہ دفعتاً میری آنکھوں پر اس زور سے
پانی اترا کہ اندھا کردیا۔ مین صحت کتاب سے معذور ہوگیا چار و ناچار کتاب کی کاپیان واسطے صحت
کے باجرت دیدین۔ ان ظالمون نے یہ کیا کہ اجرت لیتے رہے اور صحت بالکل نہین کی۔ کتاب
غلط چھپ گئی۔ اگر مین اندھا نہ ہوتا۔ کل غلطیان صحیح کردیتا۔ اب بعد چھپنے کے کوئی تدبیر
بن نہ آئی مجبور ہوکر غلط نامہ کتاب کے شریک کردیا۔ ہر خریدار اور ناظر کتاب سے التماس
کہ جہان کتاب مین غلطی دیکھین غلط نامہ سے صحیح کرلین اور مصنف کا عذر قبول فرماکر کتاب
کو ناقص نہ رکھین۔ مصنف عنایت کا مشکور ہوگا۔ انشاء اللہ تعالی حصہ دوم کتاب ہذا
صحیح چھپایا جائے گا +

منت آنچہ حق بود گفتم تمام
تو دانی دگر بعد ازین والسلام

الملتمس
خاکسار قمرالدین۔ راقم مصنف

مقیم جے پور
معروضہ اگست سنہ ۱۹۰۷ عیسوی

وَلِلنِّسَاۗءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ

ترجمہ

عورتون کا حق اس مین ہے جو کچھہ وہ عمل کرین علوم پڑہین علم حاصل کرین

بتعریف ایزد لا یزال سپاس خداے ذوالجلال کہ کتاب لاجواب انتخاب روزگار ذخیرۂ اردو کی گفتگو بحث کا پہلا حصہ وفا کا قصہ

Checked 1973

عقد ثریا

مناظرۂ نسا

(نوٹ) بات نہ بھی کا جھگڑا تھی بہ مجلس جب عقد ثریا سات روز میں ۱۲ عورتین

مصنفہ یادگار زمان خواجہ میر قمر الدین خان المتخلص براقم خلف الرشید خواجہ بدر الدین خان فقیر آنکہ اگاربون خیال جوم مرا

نبیرۂ نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ میرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی مغفور مقیم جے پور راج پوتانہ

در مطبع افضل المطابع دہلی باہتمام مرزا عبد الغفار بیگ حسن طبع سے آراستہ ہوئی

طبع اول ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد مع محصول ۸

گزارش مصنف

واضح ہو کہ یہہ پہلی کتاب ہے جو اُردو زبان نسوان مین بطرز جدید مقفّٰہ و مسجع لکھی گئی ہے قبل اسکے اکثر مصنفون نے حسب اشتہار گورنمنٹ مجریہ گورنمنٹ بنام نہاد زبان نسوان مین کتابین لکھین اور بعض نے انعام بھی بقدر مرتبہ پایا اگر انصاف سے دیکھا جائے تو وہ عام زنانی مردانی زبان ملی جلی ہے۔ اور نہ اُن کتب کے مطالب سے عورتونکو نفع پہونچتا ہے۔ جو کہ آج کل تعلیم نسوان کی زیادہ ضرورت ہے اور گورنمنٹ عدل گستر کا خیال بھی اسیطرف ہے لہذا مصنف پریشان گفتار نے یہ کتاب خاص اس غرض سے لکھی اور خاص جدید انداز سے لکھی ہے کہ یہ نادر کتاب درس نسوان مین اُستانی کا کام دے اور مصنف کو گورنمنٹ عادل سے امداد ملے۔ اس زبان کی خوبی اور لطف حسن بیان اُسوقت کھلے اگر شرفاء دہلی اور ماہران زبان مدرسان نامور کو دکھا کر رائے لیجائے اور وہ انصافاً رائے دین کہ یہ زبان خاص شریف خاندانی خواندہ عورتون کی ہے مصنف ہرزہ سرا نے تصنیف کتاب مین نہایت جانکاہی اور عرقریزی کی ہے اور ایسے طرز سے مطالب بیان کئے ہین جو قابل داد ہین۔ اوّل یہ کہ کتاب ہذا بجائے خود ایک دلچسپ افسانہ ہے دوم یہ کہ وفا اور بیوفائی کا ثبوت خلاف جمہور دیا ہے یعنی عورتون کی وفا غالب رکھی ہے۔ سوم طرز بیان مقفّٰہ و مسجع ہے جو کسی مصنف نے اس انداز سے نہین لکھا۔ یہ نادر کتاب عورتون کو نفع رسانی مین بینظیر کام دیگی۔ خواتین اسکے مطالعہ سے بہرہ اندوز اور زمانہ کے نشیب و فراز سے واقف ہون گی اور سمجھین گی کہ خداوند عالم خالق کائنات نے عالم مین کیا کیا سامان پیدا کئے ہین جو ہر وقت بشر کے کام مین آتے ہین اور ہم بشر اون کی حقیقت سے ماہر نہین کہ زمین کے اوپر آسمان کے نیچے کیا کیا نادرات ہین غرض یہ کتاب افسانہ ہی نہین ہے بلکہ علوم و فنون کا خزانہ ہے آرائش و زیبائش مین شاہد نونہال ہے۔ عروس خوش جمال ہے ہر رنگ مین رنگین ادا ہے۔ ہر ادا کا رنگ جدا ہے۔ زبان وہ زبان ہے۔ گویا فصاحت کی کان ہے۔ اُردو وہ اُردو ہے۔ جو خواتین دہلی کی گفتگو ہے۔ تقریر وہ تقریر ہے۔ کہ اپنی آپ نظیر ہے۔ بے تکی آرائش نہین۔ عشق و عاشقی کی نمائش نہین۔ صاف صاف سیدھا بیان ہے۔ وفا بیوفائی کی داستان ہے۔ تاریخی حالات۔ سچی حکایات۔ حکیمانہ خیال۔ ناصحانہ اقوال۔ بیگمات پڑہین۔ پڑہوا کر سُنین زبان سے زبان کا۔ بیان سے بیان کا۔ فائدہ پائین۔ حظ اٹھائین۔ لہذا راقم نے وفا کی تقریر کو۔ بیوفائی کی بحث دلپذیر کو۔ آغاز سے انجام تک پورا نباہ دیا۔ اسکے علاوہ راقم اوراق نے دوسری کتاب بھی نادر العصر درس اطفال و مطالعۂ نسوان کے لئے لکھی ہے جو گورنمنٹ انصاف پرور کے ملاحظہ مین پیش کی جائیگی۔ مصنف امیدوار ہے کہ سرکار والا تبار قدر افزائے ہنر ہر دو کتاب کو عام تعلیم گاہون سرکاری و دیسی مین حکماً شائع فرما دے کہ راقم کو پوری امداد ملے +

آغاز کتاب

شروع داستان

قصہ کی تمہید قابل دید ستھری کہانی عورتون کی زبانی نفیس بیان پاکیزہ داستان لطیف گفتار شوخ تکرار باتین نرم لطیفے گرم دو ذہین فہیمہ سے قضیہ مقابل انوری اور ذکیہ دلآویز گفتگو بحث دوبدو سات تجگے نئے نئے مخمصے دلچسپ تقریر وفا کی توقیر شغل کا شغل بیکار نہ ہزل تعلیم کی تعلیم وفا کی تقسیم علم کا بیان سہل اور آسان

سنا ہے ہندوستان مین کسی عالی خاندان مین ایک امیر کی لڑکی بڑی تقدیر کی لڑکی نام ذکیہ سلطان بیگم صورت کی دوسری مریم پندرہ سولہ برس کا سن ہون ہار

رنگین ہون ہاں دن بھولی بھالی دلّی کی رہنے والی ذات کی شریف طبیعت کی ظریف
پڑھی لکھی سلیقہ دان ہم جنسون مین لقمان سب طرح ہشیار نصیب سے لاچار قسمت کی
کوتاہ نیا نیا ہوا بیاہ جال مین پھنس گئی جنجال مین پھنس گئی تقدیر نے گردش
کھائی بیٹھے بٹھائے تباہی آئی میان سے بگاڑ ہوا بنا بنایا گھر اُجاڑ ہوا سُسرال کو چھوڑنا
پڑا میکے سے رشتہ جوڑنا پڑا امّا کے پاس رہنے لگی دن رات غم سہنے لگی خاوند
کے فراق مین ملنے کے اشتیاق مین بیچاری روتی تھی گھڑی بھر نہ سوتی تھی
آٹھہ پہر چونسٹھہ گھڑی بیٹھی ہو خواہ کھڑی دل ہی دل مین امید بیجا سل مین
گھٹا کرتی تھی کڑھا کرتی تھی ہر دم سینہ ملتی تھی اندر ہی اندر جلتی تھی ایک دن
بیچاری ذکیہ بیگم پیاری کھسیانی کھسیانی بے سبب ناگہانی پریشان
بے اوسان جی اُداس کوئی آس نہ پاس سراسیمہ بدحواس چہرہ پر ہراس
بکھرے ہوئے بال تیور پر ملال رنگ زرد زرد کلیجے مین درد دل کہین جان
کہین خیال کہین دھیان کہین اپنے دالان مین کھڑی کسی ارمان مین کھڑی
غور غور سے حیران طور سے آسمان کو تکتی تھی شام کے سامان کو تکتی تھی اُس
وقت کہین کمبخت دونون وقت ملتے تھے چمن مین پھول کھلتے تھے رنگین
رنگین شفق تھی گلابی گلابی افق تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا درد دل کی دوا جانورونکا چہچہانا
پھولون کا لہلہانا آنکھون مین چبھنے لگا دل اور دُکھنے لگا یہ سامان دیکھکر نیلا آسمان
دیکھکر ذکیہ کی جان پر بنی سینہ پر لگی برچھی کی انی جی بگڑا گھبرانے لگا کلیجہ
منہ کو آنے لگا عجب وقت عجب سامان تھا ذکیہ کا اللہ نگہبان تھا بیچاری بے بس
اکیلی بے کس ششپنج مین کھڑی میان کے رنج مین کھڑی دل کو مسوستی تھی اپنے

کوستی تھی اسی دہیان مین پریشان اوسان مین ذکیہ کھڑی رہ نہ سکی کسی سے کچھہ کہہ نہ سکی ایسی بولائی گھبرائی اپنے کمرے مین آگئی بے چین ہوکر تقدیر کو روکر لاچار پلنگ پر جا پڑی نیند آئی تو سوئی دو گھڑی پلنگ پر لیٹنے سے منھ کو لپیٹنے سے دل اور بگڑا بے طور بگڑا بے اوسان ہوگئی زیادہ پریشان ہوگئی دل مین ملال میان کا خیال رات کا سمان اکیلا اکیلا مکان بہار کا موسم تنہائی کا عالم ابر آیا ہوا گہرا چھایا ہوا کالی کالی رات بے رُت کی برسات سارا گھر سُنسان نیچے زمین اوپر آسمان اندھیری چھائی ہوئی گھنگور گھٹا آئی ہوئی اب ذکیہ ہے اور والان اللہ بیلی اللہ نگہبان اُدھر بادل کا گرجنا ادھر دل کا اُلجھنا بجلی کا کڑکنا کلیجے کا دھڑکنا کم کم پھوار برستی تھی وہ نامراد ترستی تھی جی مین ہَول زبان پر لاحول خرابی کے طور ہوئے بیتابی کے طور ہوئے پاس خواص نہ ہمدم اکیلی ذکیہ بیگم رنج مین رنجور آنکھہ مین نیند کا سُرور کچھہ غم کا بخار تھا کچھہ نیند کا خمار تھا جی بے قرار ہوگیا خیال آزار ہوگیا آخر ذکیہ بیچاری آفت کی ماری عجب مشکل مین پھنسی نکل گئی عمر بھر کی ہنسی موت کا مزا آنے لگا غم جان کو کھانے لگا ادھر جوانی کا وَلوَلا اُدھر خاوند کی یاد بد بلا رہ رہ کر آنے لگی جی کو جلانے لگی خیال دشمن ہوگیا سونا کٹھن ہوگیا جان پر بُری بنی بیقراری ٹھہری بنی اب خواب کہان نیند کہان دل پر بندہا اور ہی سمان ذکیہ سلطان بیگم لحظہ لحظہ دم بدم کبھی چت کبھی پٹ کروٹ پر کروٹ غمزدہ بدلنے لگی چھاتی مسلنے لگی جمائی پر جمائی لیتی تھی نیند کو کوسنے دیتی تھی آخر نیند کی فکر مین اسی ذکر اذکر مین میان کی تصویر صورت دلپذیر آنکھون مین پھر گئی نیند خیال سے گزر گئی ہائے ہائے کرنے لگی ٹھنڈے سانس بھرنے لگی

مگر کس کی نیند کیسا سونا مشکل ہوا غافل ہونا غم کی گھٹا چھاگئی جاگنے سے گھبرا گئی طبیعت بکھرنے لگی بیقراری گزرنے لگی ہوش اُڑنے لگے فرشتے کڑہنے لگے ہاتھوں کلیجہ اُچھلتا تھا غم دل کو کھلتا تھا ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے موتی برسنے لگے ذکیہ بار بار بیتاب بیقرار پلکیں جھپکاتی تھی نیند کو بلاتی تھی نیند آئے نیند آئے یہ اُجڑا خیال جائے نیند نہ آتی تھی بیقرار تلملاتی تھی نیند ایسی کافور ہوئی میاں کی طرح دور ہوئی آج آتی ہے نہ کل جی بے چین جان بے کل درہن پریشان کم سن عمر جوان نیند کی ماتی غم سے چھنی چھاتی بُرے حال میں تھی بُرے زوال میں تھی اوس وقت کی بیقراری وہی جانے دکھیاری سوا بے قرار ہوتی تھی چپکے چپکے روتی تھی جتنا غم بڑہتا جاتا تھا اور دل اُمڈا آتا تھا رونا ضبط کرتی تھی سسکیاں بھرتی تھی آخر کچھہ بن نہ آئی غم سے نجات نہ پائی ایسی لاچار ہوئی زندگی سے بیزار ہوئی ہر طرح کی یاس ہر طرح کی ہراس ٹھنڈے سانس بھرنے لگی ہائے ہائے کرنے لگی خواب خیال ہوگیا تصور وبال ہوگیا غم کو سہنے لگی آخر یہ کہنے لگی اے پروردگار میں گنہگار کس بلا میں پھنسی کس خطا میں پھنسی کیسی بلا لگی کس کی بد دعا لگی ہے ہے کیا ہوگیا سامان قضا کا ہوگیا الٰہی مجھہ ہنستی کو نامراد گھر بستی کو رنج دیا رُلایا کس بلا میں پھنسایا آج چپ چاپ آپ ہی آپ دل بھرا آتا ہے رونے کو جی چاہتا ہے اب رونا نہیں تھمتا آنسو رک نہیں سکتا جی بگڑا جاتا ہے کلیجا مسلا جاتا ہے کسی کل آرام نہیں قرار کا نام نہیں اے ہے یہ کل موئی میری دشمن ہوئی رات کیونکر تمام ہوگی میری زندگی حرام ہوگی اے میرے اللہ مجھہ پر کیسی بنی کھالوں ہیرے کی کنی کھا کر مرجاؤں

وفا کا نام کر جاؤن اے ہے نیند کیون کر بلاؤن بے قرار جی کس طرح بہلاؤن اجڑی نیند کا اعتبار نہ موئے جی پر اختیار مجھہ پر کیسی بپت پڑی آسمانی آفت آپڑی مین اور دہیان مین تھی نیند کے سامان مین تھی برسون کا چھٹا چھٹا یا آج پھر خیال سامنے آیا اے کریم تو نے میرے رحیم تو نے مجھہ بے غم کو غم دکھایا خوب اپنا کرم دکھایا شاد کو ناشاد کیا آباد کو برباد کیا اے میرے اللہ کیا کیا ہنستی کھیلتی کو رلادیا نیند گئی آرام گیا صبر بھی تمام گیا آج یہ کالی رات ہے میرا اسکا سات ہے دیکھئے کیونکر کٹتی ہے چھاتی سے کب ہٹتی ہے یا اللہ جلدی رات ہٹے فجر کی پو جلدی پھٹے آرام سے جان ہو کام سے دہیان ہو آخر ذکیہ نے بیقراری مین اُسی آہ وزاری مین آدہی رات گنوائی نیند آنی تھی نہ آئی جی پر اتنا قلق ہوا مُنھہ کا رنگ فق ہوا دل پر گھبراہٹ ہوئی چہرہ پر اُداہٹ ہوئی کوئی تدبیر بن نہ آئی کوئی صورت نظر نہ آئی بیتاب ہوکر بدخواب ہوکر دمسازون کو پُکارا محرم رازون کو پکارا اری چھوکریو بیخبر نگوڑیو کہان گم ہو ہین موت آگئی سو گئین سب کی سب پسر گئین شام سے ہی مرگئین آج سارا گھر اونگ گیا کیا تم کو سانپ سونگ گیا او جمیلہ تو بھی سو رہی زعفران بھی بیخبر ہو رہی مین تو نرگس کو کہتی تھی وہ شام سے سو رہتی تھی تم بھی نرگس ہو گئین پانو پسار سو گئین اے ہے کوئی آتی نہین میرا جی بہلاتی نہین اری ادھر آؤ مجھے نہ جِلاؤ میرے پانو دباؤ دو چار رگیان لگاؤ جی پریشان ہے مجھے خفقان ہے طبیعت گھبراتی ہے نیند اُڑی جاتی ہے بیوی کی آواز سنکر رُونجھا انداز سنکر چھوکریان جاگین بیقرار ہوکر بھاگین سوتی جاگتی سب آگئین صورت دیکھکر گھبرا گئین بیوی کے پاس آکر پیرون کو ہاتھ لگاکر پہلے جمیلہ بڑی عقیلہ لقمان کی سگی بدحواس کہنے لگی دوئی نوبہار ہوا بیگم کو کیا ہوا

ذرا دیکھہ کیا اسرار ہے ہم سب مین تو ہشیار ہے دوسری سہیلی نام کی چنبیلی ہات اُٹھا کر
کرتی پھیلا کر بیوی کو دعائین دینے لگی چٹ چٹ بلائین لینے لگی بیوی کو اللہ کی امان نبی کی
پناہ اللہ نگہبان یہ تو نئے سامان ہین بیوی بے اوسان ہین دشمنون کا رنگ زرد
ہے ودئی سارا پنڈا سرد ہے اچھی بیگم سچ کہو واری چپکی نہ رہو کچھہ تو بولو ذرا منھہ کھولو میری
پیاری بیگم مین واری بیگم تم کو اللہ کی قسم حقیقت کہدو بیگم سچ سچ بتاؤ اپنا حال
نہ چھپاؤ یہ کیا سیر ہے اچھی بیگم خیر ہے تم تو پسینے مین نہائی ہو کس خیال مین آئی ہو
یہان آیوا من چین تو بھی دیکھیو بہن یہ گرمیون کی رات ہے موئی نکلتی برسات ہے
بیگم کے دونون ہات پانون ہاتون کے سات ٹھنڈے اولا پڑے ہین رؤین بدن پر
کھڑے ہین پسینے کے کیسے زور ہین بیوی ساری شرابور ہین رنگ اُڑا ہوا ہے چہرہ
ستا ہوا ہے ۔ بیوی کا عجب حال ہے آنکھین لال صورت نڈھال ہے سارے طور کہہ رہے
ہین آنسو بھی بہہ رہے ہین تیسری نے کہا بیگم نے غم سہا یہ فریب ہے نہ حیلہ
سچ کہتی ہون جمیلہ ان کا کہین دہیان گیا ہے میان کی طرف بدگمان گیا ہے اچھی بیوی
بتاؤ کچھہ تو حال سناؤ قربان جاؤن شربت پلاؤن فرحت جان کو ہو تسکین خفقان
کو ہو آج چپ چاپ کیون ہو گئین علیل آپ ہی آپ کیون ہو گئین ہم نے ہنسی خوشی چھوڑا
تھا ابھی یہان سے منھہ موڑا تھا ہمارا جانا بلا ہو گیا تم کو کیا سے کیا ہو گیا ہم سمجھے
تھے بیوی سو گئین آرام کیا بے خبر ہو گئین مین تو سوتی برابر تھی مجھکو اس کی کیا خبر تھی
میری بیوی روتی ہین اوسان کھوتی ہین فرزانہ بولی نہین بوا بیوی کو جو کچھہ ہوا مین جانتی
ہون بھید پہچانتی ہون بیگم تو خواب مین نیند کے اضطراب مین ضرور ڈری ہین
چونک پڑی ہین راحت بولی نہین فرزانہ یہ اوہے کارخانہ تیری غلط بک بک

ہے مجھے تو اَور ہی شک ہے   ہو نہ ہو کوئی اسرا رہے   بیگم کو اُوپری آزار ہے   میں اکثر ٹوکا
کرتی تھی   بیگم کو روکا کرتی تھی   اس مکان میں   چھوٹے دالان میں   اُجالے اندھیرے
شام سویرے   تم نہ آیا کرو   بیگم نہ جایا کرو   میں جب یہاں سوئی ہوں   سوتے میں ڈر کر
روئی ہوں   گھبراہٹ سے ہوئی ہے   مجھے آہٹ سی ہوئی ہے   بڑی بیگم صاحب نے بھی
فہمین اُن کے مصاحب نے بھی   پرچھائیں سی دیکھی ہے   کچھ جھائیں سی دیکھی ہے   اللہ
کی قسم   بڑی بیگم   کبھی بھول کر رات کو   عید نہ شب برات کو   دالان کے اندر نہیں گئیں
مہتابی کے برابر نہیں گئیں   بُوا فرزانہ ہماری بیگم ۔ دل کی ہیں رستم   دن رات   گرمی برسات
اسی دالان میں   خوف زدہ مکان میں   شام سویرے   سو سو پھیرے   برابر کرتی ہیں
ضد پر کرتی ہیں   تکلیف اُٹھائیں گی   مگر وہیں جائیں گی   بیگم مردوا منتی ہیں   مردے
سوا نبتی ہیں   توبہ ہے حد کی بچی ہیں   اپنے کد کی پکی ہیں   پھر پھرا کر وہیں سوتی ہیں   وہیں
ہاتھ مونھ دھوتی ہیں   اَے ہے کیسی نڈر ہیں   کتنی بے خطر ہیں   ڈرتی نہیں   حذر کرتی
نہیں   جمیلہ نے کہا بُوا راحت   دالان کی ناحق ہے شکایت   ہماری ناداں بیگم   اللہ رکھے
انکا دم   اَور ہی طبیعت کی ہیں   اَور ہی عادت کی ہیں   اپنا حال نہیں کہتیں   دل کا
ملال نہیں کہتیں   مَیں مزاج پہچانتی ہوں   اُن کا علاج جانتی ہوں   اُلٹی کھومان لینگی
جی میں ٹھان لیں گی   جب دکھ پاتی ہیں   پھر پچتاتی ہیں   آج ہماری بیگم کو   دُکھیاری
بیگم کو   کوئی اگلا پچھلا خیال ہوا ہے   اُن کا یہ حال ہوا ہے   کچھ ڈر ہے نہ سہم   کوئی خوف
ہے نہ وہم   پہلے تو دالان میں کھڑی رہیں   کسی اَور دھیان میں کھڑی رہیں   پھر کمرے
کے اندر آگئیں   شاید گھبرا کر آگئیں   طبیعت نادرست تھی   صبح سے سُست تھی   اُوداس
اُوداس آج رہی ہیں   دن بھر بدمزاج رہی ہیں   انگڑائیاں آئی ہوں گی   جمائیاں

آئی ہونگی مُونہ لپیٹ سو رہیں پانوں سمیٹ سو رہیں شاید میاں کا تصوّر آیا محبت نے جوش کھایا غم بڑھنے لگا ہوگا دل بگڑنے لگا ہوگا بُوا یاد ہے عید کی رات ہمارے تمہارے ساتھ کیسے پھُوٹ کر روئی تھیں ساری رات نہ سوئی تھیں وہ کیا ماجرا تھا یہی غم بد بلا تھا بُوا یہ غم ایسا بُرا ہے قضا کا بھی چچا ہے تو نے بیگم کی زبانی کبھی سُنی ہوگی کہانی قیس اور فرہاد ناشاد اور نامراد دونوں جان سے گئے دنیا جہان سے گئے ایک لیلی کے اشتیاق میں دوسرا شیریں کے فراق میں دونوں دیوانے شمع کے پروانے کس حال میں ہے کس زوال میں ہے تنکے چنتے پھرے سر کو دھنتے پھرے تیسری مصر کی بادشاہ جسکو یوسف کی چاہ خوبصورت شہزادی سلطنت کی بربادی دیوانی زلیخا نے محبت کی مُبتلا نے اپنا لکھا پورا کیا عیش آرام چھوڑ دیا کھانا پینا حرام کر دیا اپنا تلخ آرام کر دیا یوسف کو گھر سونپ دیا آپ جھونپڑا اختیار کیا آخر یوسف کے فراق میں ملنے کے اشتیاق میں بے نصیب اتنی روئی آنکھوں کی بینائی کھوئی اندھی ہوئی آنکھیں گئیں اشکوں میں حسرتیں بہیں بُوا غم ایسا ہوتا ہے دُنیا سے کھوتا ہے محبت کا غم وہ غم ہے نگوڑا الم وہ الم ہے دل سے ہٹاؤ نہیں ہٹتا خیال سے مٹاؤ نہیں مٹتا بُوا محبت بُری بیماری ہے تیز چھُری زہریلی کٹاری ہے فرزانہ تو خیال کر جھُوٹ ہو تو سوال کر بُوا ایمان کی بات ہے دُکھ درد جان کے ساتھ ہے انصاف سے کہہ انصاف پر رہ دردمند کب تک صبر کرے دل پر کب تک جبر کرے بیگم محبت کی بیمار ہیں اُلفت کی بیمار ہیں میاں کے لیئے بیقرار ہیں حسرت میں گرفتار ہیں سنج سہتے سہتے چُپ رہتے رہتے یہ احوال ہوگیا بدن نڈھال ہوگیا بڑھیا ہوگئیں دکھیا ہوگئیں آج کچھ دھیان دل پر آیا بے اختیار اُن کا دل بھر آیا

مجھے معلوم ہے ہُوا اِن سے ضبط نہ ہوا صبر نہ کر سکیں جبر نہ کر سکیں دل آج بگڑ گیا
اُن کا مزاج بگڑ گیا طبیعت کافور ہوگئی نیند دور ہوگئی کل سے دیوانی سی تھیں کھسیانی
کھسیانی سی تھیں اُوداس اُوداس بدحواس بدحواس کونے کونے روتی تھیں دم
بھر نہ سوتی تھیں آج اکیلی فرصت پائی دل کی بھڑاس نکالی بے قراری میں روئی ہیں
بے اختیاری میں روئی ہیں زعفران مسکرا کر بولی جمیلہ ہونی تھی وہ ہولی بیگم کو میاں
کا خیال نہ محبت کا کچھ ملال کوئی آرزو نہ ارمان بچپن سے ہے خفقان ذرا اکیلی
ہوتی ہیں دم گھٹتا ہے روتی ہیں اُنکو کوئی خواہش نہ غرض عمر بھر کا ہے یہ مرض
حکیم سے گفت گو کرتی نہیں دوا دارو کرتی نہیں کیونکر درست ہوں کیونکر تندرست
ہوں وہ اپنی ہٹ کرتے ہیں علاج اُلٹ پلٹ کرتے ہیں آخر ذکیہ سلطان جی
پریشان اپنے دم سازوں کی اُن محرم رازوں کی باتیں سن کر بولی حکایتیں
سُن کر بولی اری دیوانی ہو تم سب خفقانی ہو بیہودہ بکتی ہو کیا کیا چرکتی ہو
مجھ پر ہوا سو ہوا غم کی سُوئی چھپے یا سُوا میری جان نہ کھاؤ میرے کان نہ کھاؤ آؤ میرے
پاس بیٹھ جاؤ مزے مزے کی باتیں سُناؤ ذرا میرا دل بہلے نیند کی مشکل بہلے بیفائدہ
باتوں سے کیا بے قاعدہ باتوں سے کیا کوئی کہانی کہو چٹکلے زبانی کہو کچھ ہنسو ہنساؤ
میری طبیعت بہلاؤ یہ سُن کر بڑی چھوٹی نئی پُرانی دُبلی موٹی ناخواندیاں ذکیہ کی
باندیاں سب کی سب بدحواس بیوی کے آس پاس سر جوڑ کر ہو بیٹھیں کولا موڑ کر
ہو بیٹھیں کوئی پانوں دبانے لگی کوئی تلوے سہلانے لگی کسی نے پہیلی چھیڑ دی کڑوی
کسیلی چھیڑ دی کسی نے زمانہ کی نیرنگی بدیوں کی سارنگی بیوی کو سُنا دی لڑکپن سے
لگا دی بیوی کی طبیعت سنبھالی پریشانی کی بلا ٹالی آخر وہ چھچھوریاں دس پانچ

چھوکریاں کہانی سُناتی رہیں باتیں بناتی رہیں کسی باندی نے مُوئی بساندی نے اپنی
بڑھیا ساس کا سڑے ہوئے اناس کا جھگڑا چھیڑ دیا دُکھڑا چھیڑ دیا کسی نے نند کا
ذکر کیا موئی بغل گند کا ذکر کیا کوئی خصم کا رونا روئی بیوفا کہتی رہی کوئی کسی نے وفا کا
ذکر چھیڑا تانا بانا اُدھیڑا آخر باتوں باتوں میں شریر بدذاتوں میں اور ہی ذکر ہوگیا
اور ہی فکر ہوگیا تُوتُو مَیں مَیں ہوئی ہاں ہاں ہیں ہیں ہوئی وفا بیوفائی کی حیا بیحیائی کی
گفتگو دو بدو چھڑ گئی ایک ایک تکرار پر بھڑ گئی ایک سے ایک کُھل گئی اب پُوری لڑائی تُل گئی
کوئی بولی مرد ہے باوفا کوئی بولی عورت ہے بُوا کسی نے جواب دیا یہ تو غلط کہا بُوا مرد وفادار
ہے اپنا سردار ہے افسانوں میں سُنا ہے داستانوں میں سُنا ہے جہاں سُنا یہی
سُنا مرد ہے پڑھا گُنا جہان میں مشہور ہے ہندوستان میں مشہور ہے جو دُنیا میں
رہتا ہے وہ تو یہی کہتا ہے مرد ہشیار ہے عورت بے کار ہے موئی کوئی چیز نہیں
جسکو کچھ تمیز نہیں بُوا تو عورت کو بے آبرو عورت کو ناحق وفادار بناتی ہے موتیوں کا
ہار بناتی ہے زبان کے آگے کیا ہے عورت کا پردہ کھُلا ہے بُوا عورت بُری بُری موئی
زنگ لگی چھُری بدنامی کا گھر اِدھر نہ اُدھر دوسری جلی بُھنی نے سمجھوار پڑھی گُنی نے
جُھنجلا کر کہا چل ہوا کھا ہوش میں آ اپنی فصد کُھلا پانوں نہ پھیلا تلُو نہ چلا مرد
دیکھے بھالے ہیں آخر عورت نے نکالے ہیں ہوش سے بات کر عورت کا ساتھ کر کس کو
بُرا کہتی ہے دیوانی کیا کہتی ہے مرد بیچارے کیا ہیں سب کے سب بیوفا ہیں واہ عورت
تو تو خوب ہے شاید تجھے مرد مرغوب ہے جو مرد کی ترجیح کرتی ہے جھوٹ بات سچ کرتی
ہے ایک بیوی کی ہمجولی بگڑ کر بولی تو کیا بولی بُوا دیکھ بھال کر بنّو مُونہ سنبھال کر
بولی تو بول قند میں زہر نہ گھول آگے کچھ نہ کہہ زبان کو روکے رہ اِدھر دیکھ آنکھیں کھول

مجھسے سُن وفا کے بول وفا کسی کی ذات نہ کسی کی صفات وفا اَور ہی بات ہے حیا اور ہی
بات ہے دنیا میں عورت ہو یا مرد باوفا وہ جسکے دل میں درد ایسا کہیں انسان نہ
انسان کا نشان جسکو وفادار کہیں لوگ بااعتبار کہیں ہندوستان میں نہیں جہان
میں نہیں وفادار کا کہیں نام نہیں کجلی بن میں ہو تو کلام نہیں ایسے انسان کو باوفا
باایمان کو عالمگیر بادشاہ باتدبیر بادشاہ ڈھونڈکر مرگیا حسرت سے کرگیا کوئی باوفا
نہ ملا مطلب کا نہ ملا ذکیتہ کی اور ہمدم خاص چنپا نگیلی خواص ناک چڑھاکر بولی آنکھ
ملاکر بولی بُوا تو نے کچھ نہ کہا قصہ گومگو ہی رہا وفا کچھ نہ کھلی ایک طرف نہ ڈھلی اِن
نادانوں سے کہہ اِن انجانوں سے کہہ اَری تم وفا کی دُم کیوں لڑتی ہو کیوں جھگڑتی
ہو مَیں پُوچھوں وہ بتاؤ زیادہ بات نہ بڑھاؤ ایمان سے کہو اوسان سے کہو مرد
اچھا یا عورت جہان میں کس کی شہرت وفا کا بانی کون ہے یُوں تو ہر ایک فرعون ہے
اِس بات پر چنبیلی بیوی کی البیلی سُن کر بگڑ گئی بات پر اَڑ گئی ایسے غصّے میں بھر گئی
پھولوں کی طرح بکھر گئی آئے تو جائے کہاں کھول دی زبان گل بہار کی سگی چنبیلی
کہنے لگی لو بی اور سُنو اِس مُوئی کا طور سُنو یہ بساندی چنپا یہ ہراندی چنپا ہلدی
کی گرہ باندی ہم سے پُوچھتی ہے بساندی وفادار کَون ہے اِس کا خصم فرعون ہی ایسی
بیچاری ننّی ہے ویدی پٹم گھُنّی ہے بیوفا کو نہیں جانتی باوفا کو نہیں پہچانتی اَری
کوئی کیا جانے کسی کی بلا جانے بے وفا باوفا کون ہے کیا موسم کیسی پَون ہے لو بیگم
اِس موئی کو بھی چنپا چھوئی موئی کو بھی پانچوں سواروں میں گنو پھولوں کی قطاروں میں
گنو آج اسکو یہ بھاگ لگے اِس کے مُونہ کو آگ لگے خدا کی قدرت چنپا موئی بدرنگت
چنپا سوتی سوتی جاگی مردوں کی طرف بھاگی اری مردار بساندی بہار ہمیں زمانہ

جانتا ہے ہشیار دیوانہ جانتا ہے وفا کی سگے بھی کہتے ہیں ۔ تیری کچھ لگے بھی کہتے ہیں
وفادار عورت ہے حیا کی مورت ہے اری زرد رُو یرقانی آزار بھری خفقانی تُو نے
کس عورت کو کونسی باغیرت کو بیوفا پایا بے حیا پایا اچھا تو یہ بتا اپنی حقیقت سُنا
شرم نہ کر سر نہ جھکا تو اچھی یا تیرا مردوا ہاں چل کچھ بول وفا کو کھول اب تو چنپا مُرجھا گئی
رہی سہی شرما گئی ذکیہ بیگم کو ہنسی آئی غم غلط ہوا مُسکرائی آنکھ کھولی ہنس کر بولی
خوب سُنائی کڑوی کسیلی چنپا سے یہ پُوچھ چنبیلی تیرا خصم غلام رسول ستیاناسی کا پھول
بتا کیسا ہے مردوا کیسا ہے اب تو چنبیلی نے نازک رنگیلی نے طعنوں کا جھاڑ باندھ
دیا باتوں کا پہاڑ باندھ دیا بیوی کو خوب ہنسایا چنپا کو خوب جلایا اِدھر سے باندی
شبّو سُونگ کر وفا کی بُو بے اختیار اُٹھی قہقہہ مار اُٹھی بیوی کے سرہانے سونے
کے بہانے دبکی دبکائی پڑی تھی دبی دبائی پڑی تھی سوتی سوتی آنکھ کھولی چنبیلی
کے لطیفے پر بولی بُوا یہ وہ چنپا ہے جو مردوں کا کنپا ہے یہ اُنکی طرف رہے گی شبّو
بندی قوم کی کہے گی عورت سردار ہے مرد تابعدار ہے بیگمی نے کہا چل رات کی سوبھا
تو کیا جانے وفا اٹکل پچّو بات نہ بنا کیا عورت کیسے مردوے سفید خرگوش جنگلی چوہے
بڑھ بڑھ کر نہ بول کسی کا پردہ نہ کھول نخرے بھری چنبیلی کو خود پسند البیلی کو میں جواب
دوں گی چنپا کا بدلا لوں گی مرد کی تعریف کروں گی اِس کو خفیف کروں گی کوئی کچھ
ہی کہے کسی کی طرف رہے میں مردوں کا اپنے ہمدردوں کا دم بھروں گی
کلمہ پڑھوں گی جان جائے ایمان جائے مرد کو اچھا بتاؤں گی سیدھی سیدھی
سُناؤں گی میں بے مروت نہیں بے وفا عورت نہیں میں کچھ چنبیلی نہیں کڑوی
کسیلی نہیں ایک طرف ڈھل جاؤں بُرائی میں تُل جاؤں مرد کو بے وفا کہوں اچھے

کو بُرا کہوں کیتکی بولی دراز زبان کھولی شبّو ایمان پر رہیو بُوا خدا لگتی کہیو تجھے
میری جان کی قسم یاں ہم تم ہیں اور بیگم سچ بتا تیرا بہنوئی جو میرا ہوتا ہے کوئی کچھ
وفادار ہے یا نہیں میرا تابعدار ہے یا نہیں جس کل بٹھاتی ہوں جس پہلو اُٹھاتی ہوں
غریب اُٹھتا ہے بدنصیب بیٹھتا ہے میرا کہا کرتا ہے غصہ سہا کرتا ہے اُسکی وفا
مانتی ہوں میں تو یہی جانتی ہوں مردوے ایسے ہی ہونگے میرے خصم جیسے ہی ہونگے
شبّو سچ بول سُنا دے گول گول میرا مردوا اَینسا ہاں کیتکی وہ ایسا تیسا موا اَلّلو گدھا
تیری کھونٹی بندھا بے کھائے جیتا ہے تیرا دودھ پیتا ہے مار کھاتا ہے وفا جتاتا
ہے تم دونوں کی وہ بات ہے میراں دیبے کا سات ہے تیری بات کب جھوٹ ہی
تیرا مردوا تو اُونٹ ہے نکیل پکڑی بٹھا دیا ٹھوکر ماری اُٹھا دیا وہ لنگوڑا غریب ہے
بقول تیرے بدنصیب ہے کاٹ کا اُلّو ہے گھاٹ کا اُلّو ہے بُوا کیتکی تیری بن آئی ہی
تیرا راج خصم کی دہائی ہے تیری مردوے کی ریس وہ کرے اُس مُوئے کی ریس وہ کرے
جو ٹانگ اُٹھا کر مُوتے جب موتے تیرے مونھ پر مُوتے بُوا تیری تقدیر کُھل گئی خصم کی
بُرائی دُھل گئی بھولا انسان مل گیا اُلّو بے زبان مل گیا کیوں بہن زعفران تُو نے
سُنی داستان شبّو تیرا قول سچا تو جسے اچھا کہے وہ اچھا میں خوب جانتی ہوں باوفا
کو پہچانتی ہوں عورت کو وفا عورت کو حیا اللہ نے دی ہے ذات میں خمیر کی ہے
جتنے خط پیشانی کے ہیں وہ وفا کی نشانی کے ہیں ہتیلی پر جو لکیریں ہیں وہ وفا کی
تحریریں ہیں ہماری بوٹی بوٹی میں ہماری ناک چوٹی میں حیا ہے وفا ہے ہمارا جوبن
کھلا ہے شبّو ہماری وفا یہ بھاری وفا اپنے آب و گل میں ہے مردوں کے
بھی دل میں ہے ہم کیوں تعریف کریں کسی کو کیوں خفیف کریں سب مرد جانتے

ہیں ضد سے نہ کہیں مانتے ہیں کوئی انصاف سے دیکھے دل صاف سے دیکھے
ہم کیسے ہیں کھرے پیسے ہیں عورت کی ذات عورت کی بات پتّھر کی لکیر ہے مرد
کی تقدیر ہے مرد کے سات ہوتی ہے اپنی جان کھوتی ہے اتنا حلم اُٹھاتی ہے خدا
کو بھول جاتی ہے جمیلہ بولی واہ زعفران تیرا سُنہرا بسنتی بیان تو نے خوب سُنائی
میرے دل کو بھائی کیتکی مرجھائی مُردنی چھائی ہاں بُوا عورت کا پتلا سڈول نازک
کا پُتلا وفا کی مٹی سے بنا ہے وفا کے سانچے میں ڈھلا ہے حیا عورت کی نہاد ہوئی
وفا عورت کی بنیاد ہوگئی بوا زعفران تو سچ جان وفا سے ہم ہیں ہم سے وفا ہمارے دم
قدم سے وفا ہم ہیں یہی جوہر بھرا ہے نہیں ہم میں کیا دھرا ہے عورت کی گفتگو مرد
کی آبرو عورت کی حیا مرد کا مُدّعا عورت ذات کی اچھی سب صفات کی اچھی بات کی
اچھی گات کی اچھی صورت کی اچھی جورکی اچھی دنیا کی جان مرد کا ایمان عورت
پر اللہ کا سایہ مردوں سے دور ہمسایہ کُل نیکیاں عورت کے لیئے کل خوبیاں عورت کے
لیئے بوا ہماری قوم کو اس ساری قوم کو وفا سے کام ہے یہی کلمۂ یہی کلام ہے غرض
وہ باندیاں تھیں چار پانچ ناخواندیاں تھیں یہی ذکر تھا یہی قضیہ سننے والی بیوی ذکیّہ
رنگ رنگ کی ٹھٹولیں آپس میں مزہ کی چہلیں دو کچھ کہتی تھیں چار کچھ ساز گار کچھ بولی
نو بہار کچھ سب کی سب چھوکریاں وہ بے نسب چھوکریاں بیٹھی بیٹھی گاتی تھیں
ذکیہ کا جی بہلاتی تھیں کوئی عورت کی رعایت کوئی مرد کی حمایت بے جا کرتی تھی بجا
کرتی تھی ذکیہ نیند کی متوالی نوجوان مصیبت والی لڑائی سُن رہی تھی دُہائی سُن
رہی تھی باندیوں میں کیا چھیڑ ہوئی آفت سے مُٹھ بھیڑ ہوئی جان کو بلا لگی اور آگ
سوا لگی ایک علاّمہ بڑی قطامہ جہاں دیدہ عمر رسیدہ زمانہ کو بھگتی بھگتائی

بیسیون برساتین کھائی دنیا کی خاک سیمٹے عاقبت کے بورئے لپیٹے باوا آدم کی پوتی ماما
حوا کی کچھ ہوتی برہما کی سال گرہ دنیا کی سال گرہ حضرت خضر کی عمر سے لگی دقیانوس
کی سگی منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت ہڈیون کا ڈھیر جھُرّیان پڑا نیر نام کی
دوا فہیمن عورتون کی دشمن شیخ افضل کی دُلہن بالکل مار بیگن قوم کی جولاہی اَڑ زمین
سپاہی ذکیہ کی بہن کی کِھلائی انوری کی دودھ پلائی جاہلون مین قابل خاوندون کے شامل
اس بَک بَک کو سنکر بیہودہ جھک جھک کو سنکر ہاتھ ملتی آئی آنکھین مسلتی آئی نیند سے
ہشیار ہولی بولی تو کیا بولی اے تیری قدرت تیری شان کیڑون مین آگئی جان جھینگون کے
پَر ہونے لگے لوگون کے سر ہونے لگے بے رُت برسات کیا آئی مینڈکیون نے جان کھائی
کیڑیان لپٹنے لگین چچڑیان چمٹنے لگین بیوی نے منھ کیا لگایا باندیون کا ناس ملایا آپ سے
باہر ہوگئین نگوڑیان اتر ہوگئین میرا بھیجا ہلا دیا مجھ سوتی کو جگا دیا اری چھوکریو اری
چھچھوریو پہلے تم شعور سیکھو بات کا دستور سیکھو جب کچھ اترانا اپنی لَلّو چلانا کسی کو بیوفا کہنا
اچھون کو برا کہنا وہی مثل ہے چھوٹا منھ بڑی بات چھچھورپن کی اوقات سلام کے بدلے رام رام
آئے نہ جائے بولنے سے کام اری تمنے کیا دیکھا بھالا ہے چار دن سے ہوش سنبھالا ہے
اِتنی بڑھ بڑھکر بولتی ہو کِس کا پردہ ستر کھولتی ہو تم ہوش کی بنواؤ کدال سے فصد کھلواؤ
کِسپر الزام دھرتی ہو کیا بے ادبی کرتی ہو مرد کو بے وفا کہتی ہو توبہ کرو کیا کہتی ہو یہہ
تمھاری نادانی ہے یہہ جھوٹی کہانی ہے عقل کے ناخن لواؤ ایسا نہ ہو یا گل بنجاؤ
اپنے حق مین کانٹے بوتی ہو مردار دوزخی ہوتی ہو تم اور وفا کو سمجھو بیحیا حیا کو سمجھو تمھاری
جرأت مرد کو کہو بے مروّت تمھاری کیا سمجھ کیا سمجھاؤ مثل ہے سٹھ کیا جانے صابن کا بھاؤ
اری عقل کی دشمن سنو کیا کہتی ہے فہیمن عورت بیچاری ایک بکھین ساری شرت

بے پیندی کی ٹھلیا پھولی ہوئی دیوار چھوٹا ہوا انار دِوالی کی مُورت بیڈ دل بدسورت
مثل ہی ادہر نہ اودہر یہ بلا کدہر توبہ کرو توبہ کرو پانی مین ڈوب مرو کفر کا کلمہ نہ بکو
میرے منھ کو تکو فہیمن کیا بولتی ہے سچا احوال کھولتی ہے اری باندیو مال زادیو کہان
مرد کہان عورت چاند کو سورج سے کیا نسبت میران مدار کی ملاقات کیا آگ پانی کا ساتھ کیا
مردون سے مقابلہ عورت کرے جاہلہ عورت کی بات اتنی بات گھٹنون تک بھیڑ کی لات
لو اب تم کان کھولو گھگو کی بولی نہ بولو پہلے میری سنو پھر کسی کو بنو مین حال سناؤن عورت کے اٹو
دکھاؤن یہ عورت موئی دنیا مین پیدا ہوئی فقط بچے جننے کے لئے گو موت مین سنتے کیلئے
کیون ری تم سمجھین گدہے کی دم سمجھین تم عورت کو باوفا کہتی ہو میرے منھ پر برملا کہتی ہو
وہ نادان وفا کیا جانے بے وفا کیا وفا جانے وفا منھ کا نوالا نہین کھیر فیرنی کا پیالہ نہین
جو کوئی ڈکار جائے حلق مین اوتار جائے وفا حلوا نہین وفا من سلوا نہین میرے سر کی قسم نہین
شبدیگ کا شلغم نہین ندیدی جمیلہ کھا جائے مزہ بے مزہ چبا جائے اری بیوقوفو اری بدنصیبو
وفا کو کیا سمجھی ہو کوئی کھیل وفا سمجھی ہو تمھاری سمجھہ کا قصور ہے تمھاری عقل مین فتور ہے
وفا کوئی مٹھائی نہین خصم کی کمائی نہین جو نگوڑی عورت ضرورت بیضرورت پٹاری مین
دہر لے قابو مین کر لے وفا بھاری پتھر ہے اُٹھانا مرد کا جگر ہے وفا کا جامہ وفا کا عمامہ
مرد پر کھلتا ہے کسقدر کھلتا ہے فہیمن کی تقریر سنکر وفا کی توقیر سنکر دوسری پھیپھڑ ولالا
لال بھبکڑ کی خالا بڑی بولنے والی عیب کھولنے والی ذکیہ کی انّا سوکھا ہوا گنا پرانی ڈھڈو
شیخ سدّو فیروزہ خانم کہنے لگی ذکیہ بیگم تمنے کچھہ سنا ددا نے کسکو پُنیا کیا کیا کہہ گئی بُرا بھلا
کہگئی اچھی بیگم مڑکر دیکھو ددا کے تیور دیکھو نیا تماشا ہے یہ کیا راسا ہے ددا کیا بولتی ہے میٹھی
عیب کھولتی ہے وہی مثل ہے چونی بھی کہے مجھے گھی سے کھاؤ مرغی مانگتی ہے کھانے کو پلاؤ

تمھاری دداجانتی ہے موئی بے وفاجانتی ہے مین بھی کچھ ہون جو قسم کو کھےسون کیون منجھلی
بیگم اجازت دو تم اس بغلی گھونسے کی خبر لین ذرا اسکو چھیڑدین یہ بے بنیاد مردکی ہمزاد
یہ کل موئی شاما بڑی بیگم کی گنجی ماما دم ہلا ہلاکر کولا مٹکا مٹکا کر موئی تھرکتی ہے کیا کیا جبر کرتی ہے
ہمارا صبر لیتی ہے ہمکو الزام دیتی ہے وہ مثل ہے ہماری بلی ہمین سے میاؤن جسکا کھاؤن اوپر
غرّاؤن یہ جل جوگنی اور نگ بھروپنی گرگٹ کے سے رنگ بدلتی ہے نئے نئے روپ مین نکلتی
ہے دنیا جہان کے زمین آسمان کے موئی قلابے ملاتی ہے بارود مین شتابی لگاتی ہے
بڑہیا ہے بلا ہے بلا سے بھی سوا ہے اے ہے بیگم بولا گیا دم سنتی ہو اٹھتی نھین تم سی مسہری
چھٹتی نھین اٹھو ہمارا ثواب لو ددا کا جواب دو اے ہے فیروزہ خانم اپنی جان کی قسم
تم نے مچا دیا اودہم میرا ناک مین کر دیا دم بی اتا کیا کرتی ہو مجھے بیزہ کرتی ہو غافل کو جگاتی
ہو جلی کو جلاتی ہو فیروزہ خانم جانے دو دوپھری چیل کو چلانے دو مجھے بدخواب نہ کرو
آئی ہوئی نیند خراب نکرو دم بھر سونے دو غم کو کھونے دو نھین ذکیہ بیگم اٹھو گھڑی بھر
غم سے چھٹو دل کو بھلاؤ برے خیال نہ لاؤ ددی اتا پریشان کردیا نیند کو ویران کر دیا
توبہ ہے کان کھاگئین میری جان کھاگئین نھین نھین بیگم کچھ کہو لیٹو نھین بیٹھی رہو جتنا
چاہو مجھے پن لو اپنی ددا کی ذرا سن لو اچھا بی مین اٹھی بے صبرا دسان لٹی لو کہو کیا ہے
کیا کہتی ددا ہے کون چلاتا ہے غل مچاتا ہے یہ کس کی آواز ہے کون جعلساز ہے ہان
بی وہی ہے نھین ہم عورتون کی دشمن کسی کو گڑیا بناتی ہے کسی کو کھلونا بناتی ہے
اسکی زبان کو لگام نھین بکنے کے سوا کام نھین آخر موئی بازاری ہے قوم کی گھسیاری ہے
بات کرنی آتی نھین کہتی ہوئی شرماتی نھین ایسی کے منہ کون چڑہے جسکے سر پون چڑہے
بیوی ہم تو ڈرتے ہین ڈاین سے حذر کرتے ہین وہی مثل نہ ہو اندھے کی دا د نہ فریاد

یہ اندھا ہے جلاد موا مار بیٹھے گا مردوا مار بیٹھے گا بیگم تم بے غیرت سے پوچھو ذرا اس عورت سے پوچھو
اری مردار دربدر خوار تجھے کہتے شرم نہ آئی عورت ہوکر عورت کی برائی تو کس کو بُرا کہتی ہے کس کو
بے وفا کہتی ہے جمیلہ بولی اناجی ڈبرھیا توہے یاجی تم اسے کچھ نہ کہو خاموش ہو رہو اسکے منھ کو
جھلسا دو ذکیہ بیگم کو ملسا دو وہ جواب دے لینگی اچھا یا خراب دے لینگی یہ بولائی ڈبرھیا ہے
موئی ٹرکھائی کتیا ہے تم اس سے نہ لڑو اسکے منھ نہ چڑھو یہ جیسی آپ بیوفا ہے ویسی اسکے
دلمین دغا ہے اپنا سا سب کو جانتی ہے ایک لکڑی سب کو ہانکتی ہے اناجی یہ وہ عورت ہے
جس کی بیوفائی کی شہرت ہے اسنے اپنے خصم کو اپنے ایمان دھرم کو طلاق دیکر نکال دیا کسی سے
نہ ہوا وہ اسنے کیا پھر سرخرو کی سرخ رو بس ایسی کی کیا آبرو موئی بے غیرت ہے بازاری
عورت ہے جنمین دن رات رہے اونھی کو برا کہے ایسی کا کیا وقار بے اعتبار کا کیا اعتبار
تم چپ رہو اسے کہنے دو حصہ بیگم کے لئے رہنے دو وہ بھا دینگی اسکو دھمکا دینگی یہ وہ بیل ہے
مرگھٹ کی چڑیل ہے اس بیوفانے ڈھڈو بے حیانے خصم کو زبون رکھا وہ بھی یون رکھا
جیسے پرانی جوتی کا تلا مدت کا بگڑا سڑا گلا اتار پھینکدیا اور بدل لیا انا بولی جمیلہ لوا
خصم نہ ہوا جنتری ہوا سال کی سال خوب دیکھ بھال ردی کیا بدل ڈالا ایسے خصم کا منھ کالا
اچھی منجھلی بیگم آرام کرنا حرام جمیلہ کی تقریر یہ سن لو فہمین کی تو قیر سُن لو چھوکری آفت کی ہے
اسکی تقریر قیامت ہے اسکے بیان پر شیرین زبان پر طبیعت پسی جاتی ہے بے اختیار ہنسی
آتی ہے اچھی بیگم ذرا اتر بیٹھو منھ کھولو اٹھکر بیٹھو جمیلہ اور ددا کی جوان اور ڈبرھیا کی سنو تم ذرا گفتگو
لیطفے دو بدو سنو اے ہے انابی میرا اڑا دیا جی مین کمبخت شام کی کلمہ کی نہ کلام کی چپکی
اُداس تھی غمگین بے حواس تھی تم نے اور پریشان کیا حیران کو اور حیران کیا ادی ساری نیند
کھو دی یہ پیاری نیندی پھر وہی خیال ہوگا میرا وہی حال ہوگا جی گھبرائیگا پھر رونا آئیگا خیر تمھاری

کہنے سے چپ چاپ رہنے سے بولنا بتانا بہتر ہے ددا کا سمجہانا بہتر ہے اچھا مین اوٹھتی ہون
ددا جان سے کہتی ہون سنون ددا کیا گاتی ہے کس کسکو براتاتی ہے چھوکریو ہٹجاؤ اپنےکام پر ہٹجاؤ
کوئی زبان نہ ہلاؤ ددا کو دیوانہ نہ بناؤ مین اسکی باتین سنون گی ہین اسکی کہاتین سنونگی لو ددا ادہر آؤ
میرے آگے راگ گاؤ کہو کیا فرماتی ہو سناؤ کیا گاتی ہو ہان وفاداری کی سچی سنا غلط سلط
جہوٹی سچی سنا چھوکریون کو نہ دہمکا جو سنانا ہو تجہے سنا پہر مجہسے سنیو وفا وفا کا سچا
مدعا ۔ دیکھیو کیا کیا کہونگی رنگ رنگ سے وفا کہون گی تجہے کنوئین جہکاؤن گی وفا کا مزہ
چکہاؤن گی تو بہی سنکر میری تقریر پر بڑہیا غش کریگی عش عش کریگی ایسی سناؤنگی کہانی
وفا کی اپنی زبانی تو بہی لوٹ جائے تیرے جی سے کہوٹ جائے ددا ماداؤن کا ان انچا نوکا
سمجہانا کیا ہے پہسلانا کیا ہے جو کہا مان گئین جو سنا جان گئین سمجہانیکے مین قابل ہون
بیٹھی تیرے مقابل ہون ذرا بڑی اتنا میری مددگار بننا میری تقریر کو سننا وفا کا تانا بانا بُننا
مین وہ وہ کہون ددا ابہی کہے ہون اسنے کان سے نہ سنی ہو کسی انسان سے نہ سنی ہو اتا
یہ تو بولائی ہوئی ہے بڑہیا گہبرائی ہوئی ہے اسکے اوسان ٹہکانے نہین اسکا دہیان ٹہکانے
نہین لوگ کہتے ہین جو دنیا مین رہتے ہین بوڑہی شکل بگڑ جاتی ہے بڑہاپے کی عقل بگڑ جاتی
ہے جو ستر برس کا ہوا سترا بہترا ہوا بیوقوف ہوگیا دوات کا نوف ہوگیا انوری کی دوا
پرانا کاگا توا بوڑہی جوان بنتی ہے ہمارے آگے لقمان بنتی ہے ہمکو عقل سکہاتی ہے بڑہیا
ہمکو بناتی ہے دُودُی اسکو کیا ہوا جُروانتی ہے مرددا ابہی تو یہ اچہی تہی باوا آدم کی بچی تہی
اتنے مین کیا ہوگیا کوئی مرض نیا ہوگیا کیا خفقان اُچھلا اسے شیطان نے کچلا بدبلا لڑنے آئی
آتے ہی دُہائی مچائی مین آواز سُنکر ڈرگئی خیال سے نین گزرگئی اسنے منہ کھولا مین سمجہی اُلّو بولا
مجہے کیا خبر تہی ددا ہے یا کوئی بولتا گدہا ہے کیا خبر تہی اسکے پیٹ مین توند کے لپیٹے مین

ایسے گُن بھرے ہین یہ بدشگن بھرے ہین لو دداجان آگئے آؤ مردون کی دوست بنجاؤ دلکا
بخار نکالو کچھہ کہہ ڈالو چلو کہانی سناؤ جھگڑا نہ پھیلاؤ دیکھون بوڑہے چونچلے دیکھون
تمھارے ڈہکوسلے کِس کو کیا کہتی ہو کِس کو بیوفا کہتی ہو کس مین کیڑے پڑے ہین کس مین
ہیرے جڑے ہین کس کی تعریف کسکی مذمت ہے آج دنیا مین کسکی شہرت ہے ابتک جو تم نے کہا
باندیون تک رہا تم نے عورت کو بنایا چھوکریون نے سُنا اب مین مقابل ہون عورتون کے
شامل ہون میرے آگے بولو اپنی للّو کھولو نھین نھین ذکیہ بیگم واری تمھارے لُون قدم
مجھے یہ حوصلہ نھین میرا تمسے مقابلہ نھین میری یہ مجال یہ طاقت ہے تو میری آئی کیا شامت ہے
جو مین تم سے کچھہ کہون پھر جیتی بھی رہون میرا اتنا مقدور نھین تم سے کچھہ کہنا منظور نھین تم اگر
لڑنا ہی چاہتی ہو آپ ہی آپ تر بھر ہوتی ہو خواہ مخواہ میرے سر ہوتی ہو اچھا پھلے تم بولو
وفا کی گرہ کھولو مین جواب دیدونگی کچھہ کہہ سُن لونگی اچھا ددا چونڑ لیکا پہلے مجھہ سی سُن
مردون کے گُن انوری کی ددا تو مجھے یہ بتا وفا کیا غصہ ہے جو مردوں کا حصہ ہے وفا کوئی
پیشہ ہے وفا لڑائی کا تیشہ ہے جو مرد کے پاس ہے جیسا تیرا قیاس ہے جسپر تو ناز کرتی ہے
زبان دراز کرتی ہے اے عورت ہوش مین آ آدم سے جانور نہ بنجا تو نے اپنا چونڈا یہ کیڑے پڑا
جھونڈا کہان سفید کیا ہے کہان جنم لیا ہے جُرواب ادسان تیرا کدہر ہے دہیان تو ایسی
نئی نویلی ہے شاید بچون مین کھیلی ہے خیر سے کچھہ جانتی نھین برائی بھلائی پہچانتی نھین مرد کو
وفادار بناتی ہے عورت کو گنوار بتاتی ہے اری جروا ہم عورتین اللہ کی قسم عورتین اچھی
بری ایسی ویسی زمانہ مین کیسی کیسی وفا والی ہین حیا والی ہین جنکے آگے مردون کا آج کل کے
بیدردون کا نام نھین چلتا چراغ نھین جلتا پھوٹے دیدون سے دیکھہ چُندھے دیدون سے دیکھہ
جب کوئی عورت پارسا باغیرت خصم کے گھر بستی ہے قفس مین پھنسی ہے سارے زمانہ کو اپنے

بیگانہ کو دل سے بھلا دیتی ہے اپنی جان گھلا دیتی ہے جینے کی حلاوت زندگی کی لذت اوپر
حرام ہو جاتی ہے خصم سے وہ دکھ پاتی ہے اودہر ساس نندون کے طعنے اون خود پسندنکے طعنے
بیچاری سنتی ہے دکھیاری سنتی ہے اسکے سوا دوسری بلا دل ہی دلمین گھٹنا اندر ہی اندر پھکنا
منھ سے اُف نہ کرنا گلا زبان پر نہ دہرنا دیکھ اسکو وفا کہتے ہین دیکھ اسکو جفا کہتے ہین یہ عورت کا
کام ہے پھر عورت بدنام ہے یہ عورت کا ہی کلیجہ ہے اوسی بامروت کا کلیجہ ہے خصم کی برائیان
دیکھے اوسکی بیوفائیان دیکھے منھ سے کچھ نہ کہے سُنے اور چپکی رہے تو بتا مرد عورت کی بیڈ
عورت کی برابری کرسکتا ہے سر پر بوجھ دہر سکتا ہے یہ وہی دل والی ہے حیا وفا مین نرالی ہو
جو حیا مین زندگی کو وفا مین بندگی کو جان پر حرام کردے خصم کا نام کردے کیون دداُ سنی وفا
اب فہمین بھی بولی پوپلی نے زبان کھولی مردون کی سگی بڑہیا کہنے لگی اتو ذکیہ سلطان بیگم
میرا گھٹنے لگا دم مین بھی بولتی ہون وفا کا دفتر کھولتی ہون بے بولے رہا نھین جاتا بغیر زبان کھولے
رہا نھین جاتا میری بنو میری پیاری تم سچ کہتی ہو واری اب مین جان گئی وفا کو مان گئی تمنے
کیا وفا جتائی ہے کیا تعریف سنائی ہے تم ہم جنسون کی ان کم جنسون کی خوب پُشتی لیتی ہو
اچھا ساتھ دیتی ہو بیگم سچ سچ اسیکو کہتے ہین واری سچ اسیکو کہتے ہین **مثل ہے** جادو وہ
جو سر چڑھ بولے چھپے چھپائے بھید کھولے ذکیہ بیگم خدا کی قسم تمھاری بات سچ ہے قوم کی
سچی سچ ہے عورت ایسی ایسی تیسی گلے کا ہار ہو جاتی ہے جان کا آزار ہو جاتی ہے مرض کی
طرح لپٹتی ہے موئی بلا ہو کر چمٹتی ہے مارے مرے نہ کاٹے کٹے مر کر بھی سینے سے نہ ہٹے موئی جنگلی
زاغ ہے بے تیل کا چراغ ہے رکھنے کا نہ جلانے کا دور ہی دور ٹمٹمانے کا کلیجے کا ناسور ہے
زخم کا انگور ہے جو کبھی بھرتا نھین مرہم اثر کرتا نھین بیوی خطا معاف ذرا کرو انصاف تم
کس کی بیتی کہتی ہو کن عورتون مین رہتی ہو سیانی ہو کر بچہ بنتی ہو بنو بدنامی مین سنتی ہو بات

کہو جگ بیتی نہین تو مین جیتی میرے ساتھ رہو کہو تو ایسی کہو جسکو کوئی مانے سننے والا بہی جانے
کیون بی آگے یہ کہوگی یہ تعریف کروگی مجکو خفیف کروگی رانڈ عورت رنڈاپے مین سانڈ عورت
سنڈاپے مین اپنی عمر کاٹ دیتی ہے وفا کی ڈاٹ دیتی ہے بیوی دہیان سے دیکھو ذرا دو سان سے
دیکھو بسم اللہ ہے غلط ہے کھرا بیسہ ہے مگر ملط ہے صورت کی عورت مگر جاہل سیرت نہین کہین
قابل تمہاری جو رسم ہے تمہاری جتنی شرم ہے سرتاسر نادانی ہے بیوقوفی کی نشانی ہو سب رسم
دکھاوٹ کی سب شرم بناوٹ کی اتنو ذکیہ بیگم سنکر ہوئی برہم جھنجلا کر بولی چلا کر بولی چل
چھچی دور ہو مغز نہ کھا کافور ہو بڑی بیچاری نگوڑی گھسیاری بازار کی رہنے والی ہمکو برا کہنے والی
بس چپ رہ آگے کچھ نہ کہہ تیری شامت نہ آئے تجہپر آفت نہ آئے عورت ہوش مین آ کڈال سے
فصد کھلوا اری نادان اری بدگمان مرد عورت کے ہمسر نہین پاپوش کے برابر نہین بس بیگم بس
تم جیو سو برس مین تمہارے واری تم جیتین مین ہاری تم سچی مین جھوٹی اب تکرار سے چھوٹی اپنے
غصہ کو تھوکو سانس نہ بناؤ بہو کو چپ ہو جاؤ اٹھو سو جاؤ دانتا کل کل سے تکرار بے حاصل سے
کیا نفع کیا فائدہ بتو بات کرو با قاعدہ یا درکھو پچتاؤگی بیوی تم زک پاؤگی اللہ رکھے ابھی نادان ہو
کیا ہوا ذکیہ سلطان ہو تم نے کیا دیکھا بھالا ہے کے دن سے ہوش سنبھالا ہے دن رات آرام کیا ہے
اسکے سوا کیا کام کیا ہے تمہاری ایسی تقریر ہے پانی کے اوپر کی لکیر ہے بیگم یہہ سچی بات ہے وفا
مردون کی ذات ہے تکرار کو چھوڑو کلیا مین گڑ نہ پھوڑو رنج نہ بڑہاؤ اپنا سر نہ پھراؤ چلو قصہ طے کرو
غصہ بغل مین دہرو غلط بات پوچھتی ہو رزالی اوقات پوچھتی ہو باندیون سے پوچھو ناخوندیون سے
پوچھو وہی جواب سنائینگی جواب کا انعام پائین گی مین تم سے نہین لڑ سکتی کہار سے نہین جھگڑ سکتی
توبہ ہے ان جھینگرون سے مردار چھچھوندرون سے کون بازی پائے رستم بھی بھاگ جائے اللہ گواہ ہے
مقابل سیاہ ہے ایک ایک افلاطون ہے سب کا بگڑا خون ہے کس کس سے لڑون کس کس سے

اڑون جو یہان صورت ہے لنکا کی مورت ہے جسکو دیکھو وہ باون گز کی جیسے جمیلہ نان پز کی کسکی
شامت آئی ہے کس نے جان پائی ہے جو ان سے بات کرے خراب اوقات کرے توبہ ہے یہان
وہ بولے جو بیوی کے سات ہولے بس بیگم بس مجھہ مین بل نکس تم بندی کا منھہ نہ کھلواؤ کل کی
روٹھی آج روٹھہ جاؤ میرا تو وہی قول ہے جسکا تمکو ہول ہے مرد ہے وفادار ہین عورت کے
سردار ہین ذکیہ سلطان بیگم عورت بے دہرم لاکھہ مین ایک وفادار مرد اللہ رکھے ہزار در ہزار ہتو
مرد کی جان وفا مرد کا ایمان وفا ذکیہ نے جواب دیا بڑہیا تجہسے بہے خدا کی پڑے تیرے دہرم پر
خاک پڑے تیرے بھرم پر موئی بامن کی چھوکری درگور سرآدگن کی چھوکری منھہ بندہی سیوڑن
نام رکھہ لیا فہیمن ایسی کا دھرم نہ ایمان نگوڑی ہندو نہ مسلمان غارت ہوئی باہنی ہمارے آگے پاک دامنی
اللہ اسکے سایہ سے بچائے منحوس کا منھہ نہ دکھائے درگور موئی کا غارت ہوئی کا دل کچھہ طبیعت کچھہ
بات کچھہ نیت کچھہ نگوڑی ست ہیجڑا عورت نہ مرد ہیجڑا . بی انا مجھے اما کی قسم جب تک ہے دم مین دم
اس فیلسوف کو اس بیوقوف کو قائل کرکے چھوڑونگی بات کا سلسلہ نہ توڑونگی آپ سوؤنگی
نہ سونے دونگی اسکی ضد پوری نہ ہونے دونگی آج مین نے یہی ٹھانی اپنا اسکا لہو پانی مین ایک
کرونگی یہ کام نیک کرونگی مثل ہے بھینسا بھینسون مین ملے یا قصائی کے بندہی گلے جان بچے
آزار سے یہ موئی بیزار سے بگڑے خواہ روٹھے جھگڑا سرسے چھوٹے لونڈی انا آؤ میرے برابر جم جاؤ
وفا کا تماشا دیکھو بنتا ہوا تماشا دیکھو لے دداسامنے آ یہان بیٹھہ جا آج مین ہون اور تو یہی ذکر یہی
گفتگو اب تو بڑہیا بیر اللہ رکھے میری خیر کل صبح کو دوچار پاس کے رشتہ دار مہمان بلاؤنگی اونکو قصہ
سناؤنگی پھر ہونگی یہ باتین دیکھونگی تیری گھاتین مین سچی رہون یا تو مہمانون کے آگے کچھ گفتگو
تجھے اوسی کی قسم ہے جو تیرا ایمان دہرم ہے قول پر قایم رہنا جو کہہ چکی ہے وہی کہنا ددا مگر یو نہین
بڑہیا پسر ونہین تو وفاداری کی جنی ہے مردون کی طرفدار بنی ہے اون کی پچ ہی کچھ جھوٹ کو سچ ہی

کیجو فہیمن بولی بیگم تھوڑی کہو نہ کم جتنی جی مین آئین جتنی تم سے سنائی جائین تم مجھے گالیان سنا گئی باندیون سے ذلیل کرواؤ مین اس گھر مین رہتی ہون واری سنو کیا کہتی ہون تم کیون سرموتی ہو کیون آبرو کھوتی ہو بس قضیہ کو نبٹرو کچا سوناُدھیڑو میرا پیچھا چھوڑو جمیلہ کا سر توڑو وہ تم سے ڈر جائے گی دہکی مین مرجائیگی مین لحاظ نہین کرون گی ذلیل نہین جو ڈرون گی تم میری جان چھوڑو راہ رسم کو نہ توڑو مین نے کان مروڑا کہنا سننا چھوڑا پچھلے ہی جھگڑے سے ایسے ویسے بکھیڑے سے بھاگتی ہون ڈرتی ہون پھونک پھونک کر قدم دھرتی ہون مین اپنی حماقت کو اب اوس سا عت کیے موجود نہین پاتی دراز زبان نہ ہلاتی مردون کو بھلا کہکر عورت کو بے وفا کہکر پچھتاتی ہون شرماتی ہون وفادار ہو کر بے وفا بنی برائی مین لتھڑی بدی مین سنی اچھا کہا یہ گل کھلا نیکی کا پھل بدی ملا کچھ آگے کہون گی پھر کہان رہون گی گھر سے نکالی جاؤن گی طویلہ مین ڈالی جاونگی اوٹھتے بات ہوگی بیٹھتے لات ہوگی چپ رہون گی برائی سنون گی بیوی تمھارے مزاج سے اس ناکارے مزاج سے مین ڈرتی ہون لحاظ کرتی ہون ذکیہ بیگم اکثر تم ہر بات پر اُلجھہ جاتی ہو تاؤ پیچ کھاتی ہو دم دم مین بگڑتی ہو آپ ہی آپ اکڑتی ہو ابھی تیور بدلنے لگین آپے سے نکلنے لگین مین خوب جانتی ہون عادت کو پہچانتی ہون روٹھتی ہو تو منتی نہین پھر کسی کی یا بنتی نہین سیدھے منھ بات نہین کرتین ماتھے پر ہاتھ نہین دہرتین مین نے جب دیکھا تمکو غضب دیکھا آنکھ پھری ہے نظر گری ہے مین یہ صورت دیکھکر دل کی کدورت دیکھکر کہتی ہون کیا کہون بہتر ہے چپ ہو رہون ناحق تکرار ہوگی لڑکی بیزار ہوگی بتو اگر تمکو لڑنا منظور ہے مجھسے حجت کرنی ضرور ہے اس لڑائی کی خفیہ تنہائی کی حجت حجت نہین اسکی شہرت نہین بات جھوٹ ہوگی نہ سچ ہوگی تمکو پاس ہوگا مجکو پچ ہوگی تم ہی کہو کیسی ہوگی جمیلہ کی ایسی تیسی ہوگی یہ نام کی جمیلہ بے قلعی پتیلہ لڑوانے مین استاد لتر پے مین آزاد دو کو لڑوائے آپ ہنسے لڑا کر سر پھڑوائے

آپ ہنسے مثل ہے بھس مین چنگی ڈال جمالو دور کھڑی مصیبت جسپر پڑی اوسپر پڑی یہ وہ بد بلا ہے
شیطان سے سوا ہے موئی کہین بند نہین مردا ہے پسند نہین پانی مین آگ لگائے ابر سے انگارے
برسائے موئی کٹنی کٹھک کی جنی میری جان کی دشمن ہے نگوڑی کالی ناگن ہے مین ذرا بولون گی
اپنی زبان کھولون گی موئی مجھے چڑائیگی انگلیان نچائیگی بری بھلی تمکو لگائیگی میری طرف سے بھکائیگی
تم اوسکی مان جاؤگی وہی دل مین ٹھان جاؤگی تو کانون کی کچی ہو یون تو سب طرح اچھی ہو
چھوکری کی سنوگی مجھ بندی کو نہوگی بات بات پر غرّاؤگی ناحق میرا خاکا اڑاؤگی دیکھو کھلی گالیان
دیتی ہے کلیجے مین چٹکیان لیتی ہے پرسون ہی ہو چکی ہے جمیلہ دُکھڑا رو چکی ہے صبح کو سالن کے
اوپر دوپہر کو مالن کے اوپر اس علّامہ نے شفتل قطامہ نے تمکو بھکا دیا تھا کچھ لگا دیا تھا تم
کئی دن کسی تقصیرین اکڑی اکڑی پھرین مجھپر لئے لکڑی پھرین بارے آج یہ ہوا میرا علاج یہ ہوا
تمکو کچھ ہوش آیا طیش مین جوش آیا بند تھین کھل گئین مجھسے کھل گئین یہ ذکر چھڑتا نہ کچھ کہتین ناک
بھون چڑہائے رہتین مین ڈرتی ہون حذر کرتی ہون بات بڑھ جائیگی کوٹھون چڑھ جائیگی اُدھڑی
بیگم سنیگی وہی مجھ ہی کو پنین گی بتاؤ مین کیا کرون گی ملامت کا تودہ بنون گی ذکیہ پیاری میری تھی
پھر گٹ پٹ ہوگی مجھپر دُر دُر پھٹ پھٹ ہوگی ذکیہ بولی بی انّا دوا کا بگڑ گیا خانا بڑھیا انگریزی
بولتی ہے پرتگیزی بولتی ہے جروا ہوش مین آ اپنے حواس بنوا علاج کرکے ہمین دیوانی نہ بن جان
پر سے صدقہ دے اوسان پر سے صدقہ دے تو نے مجھے کیا سمجھا ہے دشمنون کو باولا سمجھا ہے مین
دیوانی ہون کچھ خفقانی ہون کسی سے لڑتی ہون کسی سے جھگڑتی ہون مجکو لڑنا نہین بھاتا
سر چڑھنا نہین آتا چلو تقریر اب کم کرو لڑائی کا ڈھب کم کرو مین قسم کھا چکی ہون منصوبہ پکا چکی ہون
جب تک اوس بات کو تیری خرافات کو سچ جھوٹ نہ کرلون گی تجھپر الزام نہ دہرلون گی مجھے خدا کی قسم
اپنی انّا کی قسم تیرا پیچھا نہ چھوڑون گی تکرار سے منھ نہ موڑون گی اچھا ذکیہ بیگم باتین کرو کم صلح کرو

منظور نھین لڑائی سے بندی مجبور نھین جو مین کہون تدبیر کرو پھر بندی سے تقریر کرو قصہ کو طول نہ دو جواب نامعقول نہ دو اپنا سر نہ پھراؤ مجھے نہ جھونکاؤ میرا تیھر کا کلیجا نھین بنو گتی کا بھیجا نھین ہان ہان ہین مین کرون برابر تو تو مین مین کرون میری جان ذکیہ سلطان اس تدبیر پر چلو نصیحت سے نجلو بنو کل پھلی تاریخ ہے نئی نویلی تاریخ ہے مبارک جمعہ کا دن ہے تمھاری سال گرہ کا دن ہے تم اپنی خالا اچھی ممانی کو بلا بھیجو اماکی دیورانی جٹھانی کو کہلا بھیجو دو چار دن مہمان رکھو میرے سر پر احسان رکھو سب لوگ یہان آئین بھید سے واقف ہو جائین کوئی میرے دل کی کہے کوئی تمھاری طرف رہے جھوٹ سچ صاف ہو جائے قصہ کا انصاف ہو جائے اسوقت تم ہو اور ہم کہنے سننے والی دو دم آپس مین گفتگو ہوگی تعریر کی کیا آبرو ہوگی تم سوال کروگی کسکو نہال کروگی سوال بیجا ہوگا جواب بھی باطل ہوگا مین نے تمکو تم نے مجھے کہا کلیا مین گڑ پھوٹتا رہا طبیعت بیکل ہوگی پھر وہی مثل ہوگی جنگل مین مورنا چا کس نے دیکھا آنکھ اوجھل ہوا تماشا کس نے دیکھا ذکیہ نے کہا اچھا صبر کر اپنی جان پر جبر کر چھری کے تلے دم لے اٹھ جمیلہ کے قدم لے رات خیر سے گزار کھٹولے پر پانون پسار کونے مین جا سو اپنے نصیب کو رو ذرا صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے رات کی نیت حرام پچھلے مجھے یہی کام گجردم اٹھونگی نماز روزے چھوٹونگی تیرا فرمانا کرونگی نیاز کا کھانا کرونگی مہمان بلاونگی تجھے قائل کراونگی اے اللہ رات جلدی کٹے یہ پہاڑ چھاتی سے ہٹے صبح نمود ہو دل کو قرار ہو روشنی کی صورت نظر آئے دل کی آرزو بر آئے اے میرے خدا یہ کالی بلا اب تو جا چکے یہ جھگڑا چکے جی گھبرا گیا دم بولا گیا مین جاگتے جاگتے دعا مانگتے مانگتے آج تنگ ہوگئی نیند تیتنگ ہوگئی رات جان کو آگئی طبیعت مرجھا گئی مین شام سے پڑی ہر ساعت ہر گھڑی۔ آسمان کو تکتی ہون منہ سے کیا کیا بکتی ہون دُوئی اللہ یہ روسیاہ رات اجیرن ہوگئی عمر مین فہیمن ہوگئی بڑہتی ہے گھٹتی نھین میرے گھر سے ہٹتی نھین آج نگوڑی جم گئی ہے سارے گھر مین رکتی ہے

وفا ہو کر چمپٹی ہے بلا ہو کر لپٹی ہے الہی دعا مین اثر کر تو جلدی سے فجر کر مہمانون کو بلاؤن ودلے
بازی پاؤن یہان باتین ہو رہی تھین جمع بذاتین ہو رہی تھین اودہر رضیہ سلطان ذکیہ بیگم کی آما
جان بے خبر سو رہی تھین غافل ہو رہی تھین فہیمن کی آواز بڑی لمبی دراز دالان مین گئی اون کے
کان مین گئی سن کر پریشان ہوئین نیند مین حیران ہوئین گھبرا کر بولین جھنجلا کر بولین کیا آفت ہے
غل ہے قیامت ہے کون چلا رہا ہے شور مچا رہا ہے گھر سر پر اوٹھا لیا مجھہ سوتی کو جگا دیا گھنٹہ
دیکھون کتنی رات ہے چلکر سنون کیا بات ہے کیا اسرار ہے کیا بھید ہے کسکے حلق مین چھپے ہے
یہ کیسی تکرار ہے کیا جوتی پیزار ہے آخر کمرہ مین آئین مجمع دیکھکر گھبرائین ذکیہ نے کہا آہا آہا آما
جان آئین مراد ساتھہ لائین بی آنا کہو مبارک ہو بڑی بیگم آئین نیک قدم آئین بات اچھی ہی
فال سچی ہوئی خبر نہین آما جان بیوی بھاگوان کیا سوچین جو آپ پوچھین اب صفائی ہو جائیگی
ظاہر خدائی ہو جائیگی بی فیروزہ خانم ہان کہو ذکیہ بیگم بی آنا کچھہ بولون آما پر حال کھولون اون کی
جی کی لون آما کی مرضی لون ہان بیگم کہو خاموش نہ رہو سنو وہ کیا کہین کس کی طرف ہین اچھا بی آنا
تم بھی سننا اما سے کلام کرتی ہون حجت تمام کرتی ہون دیکھون اپنی سہیلی کی فہیمن البیلی کی پشتی
لیتی ہین یا گھر کی دیتی ہین آما جان کا سبھاؤ اون کے دل کا لگاؤ معلوم ہو جائیگا مدعا ہاتھہ آئیگا
ہان ہان بیگم اون کو ایک دم یہان بٹھاؤ یہ قضیہ سناؤ اے بی آما اندر آؤ تھوڑی دیر ٹک جاؤ
خواص کی باتین سنو تم اسکی گھاتین سنو تمھارے منھ لگی لقمان کی سگی کسی کو بھلا کہتی ہے کسی کو
برا کہتی ہے عورت کو بے وفا بناتی ہے چہل ٹبون مین اڑاتی ہے اچھی آما ادھر کھسکو اندر آو دم ٹہرو
قصہ سنو کچھہ بولو خواص کے کان کھولو وفادار والی مردون کی سالی شیخ افضل کی دلہن زندا پے
مین بھاگن تم سنو کیا کہتی ہے ہمکو بے وفا کہتی ہے اُدہر بولی فہیمن ودا جھوٹ سے بچائے خدا ذرا
بڑی بیگم دیکھو باندیون کا اودھم دیکھو بلا کی جھوٹ کا وفا کی جھوٹ کا نگوڑی مینھ برسا رہی ہین پانین

آگ لگا رہی ہین کاغذ کی ناؤ چلاتی ہین ناؤ مین خاک اُڑاتی ہین بیوی تم آگئی ہو بھید کو پا گئی ہو
باندیون کی چوری نکالتی جاؤ کٹھا تو وہ مین کھا ڈالتی جاؤ جھگڑا چکاؤ رہا رضیہ سلطان بیگم نے کہا نہین قضیہ
کیونکر چھڑا کیا ہوا کس بات پر جھگڑا وہ بات کیا ہے قضیہ تو نیا ہے دودی بڑی بیگم یہ ادھم
جتنے نہ سنا ذکیہ نے مجھے پنا اے عورت مجھسے کس نے کہا ددی بی تم ذرا بھی حد کی اتنی بک بک ہوئی
چلایا کی جمیلہ موئی آواز دالان تک نہ گئی تمھارے کان تک نہ گئی اچھا نہین سنا اب تم سنو
بات مین سے بات چنو بیوی اصل یہ بات ہے دشمنی میرے سات ہے دس بارہ چھوکریان ما رہ پا
چھوکریان بیگم کی خوشامد خور چڑیلین شفقت آخور خدا کی شان اونکی یہ جان بیٹھکر باتین بنائین
مردکو عیب لگائین بیوی مجھپر آفت ہے حشر ہے قیامت ہے پھنسی عذاب مین ہون بڑی
عتاب مین ہون اے ہے بڑی بیگم مین تو خدا کی قسم ہتنیون کے بن مین آگئی اونکی روند دن
مین آگئی کل کل مین پھنسی ہون دلدل مین پھنسی ہون میرا ناک مین دم ہے باندیون کا ادھم ہے
غضب مین جان ہے میرا اللہ نگہبان ہے ایک طرف پلٹن ہے یہ اکیلی نہین ہے ہزار دشمن
اون سے ان بن مدعیون مین اکیلی نے اس تمھاری سہیلی نے سر پر بلا جھیلی ہے نہین کا اللہ بیلی ہے
بیوی میری پیٹ ٹھونکو باندیون کے چھری بھونکو مجکو آفرین کرو بدون کو نفرین کرو بیگم صاحب
یہ تمھاری مصاحب پرانی سہیلی نہین اکیلی دیکھو لشکر سے لڑتی ہے کب رستم سے پیچھے ہٹتی ہے رضیہ
بولین جرّوا تو اپنا علاج کروا تو سڑن دیوانی ہے ان سے لڑنا نادانی ہے ہوش حواس سنبھال
گریبان مین منہ ڈال مثل ہے سو ماچنا بھاڑ کو نہین پھوڑتا توپ کا گولا پہاڑ کو نہین توڑتا تو اس
فوج سے طوفانی موج سے کیونکر لڑیگی اونکے گر پڑیگی باندیون سے سر پر آگئی آخر تو بھاگ جائیگی
جنگی ہیگی سچیائیگی بولیگی جوتیان کھائیگی ہر طرح شکل ہوگی مقرر تو گھائل ہوگی آبرو کی آبرو جائیگی
گھر سے بھی تو جائیگی یہ یاد رکھ نہین چھوکریان کو دن آج تو فقط دہین بڑی چھوٹی جو جو مین کل

دس آئین گی ناگنین ڈس جائین گی تو دُم دبا کر بھاگے گی پھر سوتی سوتی جاگیگی پیچھا چھڑانا مشکل ہوگا کوئی ہارِیگا نہ قائل ہوگا یہ سب نگوڑیان ذکیتی کی چھوکریان لڑنے مین بلا ہین رستم سے سوا ہین بات بات پر تیری اوقات قہقہہ لگائینگی تیرا خاکہ اڑائین گی تو کہانتک بکے گی آخر بک بک کر تھکیگی بھتر ہے چپکی ہو رہ کچھہ نہ بول جا کر سو رہ بس بوی مین نے سن لیا تم نے بھی مجکو ہی چن لیا تم بھی اُدھر ہی پھسل گئین بیٹی کیطرف ڈھل گئین اچھا بیٹھہ جاؤ ادہر کان لگاؤ قصہ کی بنیاد سن لو میری فریاد سُنلو پھر تم شکایت کرو گی بیٹی کی حمایت کرو گی اے عورت خیر ہے تجکو مجھسے بیر ہے ناحق بکرتی ہے میری نیند کھوتی ہے نھین بڑی بیگم تمھین اللہ کی قسم دم کے دم لکا دو قدم وُہ دُوئی فہیمن جمنگی بلا کی طرح لپٹ گئی لے مین میٹھی کہہ ڈال اپنے دل کا بخار نکال سنو بڑی بیگم اپنے سر کی قسم کوئی قصہ ہے نہ جھگڑا لڑکی نے بنا دیا جھگڑا مین کہتی ہون عورت بدنصیب کھوٹی قسمت لاکھہ اپنا سر پھوڑے آسمان کے تارے توڑے پھر عورت عورت ہے مرد بنے کیا قدرت ہے بیوی چپکی نہ رہو تم ہی انصاف سے کہو کہان مرد کھان عورت ذرہ سے سورج کو کیا نسبت عورت مین ہمت نھین مرد کی سی جرأت نھین بیکار عورت کیا عورت کی کیا وفا تم بتاؤ دنیا مین کوئی دکھاؤ دنیا مین ایک عورت موئی مرد کے برابر ہوئی تم خیال کرلو نھین سوال کرلو کس کو کس پر فضیلت ہے دیکھو آج کس کی شہرت ہے تمکو بھی معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے عورت کی جیسی ذات ہے لوہا پیتل ملی دہات ہے مرد اشرف مخلوقات ہے عورت کی نالائق ذات ہے دیکھ لے جسکو نظر ہو سمجھ لے عقل اگر ہو پھلے پھل قدرت سے اللہ کی حکمت سے کون ظاہر ہوا عورت یا مرد وا خدا نے کسکو افضل بنایا فرشتون سے سجدہ کرایا فہیمن پوری بات کہہ نہ چکی تھی کہتی کہتی ابھی نہ رکی تھی جمیلہ کھل کھلا کر ہنسی قہقہا لگا کر ہنسی مسخرون کی سگی انا سے کہنے لگی بی انا تمنے سنا اس نے کیا تانا بنا دیکھو کتنی وفادار ہے بڑھیا کتنی ہشیار ہے یہ مردہ دربردہ خصم کا نام بتاتی ہے مردونکو

افضل بناتی ہے اسکے خصم کا نام بے دہرم کا نام شیخ افضل ہی تھا جو موا پاگل بھی تھا اِس نے
وہی تک ملایا ہے خصم کا قافیہ لگایا ہے کہان کا جوڑ کہان کا توڑ اسنے کہان ملا دیا مرد کو افضل
بنا دیا فہیمن بولی دیکھو بیگم تمھاری بیٹی کی ہمدم کیا کیا سنا رہی ہے موئی بھاؤ بتا رہی ہے مین
کہون گی تو کیسی ہوگی پھر باندی کی ایسی تیسی ہوگی چھوکری کو سمجھا دو جوتی مار کر اوٹھا دو یہ کل موئی
غارت ہوئی گلے کا ہار ہوتی ہے اسکی بات جی کے پار ہوتی ہے مینڈک کی طرح ٹراتی ہے اپنی ذات
جتاتی ہے بیحیا کی آنکھہ نہین جھپکتی بیوی سے بھی نہین دبکتی بڑی بیگم اسکو دباؤ شفقت کو آنکھین
دکھاؤ ہر بات مین دخل دیتی ہے منھ سے بات توڑ لیتی ہے وہی مثل ہے پھٹے مین
پانون دفتر مین نام چڑیل کو بک بک سے کام اے ہے بیحیا پک گیا میرا کلیجا پک گیا اتو
رہا نہین جاتا مجھسے رکا نہین جاتا گھبرا کر کچھہ کہہ بیٹھون گی تنگ آکر کچھہ کہہ بیٹھون گی تم کوئی تدبیر کرو
جمیلہ کی ناک مین تیر کرو رضیہ سلطان ہو کر بے اوسان کہنے لگین نہین اب تو گئے جا ان بن
مین تو جاتی ہون پان وان کھاتی ہون تو جان تیرا کام کون سنے ایسے کلام تو کسی سے لڑ
کسی سے جھگڑ عورت کو چھوڑ مرد کو پکڑ جرو اس قصے مین بدنامی کے حصے مین کون بولے
کون بتلائے کسکو غرض اپنا سر پھرائے رضیہ بیگم یہ کہکر سدھارین باندیان تالی بجا کر پکارین آہا بڑھیا
کو مات کیا کسی مردوے نے ساتھہ ندیا اب وفا کدہر گئی ڈھڈو کی وفا ہر گئی ذکیہ بیگم نے کہا
دوا کچھہ باقی رہا وہ بھی کہہ لو ذرا خوش رہ لو چھوکریو کو چھوڑو میری طرف منھ موڑو اب بغلین نہ جھانکو ردکو
زبان کو اِدہر مڑو سوال کرو جواب پر خیال کرو کسی پر الزام نہ دہرو گور مین انگارے نہ بھرو
منفعل بیگم کیا بولون کس کسکے آگے دفتر کھولون تم سب کچھہ جانتی ہو برائی بھلائی پہچانتی ہو
بنو جان جان کر بات کو مان کر تم چیڑاتی ہو مجھے کڑاتی ہو بیگم یہ حکایت تمنے یہ روایت
شاید کان سے نہین سنی کسی کی زبان سے نہین سنی اللہ نے جہان ایجاد کیا دنیا کو کیونکر آباد کیا

لو بیان کرو اِدھر کان کرو میری بات غور سے سنو سُننے کے طور سے سنو بولو تو انصاف سے بولنا
اندھون کی طرح نہ ٹٹولنا کیون منجھلی بیگم کہو کھا کر قسم پہلے کون ہوا عورت تھی یا مرد وا بیوی کچھ
یاد ہے پہلے کس کی بنیاد ہے تم کچھ اور سنا چکی ہو اول عورت کو جنا چکی ہو بتو تمکو ذرا یاد نہین
کتاب مین دیکھو کہین کسی نے لکھدیا ہوگا ضرور ذکر کیا ہوگا پہلے پہل بہت ٹہل پیدا ہوئے
آدم پھر دادی حوا بیگم اب تم خیال کرلو وفا کا اقبال کرلو اللہ نے کس کو پتلا بنایا پتلی سے
کسکو جنایا اب بھی یقین نہ ہو بات ذہن نشین نہو پھر تم یون سنو جو مین کہون سنو بیگم اول
آدم ہوا پھر آدم سے عالم ہوا آدم کے سات وما دم کے سات حوا تشریف لائین دادی جان
کہلائین اب تو جان گئین میری مان گئین عورت کی یہ اصل ہے مرد کی وہ نسل ہے ذکیہ بیگم
یون ہوا عالم آدم اور حوا کا رشتہ ہوا یہ پیدائش کا سر رشتہ ہوا آدم کی اولاد نسل کی بنیاد
یون ہوتی رہی افزون ہوتی رہی حوا کے پیٹ سے قدرتی جھپیٹ سے جو بچہ پیدا ہوا بیٹی یا
بیٹا ہوا اِسی دستور سے ہوا حوا مغفور سے ہوا بیٹا داہین پسلی سے بیٹی باہین پسلی سے مرد کو یہ
فضیلت ہے سمجھو افضل مرد یا عورت ہے باہین طرف سے بیٹی ہوئی جب وفا مین ہیٹی ہوئی
بتو برا نہ مانو تم یقین جانو یہ تو ازل کی تحریر ہے عورت اول سے حقیر ہے ذکیہ سنکر بند ہوئی
یہ تقریر نا پسند ہوئی کہنے لگی جمیلہ تو بتا اِسکا قبیلہ یہ دیوانی کیا پوچھتی ہے تیری نانی کتا پوچھتی
ہے ذرا تو اب لے اسکو جواب دے جمیلہ بولی بیگم یہ نگوڑی بیدم بے غیرت بے شرم ہے افضل
تو اسکا خصم ہے ذکیہ بیگم اللہ کی قسم اس حساب سے اِسی کے جواب سے جہان کے مرد ے
جیتے اور موئے اسکے خصم ہوگئے ایمان دھرم ہوگئے پھر کیون نہ اچھا کہیگی اپنا قول سچا کہیگی
آہا جمیلہ خوب سنائی وفا کے دل کو بھائی ہان وفا آگے کہو شرم نہ کرو بند نہ ہو واہ بیگم تم مجھسے
ہنستی ہو بیوفائی مین تم پھنستی ہو تم نے برا مانا جھوٹ سچ نہ پہچانا میری پیاری تمھارے واری ذکیہ

سلطان بیگم کیون ہوتی ہو برہم میری تقریر سمجھنی مشکل نہین خدا نکرے تم جاہل نہین میری بات پر تال لو
خوب دیکھہ بھال لو یہ باندی مردار میری پرانی بیزار مرد کی فضیلت کیا سمجھے مرد کی شرافت کیا سمجھے،
موئی گنواری ذات کی چماری دو سال کی خرید پچھلے کال کی خرید پکی حرامخور ہے چھٹی ہوئی
چور ہے بیحیا سے کیا پوچھتی ہو بیوفا سے کیا پوچھتی ہو باندی کو منھہ نہ لگاؤ میرے پیچھے نہ چمٹاؤ
تم خود سمجھہ دار ہو ماشاءاللہ سردار ہو میری بات سمجھو عورت کی ذات سمجھو دیکھو سیدھا بات
اُلٹا واہیات کس کام کا ہے نام ہی نام کا ہے اب اصیل مین اور رذیل مین دیکھلو کیا تفاوت ہے
کس کو کس پر فضیلت ہے بیگم عورت کی کیا تعریف جسکی خلقت ہی ضعیف عورت وہ
عورت ہی جسکی برائی کی شہرت ہے عورت کی ہر چیز بری ادب برا تمیز بری دماغ کی ضعیف
سوکھی ساکھی نحیف دیکھنے مین سنڈی موئی دل کی ٹھنڈی طبیعت کی نرم بیحیا بے شرم
مزاج گندا عقل کی کم ہمت نہ حوصلہ نام بیگم جیسے محمد شاہی عہد سے کال جھول سپاہی عہد
مین بہت چلین تھوڑا جیسا مست ہاتی مٹا گھوڑا عورت نام کی معشوق جیسے التماسی حقوق
ایسی کی لیاقت کیا بیحیا کی شرافت کیا جو عورت بری بری جسکے سم نہ کھری ذات بری
اوقات بری ڈہنگ برا ہر بات بری تقدیر کا وہ حال تقدیر کا وہ حال کوڑی کوڑی کی
محتاجی بات بات مین بدمزاجی بیگم آگے کیا تعریف کرون کیون اپنے کو خفیف کرون بیوی
جس عورت مین کل نحس عورت مین نام کو حرارت نہوگی جاہل کی کیونکر شکایت نہوگی
تم میری بات جھوٹ جانو کسی حکیم سے پوچھو اوسکی مانو دیکھو وہ کیا بتاتا ہے کسکو اچھا برا بتاتا ہے
جو تم علم کا قاعدہ حکمت کا سارا فائدہ جانتے ہوئی ہو پہچانتے ہوئی ہو سمجھہ لو جان لو میری
بات مان لو جس عورت کے سراپا نزاکت کے دماغ مین کچھہ فتور ہوگا عقل مین ضرور قصور ہوگا
عقل کا خزانہ دماغ ہے جو شعور کا روشن چراغ ہے جسمین عقل کے آثار نہین اوسکی بات کا

اعتبار نهین ذکیہ بیگم سچ سمجھو خدا کی قسم سچ سمجھو عورت جانور ہے جانور سے بدتر ہے ایسی عورتو نکو
جنگلی کبوترون کو مرد بے شعور کہتے ہین سایہ سے دُور رہتے ہین منجھلی بیگم تم نہ ہو برہم مین
نہین کہتی مرد کہتے ہین یہ وہی بیدرد کہتے ہین مین تو جاہل رزالی ہون ادنے دو دپلا نیوالی ہون
علم کی بات کیا سمجھون عقل کی گھات کیا سمجھون مگر ذکیہ سلطان مین تیرے قربان یون تو بیوقوف
ہون مگر بڑی فیلسوف ہون مین تمھارے سات اس جھگڑے کی بات کرنیکے قابل نہین مگر ایسی بدی
جاہل نہین ہان تم سے ڈرتی ہون تمھارا لحاظ کرتی ہون تم بیگم ہو اولاد آدم ہو امیر زادی
شہزادی ہو شہزادیون کی دادی ہو چبا چبا کر باتین بناؤ مٹھار مٹھار کر براسناؤ بنو ضد کو معاف
کروگی ذرا بھی انصاف کروگی عورتون کی برائیان برذکی بیوفائیان تم جان جاؤگی مجھے مان جاؤگی
سنو میری فرزند بیوی خود پسند وفا اوس عہد کا نام ہے جو پورا کرنا مرد کا کام ہے خواہ کڑوا عہد ہو
یا میٹھا مثل شہد ہو کوئی منصوبہ ہو پیمان ہو کوئی اقرار میر سجان ہو اوسے انجام کردے
منصوبہ تمام کردے وہ انسان ہے وہ مسلمان ہے وہ وفادار ہے قابل اعتبار ہے حسین یہ
بات نہین ایسی اوقات نہین بالکل جانور ہے گدہا ہے خچر ہے کیون بی سمجھین اب بھی سمجھین
اصل وفا کیا ہے مین نے کہا کیا ہے ذکیہ بیگم تمھاری قسم میری وہ تقریر ہے پتھر کے اوپر کی
لکیر ہے جھوٹ نجانو تم یقین مانو مین ہانکی پکاری بے مدد بے سہاری کھلم کھلا برملا برملا
سچا سچا کہتی ہون جو جو مدعا کہتی ہون کل عورتین بے غیرتین ڈھل مل یقین ہین بدعقیدہ
بیدین ہین وہ بیچاری وفا کا اس بھاری وفا کا بوجھ سر پر کیا اوٹھائین گی برچھے کی کیا
انی کھائین گی کیا قدرت کیا مجال اون کا معلوم ہے حال بیوی دل مین شرماؤ ذرا تم یہ
تو بتاؤ کسی عورت نے جاہل صورت نے تعلیم بھی پائی عمر یون ہی گنوائی کسی نے دولت
کمائی کسی نے ثروت پائی مین نے جسکو پایا جاہل پایا کام کاج مین کاہل پایا کوئی بھی ایسی نہوئی

اتنی ایسی تیسی نہوئی مرد کے برابر ذرا بہادر بنکر ملک گیری کا رستمی کا دلیری کا بیڑا اٹھاؤ بہادری دکھائے تجارت کو رونق دے لیاقت کو رونق دے ایک بھی کام کی نہ نکلی مجرے سلام کی نہ نکلی سب آخورین ہین موئی حرام خورین ہین جو ہے کھانے والی مال لٹانے والی جسکو دیکھو ایک ساحال افلاس کا پڑا ہوا وبال ہان ایک بات یاد ہے عورت اسمین استاد ہے خصم کما کر لائے گھر مین جورو اوڑھائے یہ عورت کی خوبی ہے وہ اسمین ڈوبی ہے ذکیہ سلطان بیگم خدا رکھے تمکو قایم تم چھوکریون کے ان لقندریون کے بہکانے مین نہ آؤ ایسا نہو بدنام ہو جاؤ یاد رکھو ایسا کروگی باندیون کا کہنا کروگی بیوفا کہلاؤگی بری بنجاؤگی لے ہے نہین عقل کی دشمن تونے کیا کہدیا کسکو بیوفا کہدیا بیگم تو ایسی نہین ٹرہیا تجہہ جیسی نہین اٹھہ خطا معاف کرا زیادہ خواب مین نہ بڑا بیگم سے ڈرتی نہین رستم سے ڈرتی نہین اونکو بیوفا کہتی ہی جُرروا کیا کہتی ہے ذکیہ بیگم برا نہ ماننا اپنی طرف نجاننا ذکر مین ذکر چلگیا میرے منھ سے نکلگیا مجہہ سے دل صاف کرو میرا قصور معاف کرو تم تو وفادار ہو اللہ رکھے سردار ہو ذکیہ بیگم نے کہا بس اب باقی کیا رہا جرو اصاف سنانے لگی کیا کیا نا انصاف سنانے لگی اچھا ٹرہیا اور سنالے جو گایا جائے تو گالے شعر مین خوب سمجھتی ہون تری طرز اداکو + پردہ مین برا کہتی ہے لوگون کی وفا کو دل کی بھڑاس نکالتی ہے بوڑہا چونچلا اچھالتی ہے مین جانتی ہون بات پہچانتی ہون عورتونپر رکھکر اورون پر رکھکر مجھے براسناتی ہے اپنی ذات جتاتی ہے تجہسے خدا سمجھے ہماری بلا سمجھے اللہ ری عورت اُف رے بے غیرت عورت ہوکر حرمت ڈبوکر ہشیار کی جنی وفادار کی جنی ایسی بیوفائی کرے عورت کی برائی کرے لعنت ہے تجہپر منھ سامنے نکر چل ادر کچہہ کہنا ہو کہہ بڑبڑائے جا چپکی نرہ معلوم ہے تو نرالی ہے تیری گفتگو نرالی ہے بڑہیا یاد رکھہ دل شاد رکھہ مین قوم کی کہون گی قوم کی شریک رہون گی مین کچہہ بیوفا نہین تیری طرح بیحیا نہین جو قوم سے

پھر جاؤن قوم مین مکار کہلاؤن اون کی طرف سے جواب دونگی بڑہیا تجھہ سے بدلا لونگی مین
پیچھا نچھوڑون گی تیرا کلا توڑون گی ے اب سنبھل بیٹھہ ذرا کل بیکل بیٹھہ تو سر کو دہن چکی عورت کے
پن چکی اب کچھہ مجھسے سُن ہمکو زیادہ پن تونے بیان کیا آدم کا حوالہ دیا معلوم ہے پہلے آدم ہوا
آدم سے حوا کا دم ہوا پہلے پہل ہوگیا مردوا بے طریقہ قدرت کا کیا دیکھہ حوا سے ہوا عالم اری
عالم سے ہوئے ہم ہمسے وفا ہوئی آنکھہ کھول موئی بڑہیا دیوانی جروا خفقانی عالم ہمسے معمور ہوا
وفا ہمارا نام مشہور ہوا اری بے شعور عقل سے دور عورت نے وہ کام کیا دنیا مین اپنا نام کیا
عورت نے خدا کو بتایا اوسکی قدرت کو دکھایا تیرے مردون نے بے دردون نے دنیا مین کیا کیا
جو کام کیا برا کیا جسنے سرداری کی اوس نے دل آزاری کی کوئی درویش بنگیا پھر کیا فریب کا نقش
بنگیا پھر کیا تو بتا کیا کام بنایا ہمکو کیا فائدہ پہونچایا اری بڑہیا ہلاس کی پڑیا تو کیا ابھی ہمکو
ہماری قول وقسم کو تونے نہین دیکھی عورت کی نیکی عورت خوبی کا خزانہ ہے مانے ہوئے
سارا زمانہ ہے دنیا مین جتنی عورت ہے وفا مین اوسکی شہرت ہے ایک ایک مین بد اور
نیک مین ایک سی محبت ایک سی مروت ایک سا برتاو ہے ایک سا بھاؤ ہے آجتک تو
یہی ڈہنگ رہا ہے اس گھڑی تک یہی رنگ رہا ہے آگے خبر نہین کیا ہو زمانہ اچھا ہو یا برا ہو
شاید دو چار تیری سی مردار بیوفا ہوجائین بیحیا ہوجائین گلی گلی پھرین مردون پر گرین نہین
ہنسکر بولی ایسیون کے مارو گولی اونکا ذکر نہ کرو تم کچھہ فکر نہ کرو ذکیہ بیگم تکرار کرو کم ضد نکرو بات
سمجھو غور کے سات سمجھو کان سے سنو دہیان سے سنو میری جتنی تقریر ہے بنی بنائی اکسیر ہے
باون تولے پاؤ رتی بے میل کندن کی تی تاؤ مین سچی تپاؤ مین سچی بھاؤ مین کھری کسا دین کھری
پرکھہ لو پرکھا لو دیکھہ لو دکھا لو جانچ لو جچوا لو کسوٹی پر لگا لو میری بات آبرو کی سات موتی کی
سی آب ہے مزہ مین شامی کباب ہے مین تو یہی کہون گی جیتک جیتی رہون گی مردونکا

بول بالا براکہے اوسکا منہ کالا اللہ نہ ڈالے عورت سے پالا فہیمن ہوپافہیمن کی خالا بنو عورت
لنگوڑی ڈاک کی گھوڑی ایک ہی کام کی ہے روٹی ٹکڑے کے آرام کی ہے مرد ہات اوٹھا لونڈی کو بالا
روٹی ووٹی دیدے عورت ہات پھیلا لے لے بی ذکیہ تم کس کی زہر کی بس کی ناحق تعریف
کرتی ہو مجہے خفیف کرتی ہو کیون بی یہی عورت بدصورت بدسیرت چودہوین صدی کی
پیدا بے غیرت بے شرم بیوفا رنگ رنگ کے پٹھو موئے زہریلے بچھو قسم قسم کے کنکھجورے برساتی
مینڈک لنڈورے دیکھنے کے نہ بھالنے کے رکھنے کے نہ پالنے کے انکو اچھا بتاتی ہو تم باوفا بناتی ہو
ذکیہ ہنسی کہنے لگی واہ واہ مسخرون کی سگی مردون کی جانشین تیرے جننے پر سو نفرین خوب مردون کا
سات دیا وفا کا فرض ادا کیا رنگ رنگ سے ڈومون کے ڈہنگ سے تو نے وفا سنائی راگ
رنگ مین گائی اچھا اب تو کہہ چکی مردون کی طرف رہ چکی خوب بھاؤ بتایا وفا کا دریا بہایا
چپ رہ خدا سے ڈر منہ کو پیٹ توبہ کر مثل ہے شیطان طوفان اللہ نگہبان تجھپر ٹوٹ نہ پڑے
آسمان اے عورت بسورتی صورت تجھے غیرت نہین ذرا بھی مروت نہین بڑہیا مرنے کو ہے
دنیا سے گزرنے کو ہے سچی بات کر کہکر نہ مکر ڈہکوسلے نہ گھڑ سن لی تیری بڑ جھوٹے الزام نہ دے
عورتون کا صبر نہ لے ایک دن تجھے مرنا ہے گور مین گھر کرنا ہے مگر تو کیا کرے مجبور ہے بی عقل
ہے بے شعور ہے عورتون سے صحبت نہ ہوئی تجھے حاصل لیاقت نہ ہوئی کسی کی صحبت مین
رہتی پھر کسیکو برا نہ کہتی اری نافہم اری بے رحم تو ہماری قدر کیا جانے تو گنواری خوبی کیا پہچانے
جیسی تو آپ نرالی ہے ویسی تیری بات نرالی ہے اری عورت تو کچھہ مدت عورتون مین بسر
کرتی پھر اون کا دم بھرتی اب تیری بات کا گنوار اوقات کا کچھہ اعتبار نہین قول پائدار نہین
سنو بی فہیمن عورتون کی سوکن انوری کی دداجان مردون کی پشتی بان عورتون کو مجھہ سے
سُن دیکھہ عورتون کے گُن مین تجھے بتاتی ہون تھوڑے نام سناتی ہون عورتین جہان مین

زمین آسمان مین ایسی ایسی فاضل مردون سے سوا عاقل دنیا مین ہوتی آئی ہین مردون کے نام
دھوتی آئی ہین جن کی وفاداری کی جنکی دستکاری کی مرد تعریف کرتے ہین کل شریف کرتے
ہین فہمین بولی کوئی ہوگی بدنصیب مرنی جوگی مردون کی کوکا مجھے نہ دو ہوکا بی ذکیہ بیگم لڑا کا قضیہ
بیگم یہ اگلے وقتون کا پرانی نیک بختون کا تم نے ذکر نکالا آج کل بھی دیکھا بھالا اب کیسی کیسی نیک بین
بدنام ایسی تیسی ہین میری نادان بیوی ذکیہ سلطان بیوی وہ نشانیان دکھاتی ہو سُنی کہانیان
سناتی ہو اس زمانہ مین بتاؤ اس صدی مین دکھاؤ کون سی لائق ہو تعلیم کی شائق ہے وُ دوئی
ددا تیرا جائے کھوجڑا تو نے یہ کیا کہا ذکر مٹا یار ہا سہا زمانہ زمانہ ایک سا نیا پرانا ایک سا اب کوئی
نئی چیز نہیں ہان تجھے تمیز نہیں یہی عورتین جب تھین ایسی سب کی سب تھین انھین کا افسانہ ہے
اب بھی وہی زمانہ ہے آنکھین کھول کر دیکھ نظر مین تول کر دیکھ اشراف عورت بھلی نہس صورت
کوئی جاہل نہین کوئی ناقابل نہین زمانہ مین دستور ہے یہ بات مشہور ہے اشراف لڑکیون کو
چھوٹی چھوٹیون کو علم پڑہواتے ہین تعلیم دلواتے ہین جا بجا مدرسے کھلے ہین بڑے بڑے گھر
کھلے ہین انکے سوا ہر گھر مین ایک نہین اکثر مین اُستانیان نوکر ہین مغلانیان نوکر ہین وہ ہماری
لڑکیون کو کنواری لڑکیون کو لکھنا پڑہنا بتاتی ہین سینا پرونا سکھاتی ہین یہی طریقہ آج ہے
دنیا مین رواج ہے لڑکیان دن بھر پڑہتی ہین سارے علم و ہنر پڑہتی ہین جسوقت بیٹیون کو
بڑی چھوٹیون کو کچھ فرصت ملتی ہے تھوڑی مہلت ملتی ہے بیٹیان خالی نہین رہتین لاابالی
نہین رہتین کھیل سے دہیان لگاتی ہین گڑیون سے جی بہلاتی ہین لڑکیون کو بھی کام تھما ہے
کام مین دن تمام ہوتا ہے گڑیون کا کھیل ہم عمرون سے میل بچون کو بتاتی ہین اسی لئے سکھاتی
ہین جو شغل کا شغل ہے بیکار ہے نہ ہزل ہو اس کھیل سے اس جھمیل سے اچھی تعلیم ہوتی ہے
بیٹی فہیم ہوتی ہے خانہ داری کا انداز سارا نشیب اور فراز وفا کا برتاؤ حیا کا برتاؤ کل رکھ رکھاؤ

شرم کا سبھاؤ ملنا جلنا یاد ہو جاتا ہے وفا کا صاد ہو جاتا ہے اُن گِنے برس تک نو سے دس تک
بیٹیاں تعلیم پاتی ہین کام دہندے سیکھ جاتی ہین بارہوین سال سیکھ کر کمال سگھڑ بنجاتی ہین
ایسی تعلیم پاتی ہین بی دداجان کدہر ہے دہیان کل شریف لڑکیان قابل تعریف لڑکیان
وہ سلیقہ شعار ہوتی ہین ہنرمند دستکار ہوتی ہین جنکو کل مرد وے نیکنام بدنام ہوئی اچھا کہتے
ہین سچا کہتے ہین اب ایسی تو بتا اشراف عورت دکھا جسکی اولاد نامراد ناشاد بے پڑہی جاہل ہو
تجہہ جیسی کاہل ہو تو کدہر ہے فہمین کیا بے خبر ہے فہمین کیا تجھے معلوم نہین کیا یہ بات مشہور نہین
جب ہماری بیٹی کی کسی کنواری بیٹی کی کہین بات ٹھرتی ہو کسی کے سات ٹھرتی ہے چھلا انگوٹھی
نشان کے منگنی کے سامان کے بیٹی کو پہناتے ہین پھر دلہن بناتے ہین سسرال والے وہ اقبال
والے نئی نئی دلہن کی اوسکے سگھڑپن کی صفات پوچھتے ہین ہر بات پوچھتے ہین لڑکی بدلیقہ ہے
یا سگھڑ پڑہی لکھی ہے یا پھوہڑ دیکھ اتنی بات کے لئے فقط اپنی ذات کے لئے ہم فرزندون کو اپنے
دلبندون کو تعلیم دلواتے ہین علم پڑہواتے ہین وہ نگوڑے زرالے ہین پانچوین قوم والے ہین
تیرے کنبہ کے جلاہے موئے جاہل بدراہے گنوارے سلیقہ چمارے طریقہ جنکو کچھ تمیز نہین موئے
کوئی چیز نہین اونکی اولاد بیٹی داماد بوڑہے جوان ہشیار نادان یون شیطان پھرتے ہین جیسے حیوان
پھرتے ہین بڑہیا وہ جاہل ہین موئے ناقابل ہین خیال کر جوان چھوکریان بیحیا بیشرم لقندرین
ننگے پانون ننگے سر بچھیریان آلنگ پر بازارون مین رہگزارون مین پھلانگین لگاتی ہین چھلانگین
لگاتی ہین گدکتی پھرتی ہین پھدکتی پھرتی ہین تن بدن دکھاتی ہین اپنا جوبن دکھاتی ہین کوئی
قبولتا نہین کسی کا دل پھولتا نہین مین توبہ کرتی ہون بری گھڑی سے ڈرتی ہون اللہ ہر بلا سے
بچائے بری گھڑی نہ آئے بڑے بول کا سر نیچا شیطان کا منہ بھینچا خدا نہ کرے خدا نکرے
اشرافون سے پرے کوئی بچہ بالا ہمارا ایسا ہو جائی آوارا یہ تو وہی زرالے ہین تیری ذات والے ہین

جوذات پوچھین نہ صفات پوچھین آنکھ بند کرلی منگنی پسند کرلی داماد ڈہونڈلیا آزاد ڈہونڈلیا
دہوبی ہو یا سقہ لچا ہو یا لقہ ہٹا کٹا ہو سنڈا مسٹنڈا ہو بات نہ جائے ہات کچھ آئے
بیٹی کو حوالہ کردینا اوسکے سر دہر دینا ایسی ہی بیحیاؤن نے ایسی ہی بدبلاؤن نے وفا کا نام
مٹایا ہے اورون کو بٹا لگایا ہے مثل ہے ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے بد اصل
قوم اصل کو گندا کرتی ہے اِن ہی باتون نے اِن ہی بدذاتون نے رسوائی پھیلائی ہے
بیوفائی پھیلائی ہے جو ہم بدنام ہوگئے کھلکر تمام ہوگئے جو ہے ہمکو برا کہتا ہے زمانہ بیوفا
کہتا ہے اپنا بیگانہ ہمپر زنانہ مردانہ ہمپر انگلیان اوٹھاتا ہے ہمارا منھ چڑاتا ہے زنا لونکا
بدافعالون کا کچھ نہ ہوا کچھ نہ بگڑا ہمارے سر بدبلا جھگڑا بیوفا بیحیا لقب ہوا ہمارا کیا کیا لقب ہوا
وہ تو موئے غارت ہوئے زرلے تھے زرلے رہے ہمارے منھ کالے رہے جمیلہ بولی
ذکیہ بیگم مین جانون میرا دھرم سب جھوٹے ہم سچے ہین اچھون سے بھی اچھے ہین کوئی
برا بتائے جہنم مین جائے میری بیگم تم نہ کرو غم برا بھلا کیا چھپتا ہے خاک سی چاند بھلا
چھپتا ہے اشراف براہی اشراف ہے جو نجانے وہ ناانصاف ہے بیوی برا ایکا خطاب
بیوفائی کا عذاب اللہ اوسکو نصیب کرے جو ہماری تخریب کرے ہم تو برون کی چھاتی
اپنے دشمنون کی چھاتی پر مونگ دلینگے دشمن دیکھکر جلینگے ذکیہ نے کہا جمیلہ کچھ فریب
چلے نہ حیلہ مارتے کا ہات پکڑ سکتے ہین زبان کیونکر جکڑ سکتے ہین کہنے والا رکتا ہے موا زرلا
رکتا ہے فہیمن کہتی ہے کہنے دے مردون کے ساتھ رہنے دے فہیمن بولی ہان بی بی تک
تم دوسری باندی یہ کال کی آئی بھوپال کی آئی نگوڑی چماری فاقون کی ماری باتین بنائے
زبان چلائے تم اوسکی حمایت کرو اپنی ظاہر حماقت کرو خیر بیوی کیا ہے ہمارا بھی خدا ہے
شعر تم کہو کوئی کہے تم سب کو کہنا چاہیے + جو خدا سنوائے تم سے ہمکو سننا چاہیے + کس کا

حوصلہ تم کو جھٹلائے کس کی مجال جو زبان ہلائے جہان یہ بذات بذات کی بات گرم گرم ہو گئی
بے شرم ہو گی ضرور تکرار ہو جائیگی جوتی پیزار ہو جائیگی میری جان ذکیہ سلطان تم سے وہ کہے
وہ بولے جو زبان گلاب سے دہولے میرا بولنے کا مقدور نہین میری عقل مین فتور نہین بس بس
معاف کرو تکرار کو غلاف کرو بیگم ہو چکی بات کھل گئی اوقات اری جا جروا میرا مغز نہ پھر چلے
مجھے بھاتے نہین نخرے سنے جاتے نہین بات کہنی ہو کہہ باقاعدہ نہین زبان کو دے فائدہ
بیٹھے تو آدمیت سے بیٹھ بڑہیا لیاقت سے بیٹھ نہین کافور ہو کھسک جا دور ہو تو چخ چخ
نکر پخ پخ نکر چل گھونگٹ اوٹھا اپنا کالا منھ نہ چھپا آنکھ کھول کر دیکھ بات کو تول کر دیکھ مین
کیا کہتی ہون کون ہون کہان رہتی ہون تجھکو مردون کی قسم جنکا تو بھرتی ہے دم ذرا دل سے
سننا ناانصاف نہ بننا مین کتنی عورتون کے مشہور غیرتون کے ترے آگے نام لیتی ہون تیری
زبان تھام لیتی ہون بی دادا دیوانی جمیلہ کی نانی دیکھو خدا کی ہستی مین اس پرانی بستی مین کیسی
کیسی عورتین تھین ایسی ایسی عورتین تھین صاف دل روشن دماغ دس انگلیان دسون چراغ
جنکے دامن پر ایک نہین اکثر مرد نماز پڑہتے ہین اپنا فخر کرتے ہین عاقبت پاک بناتے ہین
کھڑے جنت مین جاتے ہین دونی ذکیہ سلطان تمنے کھائے میرے کان بس بی سن لیا بس اب
نہین سننے کی ہوس بیگم بھلائی کی اپنی پارسائی کی داستان تم پھر کہنا بہشت مین جا کر رہنا وفا
کا ذکر نہ چھیڑو پہلے وہ قصہ نبیڑو جسکا نام اوپر لے چکی ہو رزالون کا طعنہ دیچکی ہو تم پہلے یہ بتا دو
ذرا مجکو سمجھا دو کون اشراف کیسا رزالا دونون مین کیا فرق نکالا مین تو یہی جانتی ہون اسبات
کو مانتی ہون جیسی مین ویسی تم میرے سینگ نہ تمھارے دم اصل مین ہم اور تم ایک باغ
کے گل دم نسل مین ایک ہوتے ہین باوا آدم کے پوتے ہین کہنے کو ایک ایک بدہو خواہ نیک
شیخ بنجائے پٹھان کہلائے ذرا اُجلے کپڑے پہنے چکنے چپڑے لگے رہنے بھلے مانس کہلائے

شریف کی جون مین آئے کوئی جو چاہے بنے ہین جولے جنے کسی کو عادت کی خبر نہین ذرا خصلت
پر نظر نہین ہم کیا کام کرتے ہین کیا نام کرتے ہین اینٹھے اینٹھے رہنا اپنے کو اشراف کہنا ذکیہ سلطان
مین قربان تمہارا وہ قول ہے جسپر لاحول ہے بیوی چار قوم کو اشراف گنوار قوم کو پروردگا
نے بنایا نئی قوم کو تم نے جنایا کیون بیگم کھاؤ تو قسم تم نے حدیث شرعی مین دیکھا یا آسمانی وحی
مین دیکھا شریف گورا رزالا کالا ایک اشراف دوسرا رزالا بنو تمھاری بات کیا ہے بھان متی کا
تماشا ہے بہروپئے کا بھیس ہے رام پور کا کھیس ہے کیون بیوی اشراف کیون بی ناانصاف
کیا تمھارے اشراف باطن میلا ظاہر صاف ایسے ہی ہوتے ہین جو آبرو ڈبوتے ہین کہین کچھ کرین
کچھ اُٹھائین کچھ دہرین کچھ بُرے کو اچھا بتائین جھوٹے کو سچا بتائین پیٹ پیچھے لوگون کو اونچے
نیچے لوگون کو پاجی رزالا کہین گورے کو کالا کہین گھر بیٹھے غیبت کرین بے سوچے تہمت دہرین
کسی کو اپنی خبر نہین برائی پر نظر نہین اپنے سینہ مین کھوٹے نگینہ مین کیا کیا بدیان بھری ہین دنیا
بُری بیگم کھری ہین ذکیہ سلطان بیگم تمکو اماکی قسم تم مجھے رزالون کی قومون سے رزالون کی کچھ
حقیقت سناؤ اون کی صورت دکھاؤ نہین تو تُم مجھسے تم سنو مین کچھ بولون یہ بھید کھولون
اشراف کون رزالا کون گورا سانولا کالا کون ہان ہان نہین تو بتا دونون کی آبرو بتا بھلے مین
تجھ سے سنون پیچھے کچھ جواب دون اچھا بیوی ذکیہ بیگم تم مجھسے سنو قضیہ بیگم بنو انسان انسان
برابر کوئی غریب کوئی تونگر دونون ایک مان نے جنے ایک ہی سانچے مین بنے فرق یہ دیکھا
بھالا کوئی گورا ہوا کوئی کالا کسی کا رنگ میلا جیسے سانولی لیلا کسی کی چلی چرطی جیسے تیری
اجڑی جو لکھ پڑھ گیا آبرو مین بڑھ گیا اسکو تم شریف کہدو اورون کو کثیف کہدو رشتہ مین سب
ایک حسب نسب سگے بھائی بند ہین آدم کے فرزند ہین ذکیہ بیگم تم ہو یا کوئی دوشالا اوڑہو
یا لوئی مرد ہو یا کوئی عورت اشراف وہ جسکی اچھی عادت وہی شریف ہے اوسی کی تعریف ہے

بیوی بات صاف ہے آدمی کی عادت اشراف ہے بی ذکیہ سلطان سنو کھولکر کان مین نے
جو کہا ہے کہون گی دہکی سے نہین ڈرون گی بنو تم اشرافون سے چوٹی کے موبافون سے گنوار
رزالی اچھی بازار کی بیٹھنے والی اچھی مزدوری کرتے ہین اپنا پیٹ بھرتے ہین تم اشرافون پر
مدعی حرافون پر پڑے ٹپکی جو لین جیسکی کام کرین رزالون کا نام بدنام اشرافون کا تم نے پڑھ
لکھکر گنوایا علم کا بہی خاکا اُڑایا عمر کہوئی خاک نہ آیا ہنر کا کچھ پھل نپایا سب گورے گالون کی
شکل لمبی ناک والون کی شکل میری دیکھی بھالی ہے مثل ہے منہ چکنا پیٹ خالی ہے
مین نے جو اشراف دیکھا اوسکا گھر صاف دیکھا بیوی قصور معاف ایک ایک اشراف
مفلسی مین بےبسی مین گروی پڑا پایا آول مین پھنسا پایا کسی کے پاس کوڑی پیسا نہ دیکھا
مال دار کوئی ایسا تیسا نہ دیکھا برا ہو اس آوارگی کا منہ نہ دیکھے ایسے آدمی کا شرم رتی بھر نہ ہو آگے
پیچھے کی خبر نہ ہو سلام ایسے چھورپن پر قربان اس چلن پر ذوف اس لیاقت پر تف ایسی شرافت پر
بنو بھلی ہانسی بے تقلی آرسی اگر اسیکا نام ہے شرافت مین کلام ہے جسکے گھر مین جسکے کمر
مین کھانا ایک دن کا نہ ہو خلال کو تنکا پرانا نہ ہو کپڑا تن کو نملے چیتھڑا کفن کو نملے یہ شرافت
کیسی جمیلہ کی ایسی تیسی ذکیہ نے کہا دوا ہمارے سات ہے خدا ہمکو کچھ غم نہین تجھسے رزالے ہم نہین
جیسے ہین اچھے ہین دریا دل ہین سچے ہین برے ہین مگر سردار ہین رزالے ہمارے تابعدار
ہین ہم اتنا زر رکھتے ہین تجھ جیسی نوکر رکھتے ہین ہان بیوی ٹھیک ہے پیسہ نہو تو بھیک ہے
میری سردار بیگم بڑی زردار بیگم سنو سرداری دیکھو تابعداری کوئی قوم ہے نہ کوئی ذات ہے
تم سمجھو تو فقط اتنی بات ہے جسکے پاس روپیہ پیسا ہوا سردار وہی ایسا تیسا ہو جسکی قسمت ہوئی
کھوٹی کمبخت کی تقدیر بھی ہو پھوٹی وہ لاچار نہ ہو تو کیا کرے پھر تابعدار نہ ہو تو کیا کرے بنو آدمی
کی عزت آدمی کی حرمت لیاقت سے ہوتی ہے تربیت سے ہوتی ہے اسی کا نام شرافت ہے

عزت تعلیم کی بدولت ہے بیگم تعلیم وہ چیز ہے جس سے آدمی عزیز ہے تعلیم سے آدم آبرو پاتا ہے
جانور بھی آدمی بنجاتا ہے دیکھ لو موا بندر وحشی جانور کیا ناچ دکھاتا ہے سب کو اوسپر پیار آتا ہے
دوسرا ٹوئیان طوطا بنگالی مینا کا پوتا کیسا باتمیز ہوجاتا ہے کیا ہر دل عزیز ہوجاتا ہے پیاری
پیاری باتین کرتا ہے محبت کا نقش دلپر دہرتا ہے تیسری پہاڑی مینا جمیلہ کی چھوٹی بہنا
کیسی بولیان بولتی ہے جمیلہ کی چوری کھولتی ہے تعلیم کا یہ اثر ہے تربیت کا یہ ثمر ہے ہوا
جنگلی جانور قیدی پنجرے کے اندر دیکھو کیا ہوجاتا ہے آدمی جیسا ہوجاتا ہے اسکو شرافت سمجھو
میری نصیحت سمجھو ذکیہ بیگم نے کہا اری سن لیا ہوا کہا ہمین کیا سناتی ہے سبھی کو کیا سمجھاتی ہے
مین بات سمجھتی ہون تیری گھات سمجھتی ہون دداامین نے تجھ جیسی بہت رزالی ایسی تیسی بہت
بناکر چھوڑ دی ہین پڑھا کر چھوڑ دی ہین تجھے کچھ بھی تمیز ہوتی پھر تجھے عورت عزیز ہوتی عورت
ہی کا دم بھرتی مردون سے حذر کرتی لے اب تو کان کھول میری سن وفا ٹٹول ذرا غور سے
سنیو وفا کے طور سے سنیو مین کئی عورتون کے شریف خوبصورتون کے نام بتاتی ہون کام
بتاتی ہون دیکھ پہلی عورت خوبی کی سلطنت ماہم بیگم سلطان ہمایون کی اماجان کیسی پارسا
تھی بتادی کیا تھی تجھے معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے ہمایون کون تھا کہدے مرد وا فرعون تھا
اری نادان جرواہے ایمان ہند کا بادشاہ تھا سلطان عالیجاہ تھا سنا ہے بڑا عقلمند تھا ماہم بیگم
کا فرزند تھا یہ بیگم مشہور عالم حیا مین طاق وفا مین شہرہ آفاق صورت کی حور تھی تو بھی
کہہ حضور تھی دوسری بیگم سلطان وفا او سپر قربان مولانا کمال کی بیٹی صاحب اقبال کی
بیٹی جوان پرہیزگار ہوگئی دنیا سے بیزار ہوگئی دولت حشمت بانٹ دی عبادت مین عمر کاٹ دی
فاضلون مین فاضل تھی کاملون مین کامل تھی تیسری حاجی بیگم ہمایون کی بیگم حمیدہ بانو سنجیدہ بالنو
یہ بادشاہ کی جورو سلطنت کی آبرو بڑی دستکار تھی بڑی سمجھدار تھی کوئی فاضل اوس سے

کوئی عاقل اوس سے گفتگو نہ کر سکتا تھا دو بدو نکر سکتا تھا ~~دو بدو نکر سکتا تھا~~ مولویون کا دم بند ہوتا تھا
اوسکا قول پسند ہوتا تھا کیون دو اکیسی تھی وہ نام خدا کیسی تھی چوتھی اشرف النسا نورجہان
بیگم پارسا مشہور عورت غیور عورت صورت چاند کا ٹکڑا بالکل حور کا سا مکھڑا دل کی بیاہی
تھی جہانگیر کی بیاہی تھی جہانگیر دن رات کلمہ کے سات اوسکا نام لیتا تھا اوسپر جان دیتا تھا
بادشاہی امیر سلطنت کے وزیر خوف سے کانپتے تھے اوسی کا حکم مانتے تھے جہانگیر بادشاہ کو
عقل سے بے راہ کو نشہ کا مزہ آیا اتنا نشہ کو بڑہایا دن رات مخمور نشہ مین چور بے شعور رہنے لگا
گھر مین فتور رہنے لگا نورجہان کو ہوش آیا بادشاہ پر قابو پایا اختیارات مین لیا کل انتظام آپ کیا
بادشاہ کی حکومت مین اوسکی تمام سلطنت مین ایسا زوال دیکھا خراب احوال دیکھا جہانگیر کی بد تدبیری
جب بری حالت پائی بڑہی ہوئی جہالت پائی وفادار نے یہ کام کیا گھر کو برباد ہونے نہ دیا سونچی
نوکر پھر نجائین سلطنت کو لوٹ نہ کہائین وزیرون کو بلا کر کل مشیرون کو بلا کر دباغت دکھائی
لیاقت جتائی تمام سلطنت مین عام مملکت مین منادی کرا دی دہائی پھروا دی فیروزخانم بولی
نہین کے مارو گولی بیگم نورجہان کی مشہور جہان کی تم تعریف نکرو کسی کو خفیف نکرو بیوی جہانگیر کا
اوس بے توقیر کا کچھہ سناؤ چال چلن پھر اس سے پوچھو دشمن یہ تیرے مردوے نکمے ولایتی چوٹے
کیا کام کرتے ہین کیا نام کرتے ہین اری شرابین پئین بے غرتی سے جئین پرائی عورتون کو نیک بختونکو
چھین لائین پھر وفادار کہلائین آپ اچھے کے اچھے نہین کی طرح سچے ہمکو برا کہین اولٹا بیوفا
کہین ٹرہیا تف ہے تجھپر چلو پانی مین ڈوب مر مرد ایسے ایسے کام کرین عورتون کو بدنام کرین
ذکیہ سلطان بولی انا خوب بات ٹٹولی اچھی فیروزخانم تمکو میرے سرکی قسم تمنے کیا نام لیا کس چیز کا
ذکر کیا کیا شراب وہی ہے انا جسکا نام ہے الی کا پتا کیا خرپزہ کی ہوتی ہے کچھ مزہ کی ہوتی ہے
اچھی میری انا بتاؤ شراب کا بننا شراب کچھہ اچھی چیز ہے جو مردون کو عزیز ہے اے بیگم نہ پوچھو

وہ تو ہے سم نہ پوچھو تھتکاری نام ہے شرع مین حرام ہے اوسپر لعنت کرو پوچھو نہ حجت کرو نہ نامی
بری ہوتی ہے ہوش وحواس کھوتی ہے بی آنا سچ بتاؤ نفع نقصان جتاؤ شراب کا کیا مزہ ہے
کڑوا ہے یا کسیلا ہے نام کی تو پیاری ہے تم کہتی ہو تھتکاری ہے پھر لوگ کیون پیتے ہین پیکر کیا
زیادہ جیتے ہین نھین ذکیہ بیگم یہ ہمین کے خصم مردوے نادان ہندو اور مسلمان مزہ مزے
پی جاتے ہین پھر پیکر منہ بناتے ہین کڑوی زہر ہوتی ہے خدا کا قہر ہوتی ہے بس نہ پوچھو ذکیہ
تم شراب کا قضیہ نگوڑی خراب شے ہے جسکا فارسی نام مے ہے نھین اتنا ضرور بتاؤ مجھسے احوال
نہ چھپاؤ بیگم تم کو خیر ہے مجھسے کچھ بیر ہے اوسی بات کی بری واہیات کی تکرار کرتی ہو ذکیہ
بار بار کرتی ہو ذکیہ سلطان بیگم اپنے ایمان کی قسم شراب کا مزہ وہ جانے تیزاب کا مزہ وہ جانے
جسنے کبھی پی ہو قسم لو کبھی ہات مین لی ہو اوسکا مزا برا بھلا پینے والا جانے ہماری بلا جانے
سنا ہے بدمزہ ہے بڑا تیز نشہ ہے کڑوی کڑوی ہوتی ہے پیتے پیتے ہوش کھوتی ہے عقل کا
بیری چلو ہوتا ہے آدمی چلو مین الو ہوتا ہے سرگھوما کرتا ہے آدمی جھوما کرتا ہے پینے والا متوالا
بیکل ہوجاتا ہے پاگل ہوجاتا ہے دل کو خراب کرتی ہے جگر کو کباب کرتی ہے انا شراب
کیونکر بناتے ہین کیا اوس مین زہر ملاتے ہین نھین ذکیہ بیگم زہر ملائین نہ سم کیکر کی چھال لیکر
یہی موئے کلال لیکر سالے گڑ مین سڑاتے ہین اوسکا خمیر بناتے ہین پھر خمیر نکال کر بھپکے
مین ڈال کر عرق کی طرح اینچتے ہین خوب دو آتشہ کھینچتے ہین وہی لوگ کہتے ہین جو نشہ مین
رہتے ہین سنا ہے یہ شراب بدبو آتشی تیزاب حلق کو جلاتی ہے نقصان پھونچاتی ہے پھیپڑا
گلا دیتی ہے دل جگر گھلا دیتی ہے مردا ایسی زہر آب کو ایسی زہریلے تیزاب کو مزے مزے
پی جاتے ہین مرتے ہین تو پچھتاتے ہین۔ یوہی پڑین پتھر اونکی عقلون پر جان کو جان نہ سمجھین
موت کو انسان نہ سمجھین مردوے ہشیار ہوکر ایسے سمجھدار ہوکر برے کام کرین ہمین بدنام کرین

جنکو مرنیکا خیال نہو کچھہ جان کا ملال نہو پھر سرخرو کے سرخ رو ایسون کی کیا آبرو بیگم اور ذکر
کرو اور بات کا فکر کرو اس قصہ کو چھوڑو فہیمن کا کلا توڑو جہانگیر کی برائی کہو نورجہان کی بھلائی
کہو ہان انّا وہ ذکر رہ گیا شراب کی رَو مین بہہ گیا لو اب سنو تم سب سنو انّا نورجہان بیگم
جہانگیر کی ہمدم ہمیشہ دن اور رات سایہ کی طرح سات سات جہانگیر کے پیچھے بے تدبیر کے پیچھے
تکیہ لگائے زانو دبائے دربار مین بیٹھی رہتی تھی وزیرون سے کہتی تھی تمکو کچھہ بھی خبر ہے تمھاری
عقل کدھر ہے ملک کو سنبھالو باغیونکو نکالو جاؤ انتظام کرو جلدی کام کرو غفلت کروگے بے موت مروگے
قید کیئے جاؤگے سولی دئے جاؤگے بی انّا دادا جان سے کہو اس بے ایمان سے کہو دیکھہ عورت
کی تدبیر اوسکے طفیل بنا جہانگیر کیون عورت کیسی تھی وہ باغیرت کیسی تھی فہیمن بولی اچھی کہی واری
جاؤن سچی کہی بس بیوی اب جھگڑا بکھیڑا سب صاف ہوگیا انصاف ہوگیا اللہ نے مجھے سچا کیا
جھوٹون سے کہوا دیا ہان بیگم وفا یہی ہے وفا کا مزہ یہی ہے نورجہان نے درازربان نے
خوب تدبیر کی برباد تو تیری کیا وفا دکھائی ہے جو تم نے مجھے سنائی ہے اشرف النسا نے نیک
پارسا نے جہانگیر کو گھیرا دولت پر ہات پھیرا خصم کو تمام کیا وفا مین نام کیا ذکیہ بیگم پیاری تم
بتاؤ تو واری یہ وہی نورجہان ہے یہ وہی آفت جان ہے یہ وہی سہاگن ہے شیرافگن کی
دلہن ہے یہ وہی غیرت دار ہے وفا جسکے سر پہ سوار ہے یہ اوسیکا بیان ہے جسکا نام نورجہان
ہے اسی وفادار نے اسی جان ہار نے خصم کو مروایا بیگناہ قتل کروایا خصم کی دشمن بنی وفا
کی سوکن بنی بربادی کی بانی ہوئی بیوفاؤن کی اوستانی ہوئی اسی ہشیار نے اسی وفادار نے
جہانگیر کو رجھایا وفا کا آئینہ دکھایا خصم کا گھر برباد کیا جہانگیر کا دل شاد کیا غیر کو صورت دکھائی
بے غیرت کو شرم نہ آئی میری پیاری مین واری انہی عورتون کا انہی بے غیرتون کا دم
بھرتی ہو تعریف کرتی ہو بس مین مان گئی اب وفا کو جان گئی وفا اسیکا نام ہے یہ نورجہانکا

کام ہے خداکی دُہائی ڈوب گئی خدائی وفا کا خاتمہ ہوا حیا کا خاتمہ ہوا بس بیگم گلہ نرہا خداکی قسم گلا
نرہا نورجہان بے وفا نے اوس اشرف النسا نے ڈبودی رہی سہی تم نے خوب وفا کہی حیا کا نشان
مٹایا وفا کا گمان مٹایا عورتین ذلیل ہوگئین اشراف رزیل ہوگئین نورجہان بیوفا نے اوس
غرض آشنا نے وفا کی خاک اوڑادی حیا کی ناک اوڑادی ذوف ہے اس وفا پر تف ہے اوسکی
حیا پر جو دولت کی لالچ سلطنت کی لالچ حرمت کو کھوئے عزت کو ڈبوئے مین قربان کرون
دفع دفان کرون ایسی عورت کو بے غیرت کو جو خصم کو مروادے خاندانی آبرو گنوادے بھاڑ مین
جائے وہ عورت خدا نہ دکھائے اوسکی صورت موئی نکٹی بے غیرت بے حیا بے حمیت جسکو شرم
نہ حیا زمانہ کی بیوفا بیوی ذکیہ سلطان تم اور تمھارا بیان جھوٹے جھوٹے بہتان سننے والی قربان
وفا ہوگئی تمام بندی کا سلام تم نے کہا مین نے سنا بجتا ہوا وفا کا جھنجھنا بس بیوی بس مٹگئی
ہوس جو ہونا تھا ہولیا وقت کھونا تھا کھودیا اب یہ علاج باقی ہے عورتون کا اللہ شافی ہے
بیگم آگے یہ ہونا ہے اِس بات کا رونا ہے زمین پھٹے آسمان سمائے آسمان کے سات جہان سمائے
ذکیہ خدا سے ڈرو ہر بات پر ضد نہ کرو ضد بُری ہوتی ہے آبرو کھوتی ہے تم اونکو اچھا کہتی ہو
اون کی طرف ہتی ہو جنپر غیر مردوے پاجی رزالے تک موئے انگلی اوٹھاتے ہین بُرا بُرا بتاتے ہین
اے بی شرم کرو طبیعت نرم کرو سنو ہمین کیا کہتی ہے وفا کی دلہن کیا کہتی ہے بنو ساری عورتو
اللہ ماری عورتون کو جہالت نے کھویا حماقت نے کھویا جہان سنو یہی چرچا ہے ہر جگہ یہی ذکر
پھیلا ہے عورت بیوقوف ہے اوسکے نام پر ذوف ہے ذکیہ سلطان کہتا ہے جہان عورت
مین جہالت نہوتی برائی کی شہرت نہ ہوتی بیوی انصاف سے دیکھو فرق بڑے قاف سے دیکھو
مرد عورت مین فرق کیا ہے ڈیل ڈول سب ایک سا ہے فرق ہے تو یہی فرق ہے عورت
برف ہے مرد برق ہے اب کچھہ کہا کرو الزام کسی پر دھرو بیوفائی تو کھل گئی پارسائی تو دھلگئی

آج فہیمن سچی بنی وفادار کی بچی بنی بیگم نورجہان کا احمق نادان کا جو چال چلن تھا عالم پر روشن تھا
کتابون مین لکھا ہے کچھ مین نے بھی سنا ہے جب جہانگیر نے اوس بے تدبیر نے عورت کو مختیار کیا
دیا اقبال سے بدل ادبار لیا سردار بدل گئے قابو سے نکل گئے جمے جمائے ناظم پھر گئے بادشاہ
نظر سے گر گئے ہر طرف اندھیر پھیلا ہر طرف مچی واویلا ملک قبضہ سے نکلگیا حاصل رقبہ سے نکلگیا
نعوذ باللہ پہلے بسم اللہ نورجہان کا بھائی جسکو کچھ غیرت نہ آئی پھر گیا داغی ہوا مردہو کر باغی
ہوا صوبہ دبا بیٹھا دہبا لگا بیٹھا بادشاہ کو خبر ہوئی طبیعت برہم اسقدر ہوئی سب نشہ ہرن ہوگیا
بیچین تن بدن ہوگیا باغی پر لشکر بھیجا ناک کی راہ نکالا بھیجا مشکین بند مین پکڑا آیا بیوفا ہونیکا
مزہ پایا جمیلہ بولی آہا سنا اسنے کیا کہا ہر فی چوکڑی بھولی بھول کر کیا بولی ذکیہ نے پوچھا جمیلہ
یہ کیا بولی عقیلہ بیوی ذرا خیال کرو مکرنی سے سوال کرو وفادار والی مردون کی سالی بات
الٹی کہہ گئی جی کی جی مین رہ گئی اسکی زبان پر آگئی بڑہیا دہوکا کھاگئی کہنے لگی سالے نے نورجہان
والے نے ملک مین بغاوت کی بہنوئی سے عداوت کی بیوی مردوے کو دیکھو وفادار موئے کو
دیکھو انہی مردون کو انہی بیدردون کو وفادار بتاتی ہے اپنا یار بناتی ہے ذکیہ نے جواب دیا
جمیلہ تو نے برا کیا فہیمن کو ٹوک دیا کہتی کو روک دیا بھول مین کہہ گئی بولتی بولتی رہ گئی آگے اور بھی
کہتی یہ کہے بغیر نہ رہتی اے ہے برا کیا اسکا حلق دبا دیا خیر جو ہوئی سو ہوئی اب یہ سوچ گئی موئی
کیون جمیلہ وہ کون تھا کیا دغا کا فرعون تھا کوئی موئی تھی یا موا بتا عورت تھی یا مردوا بیگم مجھے کیا
خبر یہی جانے موئی سنیچر اسی ڈہیل سے پوچھو اسی چڑیل سے پوچھو یہی نام بتائیگی اپنا کلام سنائیگی
فہیمن جمیلہ تو کہہ جواب دے چپ نرہ بیوی جان لو تم آپ پہچان لو کوئی ہوگا مرنے جوگا کچھ کہو
صاف کہدے تیرا قصور معاف کہدے بیگم وہی مردوا دہا بائی نورجہان کا بھائی جس نے بہن کی بدولت
پائی تھی عزت ثروت بادشاہ کا محرم راز بنا آخر کو وہ دغا باز بنا زعفران بولی بوا خیر کوئی ہوگا موا تم اپنی

براکہو تم کیون بیوفاکہو واہ واز عفران کہان ہین اوسان تو کانون سے سنتی ہے ٹرہیا ہمکو بتی ہے
تجھے خیر ہے زعفران میری روکتی ہے زبان مجھے منع کرتی ہے کیا ٹرہیا سے ڈرتی ہے تو دہیان سے
سن اپنے کان سے سن یہ ٹرہیا شیطان موئی بے ایمان ہمکو کسطرح کہتی ہے اوسکے منھ سے
رال بہتی ہے بوا ہماری جان نہین کیا ہماری زبان نہین ہم کچھہ بھی نہ کہین منھ بند بیٹھے رہین سوسن
نے آنکھہ کھولی یہ تقریر سنکر بولی جمیلہ تو دیوانی ہے نہیمن تیری نانی ہے کچھہ نہ کہہ کھسیانی ہوگی اسکو
پشیمانی ہوگی کہتی ہے کہنے دے اوسکو بنبہار ہنے دے نہین گھبراکر تاؤ پیچ کھاکر ابھی اوٹھہ جائیگی
ٹرہیا پھر نہ آئیگی جمیلہ صبر کر دیکھے جا خاطر جمع رکھہ برائی کا نانی کو بدلا مل جائیگا آسمان کا تھوکا منھہ پر آئیگا
لوبی اور دیکھو اسپر خاک پھینکو یہ اندھی سوسن ہماری بنی دشمن سوتی سوتی جاگی آنکھین ملتی بھاگی
اری سوسن عقل کی دشمن توکچھہ دیوانی ہے یہ کس کی نانی ہے مین اسکی وہ نواسی ہون اسکے
خون کی پیاسی ہون یہ دانا دشمن ہے اسکا نام نہیمن ہے خیر جمیلہ بوا ہوا سو ہوا خوب یاد رکھہ
دل شاد رکھہ کسی کے برا کہنے سے کسی کو بیوفا کہنے سے بوا کیا ہوتا ہے اچھا کبھی برا ہوتا ہے مثل ہے
کوّون کے کوسے ڈھور نہین مرتے شام کے مرنے والے بھور نہین مرتے لو ذکیہ بیگم ہو چکا اب
اودھم اپنی تقریر پوری کرو عورتون کی توقیر پوری کرو اچھی عورتون کا نام سناؤ بے اعتبار کا
اعتبار بڑہاؤ ذکیہ بیگم نے کہا چھوکری دھرم نرہا مجھے خدا کی دُہائی مین ذکر سے باز آئی
یہ بے اعتبار ہے خبر ہے جیسی مردار ہے یہ قائل ہوگی نہ مائل ہوگی بات کہکر مکرجاتی ہے کافر
کب ایمان لاتی ہے مین نے اس عورت کو بیحیا بے غیرت کو نورجہان کا حال سنایا اسنے
اوسپر الزام لگایا یہ نہ سمجھی نورجہان بے فوج بے سامان کیا عاقلہ کرتی بیچاری کیونکر مقابلہ کرتی
بیچاری لاچار تھی بے بس تھی اوسکو مال کی کیا ہوس تھی بادشاہ ظالم تھا زبردست حاکم تھا
اوسنے ظلم کیا لشکر کو حکم دیا تیار ہو چڑھ جاؤ جبر سے پکڑلاؤ جو کیا جہانگیر نے کیا یا نورجہان کی

تقدیر نے کیا شیر افگن مارا گیا مال متاع سارا گیا نورجہان پکڑی آئی یہ وفا ہے نہ بے وفائی
تم بڑھیا سے پوچھو کوئی جروا سے پوچھو اری شیطان بے ایمان ایمان سے کہہ اوسان بے کہہ نورجہان
بیچاری اپنی جان پیاری کیونکر بچاتی کیا تجکو بلاتی تو چھڑانے جاتی تو بچانے جاتی اری بادشاہ سے
بادشاہی سپاہ سے کوئی لڑا ہے کوئی بھڑا ہے جو اشرف النسا لڑتی قضا کا دامن پکڑتی تو تابے بس
کیا کرتی بے اجل آئے کیونکر مرتی لاچار تھی مجبور تھی ہر طرح سے معذور تھی بادشاہ نے جو حکم دیا
وہ غریب نے قبول کیا فہیمن نے کہا بیگم تمھارا کہنا مسلم نورجہان غریب بیوفا بے نصیب زغہ
مین پھنسی تھی ہر طرح اوسکو بے بسی تھی مگر یہ کرسکتی تھی اسطرح وہ مرسکتی تھی خصم کے مرتے ہی لڑائی کے
ہرتے ہی جان کھوتی قبر مین سوتی اگر جان ہار ہوتی وفادار ہوتی ضرور یہی کرتی وہ یون ہی مرتی
نورجہان کا ہات نادان کا ہات کسی نے پکڑا تھا اس مین کیا جھگڑا تھا اوس بیوفا کو اوس بیحیا کو
کیا بے اختیاری تھی کون سی دشواری تھی اپنا دل سخت کرتی یہ کام بدبخت کرتی وہ کچھہ سنتی کہتی
زہر پیکر سو رہتی بادشاہ اس کام سے زمانہ کے الزام سے خود ہی پچتاتا پھر کسیکو نہ ستاتا اگر نورجہان کو
اوس نادان کو آبرو کا خیال ہوتا غیرت کا ملال ہوتا چھری مار کر مرجاتی وفا مین نام کرجاتی ذرا کڑی
جھیلتی اپنی جان پر کھیلتی پھر اچھی رہتی مین برا نہ کہتی خاوند کی حرمت خاوند کی عزت اسطرح برباد
نہ ہوتی غیر جگہہ آباد نہ ہوتی ذکیہ بیگم نے کہا بی انا لگا تو تھہا ایک نہ شد دو شد بولا جنگلی ہدہد بوبی
فیروزہ خانم تمھین میرے سر کی قسم یہ پلید عورت مرد کی ضرورت نورجہان کو دل پریشان کو
کیا تدبیر بتاتی ہے تقدیر سے لڑاتی ہے کہتی ہے نورجہان بدحواس بے اوسان بن آئے مرجاتی
خدا سے بگڑ جاتی عزرائیل سے جھگڑتی اپنی قضا سے لڑتی شاباش عورت بس بس عورت تیرے دیدہ
کی صفائی شیطان نے تیری قسم کھائی اتا عورت کی زبان کو بے غیرت کی زبان کو قائزہ نہین
لگام نہین حرمزدگی کے سوا کام نہین بھاڑ سا منھ کھولدیتی ہے جھوٹ بول دیتی ہے درگور درگور

موئی آخور عورت ہے یا چرخا موئی ہیجڑی نہ زنخا اری نگوڑی منہ زور گھوڑی ہوش کی بنوا ذرا اترا نجا
بیہودہ بکتی ہے بیٹھی پھدکتی ہے جامہ سے باہر نہ ہو پئجامہ سے باہر نہو بی بڑی آنا دیکھا اِس کا خناّ
تقدیر مٹاتی ہے تدبیر بتاتی ہے جمیلہ بولی اے ہے بیگم خدا کے لئے گھبرا گیا دم اب تم کچھہ نہ کہو خاموش
ہو رہو اپنی تقریر پوری کر دو جوتی اوندھی دہر دو اسکی زبان موئی پرشیان قینچی کی طرح چلیگی
کتیا کی دم برابر ہلیگی ہان جمیلہ سچ کہتی ہے بات جھگڑے مین رہتی ہے لے ددا آگے سُن اتنا پن جکی
اور ئین کیون دداجان بے اوسان اشرف النسا خراب تھی مگر خاندانی نواب تھی زرالون سے
اچھی تھی اشرافون کی بچی تھی تجھہ سی خوشامد خوریان سو دو سو چھوکریان اوسکی چپی کیا کرتی تھین
بیٹھی ٹکیّان دیا کرتی تھین تو اوسکو برا کہتی ہے باوفا کو بے وفا کہتی ہے اوسپر نام دھرتی ہو اری
الزام دھرتی ہے خاک پڑے تجھپر تو نام دھرے اوسپر بس ذکیہ بیگم غصہ کو کرو کم سنو دلہن اگر
بندی ٹھہین نورجہان کے پاس ہوتی نورجہان قبر مین سوتی یہ رسوائی نہ ہوتی جگ ہنسائی نہ
ہوتی اچھا ددا اور سُن نورجہان کو نہ ئین مین اور سناتی ہون ایسے نام بتاتی ہون جنکا اتنا
بڑا رتبہ ہے مردون کا ورد خطبہ ہے لے انگلیون پر گن تو حساب کئے ہن ہان بوی معلوم ہے
برائی مین سبکی دہوم ہے خیر ذکیہ بیگم موسم غیر موسم نام چھانٹ کر نکالو جی مین رکھو کہہ ڈالو مین سبکو
جانتی ہون بیٹے تکی کب مانتی ہون اچھا تم بتاؤ اور کچھہ سناؤ ددا پانچوین عورت دیکھہ حیا کی
صورت نور کا چہرہ بلور کی رنگت شرم کی پتلی وفا کی مورت نیک سیرت نیک چلن نام بزرگ
ذات کشمیرن یہ اوسی زمانہ مین تھی بدچلنون کے بہکانے مین تھی رزالی صحبت مین لاابالی صحبت
مین دن رات رہنے سے برون کے کہنے سے بیچاری بگڑ گئی برائی مین پڑ گئی تھوڑے دن مین
چھوٹے سن مین ہوش آیا سنبھل گئی بد صحبت سے نکل گئی اللہ نے ہدایت کی دل مین نیکی ڈال دی
باوفا راہ پر آگئی نیک رستا پا گئی بُری عادتین چھوڑ بدنامی کا شیشہ توڑ پارساؤن مین ملی با وفاؤن

مین ملی پھر ساری عمر اپنی پیاری عمر عبادت مین کھوئی وہ بدنامی دھوئی واہ وا بیگم تم جیو جیو جسم
ماشاءاللہ یہ بیان بیان پر جمیلہ قربان وفا کو تم نے آئینہ بنا دیا بیوفا کا منھ دکھا دیا بیگم جسکو چاہو
اپنے سات نبا ہو جھنڈے پر چڑہاؤ بانس پر چڑھاؤ چاند بناؤ سورج بتاؤ زمین سے اوڑاؤ۔
آسمان پر پہونچاؤ کیا کرون کیا کہون کچھہ کہہ نہین سکتی چپ بھی رہ نہین سکتی میری خطا معاف کرو
ذکیہ بیگم انصاف کرو اگر یہی وفا ہے اور یہی حیا ہے بیوی آگے نہ کہو چپ ہو رہو مجھے
خفت ہوئی آگے کو نصیحت ہوئی بیگم دل کو صاف کرو اب وفا کو غلاف کرو اری چھل پائی سُن
گندک کی دیا سلائی سُن آہا بیگم خوب کہی مین کام کی تو رہی مین نہ ہون تو کام نچلے گھر مین چراغ
نہ جلے چل دور ہو دیوانی اب بات نہ کر کھسیانی پھلے بات کا سیکھہ دستور پھر معاف کرا یو قصور
ابھی بات کا سلیقہ نہین آیا گفتگو کا طریقہ نہین آیا بات وہ کہہ دلکو پیاری لگے نہ وہ بات جو چھری
کٹاری لگے چل بے نسب کان کھول اب چھٹی عورت کا بڑی باعصمت کا تو احوال سن اپنے
سر کو دھن دیکھہ سلیمہ سلطان بیگم جو پارسائی مین مریم اکبر بادشاہ کی بیاہتا دوسری بلقیس دوسری
زلیخا زمانہ مین مشہور ہو بہو دیکھو حور اللہ کی حکمت سے اوسکی قدرت سے سلیمہ سلطان کے ہان
ایسی باایمان کے ہان جہانگیر سا بیٹا ہو کھرے کے ہان کھوٹا ہو بُرے کام کرے اماکو بدنام کرے
پرائی عورت کسی کی حرمت جبر سے چھین لائے منھ پر داغ لگائے بادشاہی کو رسوا کرے
ایسے کام بیوفا کرے بدہیل تو نے سنا چڑیل تو نے سنا تیرے مردون کی بیدردون کی یہ شرارت
ہے یہ حکایت ہے ساتوین قندہاری بیگم سخاوت مین حاتم شاہجہان کی جورو اگر اوسکو دیکھتی تو
بڑہیا غش کرتی عش عش کرتی دیکھکر تاب نہ لاتی صورت دیکھی نہ جاتی دوا یہ سمجھہ لے تو جنت
کی حور ہو بہو اسپر عقلمند بیوی اچھی خاصی مولوی عاقلون مین عاقل تھی پڑہی لکھی کامل تھی جمعہ کے
دن نام بنام گن گن شہر کی عورتون کو اکثر نیک بختون کو اپنے محل مین بلاتی خاطر کرتی کھانا

کھلاتی غریبون سے سلوک کرتی تھی عزیزون سے سلوک کرتی تھی آٹھوین جہان آرا حسن مین ماہ پارا
قندہاری بیگم کی بیٹی پیاری بیگم کی بیٹی بیٹیون مین چھوٹی سر سے لیکر تا چوٹی خوبی کی تصویر محبوبی
کی تصویر نیکی مین اتا کے مقابل ہنر مین اوس سے کامل کہتے ہین حنا کا عطر جسکا کتابون مین ذکر
اسی نے ایجاد کیا مردون نے یاد کیا جہان آرا بیگم دوسری مریم ایسی خوش تقریر تھی اوکی
ہر بات بے نظیر تھی سننے والے لڑکے بالے سنکر فریفتہ ہوتے تھے باتون پر شیفتہ ہوتے تھے ہر بات
مین نیک تھی وفا مین بھی ایک تھی نوین زیب النسا بیگم واقف ہے سارا عالم عالمگیر کی بیٹی
علم کی تحصیل سمیٹی وداتو جانتی ہے اوسکو پہچانتی ہے کیسی دستکار تھی کیسی تیز طرار تھی طبیعت
کی ظریف مزاج کی لطیف ہر علم سے ماہر بڑی نامی شاعر عام مردوے تمام مردوے اوسکے
شعر یاد کرتے ہین شعرون پر صاد کرتے ہین اسنے ساری عمر اپنی پیاری عمر کنوارپن مین شعر
اور سخن مین بیٹھکر گزار دی بیاہ کیا نہ شادی جمیلہ نے پوچھا بیگم تمھین اللہ کی قسم یہ بات تو بتا دو
نئی بات ہے سمجھا دو زیب النسا نے اوس پارسا نے یہ خلاف دین کیا بیاہ کیون نھین کیا
اسکا کیا سبب ہے یہ تو نیا سبب ہے بس جمیلہ رہنے دے کچھہ مجھے آگے کہنے دے یہ بات نہ پوچھہ جمیلہ
برا مانے دوا کا قبیلہ اچھی بوی بتا دو قربان جاؤن سنا دو بات ٹھکانے کی ہے دوا کے جلانے
کی ہے اچھا چھوکری سن وفادار کی دہن زیب النسا نے اوس باوفا نے اپنا بیاہ نھین کیا
مردسے نباہ نھین کیا اسکا یہ تھا سبب مرد دیکھے بیوفا سب اسلئے بدافعالون سے ان فہمین
والون سے اوس نے نفرت کھائی اوسکو غیرت آئی مردون کی عادت بے دردون کی خصلت
اونکی بیوفائی اونکی کج ادائی خوب جانتی تھی معیوب جانتی تھی اسلئے مردون سے اون بیدردون سے اوس نے
پرہیز رکھا اپنا وہاتیز رکھا اب بڑہیا کہنکاری جمیلہ کو للکاری اری چماری باندی گنواری کمینہ
ذات موی کولی دسہرہ کی جورو ہولی تو انجان سے ذکیہ سلطان سے بیاہ کا سبب پوچھتی ہے

انجان بچی کیا جانے نادان ہے اوسکی بلا جانے مجھسے پوچھہ مین بتاؤن مجھسے سن مین سناؤن حال
مجھے معلوم ہے جسکی دنیا مین دہوم ہے اچھا نانی جان تم گاؤ گا کر بھاؤ بھی بتاؤ سُن بے نسب
تجہپر خدا کا غضب غیب سے ٹوٹے میری جان چھوٹے اری زیب النسا وہ فریب النسا ایسی پارسا
تھی عشق بازکیا تھی جہان مین مشہور ہے ہندستان مین مشہور ہے وہ بے بیاہی رہی پھر بھی
رد سیاہی رہی اوسکو کون برا کہے کسکو غرض بیوفا کہے کسکا مقدور ہے وہ بیگم ہے حضور ہے مثل ہے
تو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی ذکیہ سلطان بیگم سنکر بہت جلی کہنے لگی اچھا ددا اور کچھہ کہہ لے سوا
نہین بیگم خفا نہو واہی بدمزہ ذرا نہو بات سناتی جاؤ جواب پاتی جاؤ تمھاری زیب النسانے
پیاری زیب النسانے دیکھو کیا کام کیا باپ کو بدنام کیا دم مارنیکا کام نہین زبان ہلانے کا مقام
نہین سچ یہ ہے زیب النسا بقول تمھارے پارسا عالمگیر کے ڈرسے کچھہ تشہیر کے ڈرسے خاموش
رہی پردہ پوش رہی اس تدبیر سے بچی کچھہ تقدیر سے بچی باپ کی بندی تھی مجبور وہ بندی تھی اگر وہ
قیدی نہوتی اوسکو پابندی نہوتی شہزادی کہل کھیلتی کشتی لڑتی ڈنڈ پیلتی قید سے پردہ ڈہکا رہا ٹیکا رسوا
الزام رکا رہا بیگم تم زیب النسا کو عزت والی رسوا کو باوفا نہ بناؤ یہ طرہ نہ لگاؤ اب تم بات کو نبیڑ دو
گڑے مردے نہ اکھیڑو کہو تو میرے سے کہو وفا مین میرے سات رہو میری پیاری ذکیہ فہیمن واری
ذکیہ بھولے سے کسکا نام لیا یہ کسکا ذکر کیا جسکو زمانہ یگانہ بیگانہ بُرا برا کہتا ہے کیا کیا کہتا ہے
ذکیہ نے جلکر کہا اب دھرم نرہا قضیہ تمام ہوا آخر یہ انجام ہوا زیب النسا پر بھی بن گئی وہ بھی اڑ بی
مین سن گئی آسمان گرا قیامت آئی عورتون کی شامت آئی بڑی انّا اب مین سب سے سب مین
بڑھیا کو نوچتی ہون اسکے جھونٹے کھسوٹتی ہون ہان بی اسکا مزاج پوچھو جمیلہ سے علاج پوچھو وہ ذرا
دیکھیگی نبض پھر اسکی ہوگی روح قبض اچھا انّا رہو اب کچھہ نہ کہو سن بڑھیا ڈہڈو زندہ شیخ سدّو
توجان تیرا دھرم زیادہ کہیو نہ کم سچ سچ بتا دیجو برائی مجھے سمجھا دیجو بتا زیب النسا کے اوس پارسا کے

ہیرے جڑے تھے یا کیڑے پڑے تھے اے بی چپ ہو رہو بس آگے کچھ نہ کہو تم تو وہ حال پوچھتی ہو بال کی
کھال پوچھتی ہو مین کیا کہون کیون برا کہون ہان وہ لوگ کہتے ہین جو دنیا مین رہتے ہین مردوے
کہا کرتے ہین کتابون مین پڑہا کرتے ہین چوری چوری عالمگیر سے عاقل خان وزیر سے پیغام سلام
ہوتے تھے دن رات یہ کام ہوتے تھے خط وط جایا کرتے تھے رقعے پرچے آیا کرتے تھے شعرون مین
باتین چھپی خفیہ سوغاتین ہمیشہ جاتی تھین کہاریان پہونچاتی تھین آخر کو بھانڈا پھوٹا جب وہ ڈہنگ
چھوٹا عالمگیر تک خبر ہوگئی زیب النسا ڈر گئی پارسائی کھل گئی برائی ڈھلگئی عزت کی خاک اوڑہی
حرمت کی ناک اوڑہی پھر جبر سے ذرا صبر سے بیٹھی عالمگیر عقلمند تھا شرع کا پابند تھا بات
سنکر ٹال دی خبر کان سے نکال دی بڑی ہشیاری کی وفاداری کی مردمی کا کام کیا غصہ کو
حرام کیا بدنامی چھپا دی شہرت دبا دی مروت نے نباہا آدمیت نے نباہا کس شان سے
کس زبان سے عاقل خان کو دانا نادان کو وزیر کیا تھا مشیر کیا تھا کس ہات سے عذاب دے
کس زبان سے جواب دے کچھ وفا نے روکا کچھ حیا نے روکا برا بھلا نہ کہا چپ چاپ ہو رہا سن لیو
ذکیہ بیگم دیکھا وفا کا دھرم عالمگیر نے ننگی شمشیر نے کیسی عقلمندی کی وفا کی پابندی کی
غصہ پی کر رہگیا دل پر رنج سہکر رہگیا وفا اسکا نام ہے بیوفا کا وہ کام ہے سمجھہ لو زیب النسا کی
اوس بیگم ناکتخدا کی یہ حقیقت تھی وہ ایسی عورت تھی تم کسکا نام لیتی ہو وفا کا خطاب دیتی ہو ذکیہ
سلطان میری جان وہ تو مشہور ہے نور علیٰ نور ہے اسکی تقریر سے اوسکی تحریر سے اوصاف
ظاہر ہین اکثر مردوے ماہر ہین یقین جانو بیوی تم سچ مانو بیوی زیب النسا کو فریب النسا کو موقع
بن نہ آیا اوسنے قابو نہ پایا اگر وہ مجبور نہ ہوتی ضرور ہی ایمان کھوتی وہ مثل ہوئی قہر درویش
بجان درویش دل مین سوز خم جگر مین سوزش کچھ ناموس کا خطر کیا کچھ باپ کا ڈر کیا شہزادی
مضطر اندر ہی اندر غم کھایا کی دل کو بہلایا کی بس سنو بیگم الجھتا ہے دم آگے نہ کہلواؤ تم خفا

نہ ہو جاؤ آپ کہو نہ مجھے کہنے دو بس پردہ ڈھکا رہنے دو چلو کوئی تازہ فکر کرو کسی اور کا ذکر کرو حمیدہ
نے کہا بڑھیا تیرا جائے گھو جڑا جعلساز عورت زبان دراز عورت کسی کو اچھا نہیں کہتی ذرا چپ نہیں
رہتی اِسکی زبان مین نواسیر ہے حلق کے اندر بواسیر ہے نگوڑی بدبلا ہے اِسکا دماغ چلا ہے
کسیکو دیکھہ نہیں سکتی جروا کتی ہے اور بکتی اچھی بری کو نہیں جانتی کسی کو اپنے سوا نہیں مانتی دنیا
بُری یہ اچھی بڑی وفادار کی بچی خصم کو نگل نکلا گور مین سُلا سرخرو بنی مردون کی جنی موئی ڈیڈ
صاف نگوڑی ؛ انصاف اب آنکھین چار کرتی ہے تمہے بات مردار کرتی ہے اجڑی کو حیا نہ شرم
باتین دیکھو کر ماگرم فہیمن ہنسکر بولی بس بس بہت ہولی بیگم اب کچھ نہ کہو بنو جاؤ تم سور ہو تمکو کچھہ
کہنا ہو نیکنامی سے رہنا ہو پہلے تم غصہ کو تھوکو پھر زبان کی گھڑی کو کو دوسرا ذکر سناؤ اور پاپیا کا
نام بتاؤ جمیلہ نے کہا بیگم دل پر نہ لاؤ غم یہ تو برابر بکیگی مردُون کو تکیگی تم تو شاہجہان کی
حاکم ہندوستان کی باوفا جورو کا بادشاہ کی ابرو کا حال سناؤ جلی کو جلاؤ پھر دیکھنا یہ موئی
تم سے ضرور قائل ہوئی نہیں جمیلہ یہ ڈھیٹ خبیلہ ہاریگی نہ قائل ہوگی یہ تو مردون پر مائل ہوگی
یہ عورت بے غیرت اوسکو بھی برا کہیگی بے کہے نہیں رہیگی خیر جمیلہ مین کہتی ہون پھر طعنے سہتی ہون
لے دوا اور سن تو اوسکو بھی پُن ممتاز محل ارجمند بانو کو وفادار عقلمند بانو کو جانتی ہے پہچانتی ہے
کون تھی کیا تھی بیوفا تھی باوفا تھی تجھے خصم کی قسم جہان تو نے لیا جنم سچ بتا چھچوندر شیطان تیرے
سر پر چپ نرہ کچھہ کہہ میرا لہو پئے زہر تو پئے اس عورت پر بامروت پر تو کوئی نام دہرے
اوسپر تبرا نہ کرے جمیلہ بولی واہ وا دور پار نکرے خدا بیوی تم کو کیا ہوا ہے کوئی وقت اچھا کوئی
برا ہے تم زبان سنبھالو بری فال نہ نکالو تمھارے دشمنون کا تمھارے بدظنون کا مرا لہو پئے
دور پار لہو پئے موئی اپنا کلیجا کھائے اپنے کنبہ کو نگل جائے میری بیگم ایسی قسم مجھے نہیں
بھاتی خوش نہیں آتی سبحان اللہ راہ بے راہ تم کیا کیا کہتی ہو اپنے دشمنون کو برا کہتی ہو سے

اِس ڈاین کا کیا ہے تمھارے لئے برا ہے یہ تو بلا نوش ہے موئی سیہ گوش ہے اپنی بوٹیاں کھائے میری جوتیاں کھائے قصائی نی کو کہو علاج کرے کل کی مرتی آج مرے بیوی کو بکواتی ہے چھیڑکر غصہ دلواتی ہے مین تو جب جانون اسکو جب مانون یہ پوری زرالی ہے رستم کی سالی ہے کسکے منھ پر برا کہے پھر اسکا سر سلامت رہے کیا کرون یہان اسوقت مہان کوئی شہزادی نہوئی تماشا دیکھتی موئی شکنجے مین اینچی جاتی سولی پر کھینچی جاتی بدن پر گل دئے جاتے حلق مین بانس کئے جاتے پھر حقیقت کھلتی اسکی رنگت کھلتی نانی کو مزہ آتا اسکا غرور نکل جاتا یہ سنکر بولی دیکھ چھوکری چھوڑ قضیہ دیکھا تیرا بل کس کہہ چکی آٹھ دس بڑھیا دیوانی ہے تیری تو نانی ہے بکتی ہے بکنے دے اوسکا حلق تھکنے دے آخر بک بک کر تھکے گی جب یہ ذرا دبے گی ساری دنیا جانتی ہے ممتاز محل کو مانتی ہے کل مرد واقف ہین بے درد واقف ہین وہ جیسی بیگم تھی عورتون مین مریم تھی نیکون مین نیک لاکھون مین ایک پارسائی مین لاجواب وفاداری مین انتخاب دنیا کو کہو ڈالو چراغ لیکر ڈھونڈ ڈالو ایسی ملنی محال ایسی نکلنی محال جیتے جی جسکی زندگی آرام سے گزری نام سے گزری موئے کے بعد بھی فنا ہوئے کے بعد بھی اوسکا نام رہا نیک انجام رہا اوسکا میان شاہجہان اوسپر دیوانہ تھا شمع پہ پروانہ تھا دن رات جورو کا اوسی ماہ رو کا نام جپتا تھا کلمہ پڑھتا تھا یہ سارا اثر شاہجہان پر ممتاز محل بیگم کی اپنی رفیق ہمدم کی وفا کا جیا کا تھا جو بادشاہ مبتلا تھا آجتک کسی شاہ کو کسی راہ بدراہ کو ہمنے کہین سنا نہین جسکو جورو کی گھر کی آبرو کی محبت کا مرض ہو ایک غرض کے سوا غرض ہو ممتاز محل وہ بیگم تھی نیک بختی مین رقم تھی ایک ایک کے دکھ مین ایک ایک کے سکھ مین آپ شریک ہو جاتی دور کی نزدیک ہو جاتی باوفا نے مرتے وقت دنیا سے گزرتے وقت خاوند کو وصیت کی تھی اپنے سر کی قسم دی تھی اقرار لیا تھا یہ کہدیا تھا میرے مرنیکے بعد انتقال کرنیکے بعد تم کسی عورت سے دیکھو کسی ضرورت سے

دل نہ پھنسانا طبیعت نہ لگانا دہوکا نہ کھانا فریب مین نہ آنا وزیر فریب دینگے مشیر فریب دینگے
خبردار خبردار زنہار زنہار میری اولاد کو نہ ستانا میری بنیاد کو نہ مٹانا دوسرے اکبرآباد مین
میرے بعد میری یاد مین ایک مقبرہ بنوا دینا تاج گنج نام رکھوا دینا مگر میرا مقبرہ نایاب بنے بے نظیر
لاجواب بنے ہر جگہ بینے کا کام ہو قبر پر کندہ میرا نام ہو دور دور سے دکن نیشاپور سے لوگ دیکھنے
کو آئین ثواب فاتحہ پہونچائین بس بی شاہجہان نے جورو کے آگے ہی میان نے مقبرہ بنا دیا
جورو کو دکھا دیا ممتاز محل تھوڑے دن کے بعد ستر برس کے سن کے بعد جنت کو سدہاری سُنا
فہیمن گنواری کہدے مردوا اچھا تھا اپنے قول کا سچا تھا جورو نے جو کہا اوسپر قایم رہا پھر وصیت
کے موافق نصیحت کے مطابق جورو کا کام کیا اپنا بھی نام کیا فہیمن نے جھک کر ادب سے رک رک کر
ذکیہ کو سلام کیا ہات تھام لیا کہنے لگی آؤ بیگم اب تم اور ہم مصافحہ کر لین بغض کو دھر دین۔
میری بنو تم اچھی تمھاری بات سچی شاہجہان بیوفا تھا آخر تو مردوا تھا ایسے ہی اور مردوے ہین
بیوفا بیدرد ہوتے ہین بیوفائی کرتے ہین بے اعتنائی کرتے ہین شاہجہان نے جیسی کی جمیلہ کی
ایسی تیسی کی جورو کی وصیت کو اوسکی نصیحت کو باوفا نے مان لیا ہمنے تمنے جان لیا اے مردوے
برا کیا یہ الزام کیون لیا تیری تعریف ہوئی مین خفیف ہوئی بیوی تمنے سنا ہوگا اگر کچھ پڑہا لکھا ہوگا
شاہجہان نے بیوفا انسان نے اپنی وفات کے بعد اپنی حیات کے بعد جورو کا سات نہ چھوڑا
رفاقت سے منھ نہ موڑا وفا کو نہ توڑا سات رہا جوڑا اوسی مقبرہ مین گڑا جورو کی بغل مین جا پڑا
یہ تو فہیمن نے ایسی کہی ذکیہ سلطان رہی سہی بے اوسان ہو گئی کہکر پشیمان ہو گئی نیلی پیلی ہونے
لگی آخر چڑ گئی رونے لگی منھ پھیر کر کہا اِس مرض کی کیا دوا بھلائی برائی ہو جائے وفا بیوفائی
ہو جائے ورگور دفع دفان جمیلہ پر سے قربان کیسی بے غیرت ہے بے تمیز عورت ہے موئی
حواس باختہ الّو کی دم فاختہ بات کہنے نہین دیتی قایم رہنے نہین دیتی رستہ مین توڑ لیتی ہے

نیا ٹنگ جوڑ لیتی ہے ایسی کا کیا علاج کل قائل ہونا آج وفا کا ٹنگ ملا دیتی ہے بے تُکا قافیہ لگا دیتی ہے
وفا اسکا نام ہوگئی ہے جورو اکا تکیہ کلام ہوگئی ہے جمیلہ بیچمین بولی بیگم اسپر الٹون کھٹولی موئی بڑبڑاتی
ہے مرغی کُڑکُڑاتی ہے بیوی تم نہ ڈرو کچھہ خیال نہ کرو بے ایمان جھوٹی دغاباز ہے اسکی بات
گنبد کی آواز ہے ہان جمیلہ یہہ عورت بے شرم بے غیرت نگوڑی ایسی ہے ارنی بھنسی ہے
سب کچھہ کہتی ہے طعنے بھی سہتی ہے یہین بولتی بھید نہین کھولتی اشراف رزالے گورے اور کالے نور علی نور
ہین کسکے طفیل مشہور ہین اس سے کھوٹ دہرم تیرے پھوٹین کرم پھلے یہ خیال کر پھر کسیکا دم بھر
مرد کو کس نے جنا کسکے پیٹ مین بنا لے مجھسے سُن یہ آدھیڑ بن مردنے یون جنم لیا نو مہینے عورت کا
لہو پیا عورت بیچاری نے مصیبت ماری نے دو برس دودہ پلاکر دن رات چھاتی سے لگاکر جان کی
طرح رکھا ارمان کی طرح رکھا پالا پوسا بڑا کیا موٹا مسٹنڈا کیا بچے سے جوان بنایا یون انسان بنایا
تربیت سکھائی آدمیت بتائی جب حیوان کو عقل آئی دیکھہ عورت کی بیوفائی مرد کی یہ نسل ہے
وفا کی یہ اصل ہے وفا دودہ کا ثمر ہے ماکے خون کا اثر ہے تو نسل کو جان لے پھر اصل کو مان لے
کیسی ہے کیا ہے کس کی حیا کسکی وفا ہے عورت مین وفا نہوتی پھر مرد مین ذرا نہوتی مرد نام نپاتا
عقلمند نہ کہلاتا یہ تیرے مردوے یون مشہور ہوئے عورت تربیت نہ بتاتی مردون کو وفا نہ آتی
تو اونکو نہ روتی وہ مثل ہوتی مٹھی باندہے آتے ہات پسارے جاتے تجھے باور نہ آئے شک شبہ
رہجائے مین اور طرح سناؤن جوتی لیکر سمجھاؤن چل اوچھال سن دوسری مثال سُن دیکھہ
کیا مثال ہے یہ نیا خیال ہے سیپ کے اندر موتی جسکا نام گوہر موتی پیدا ہوتا ہے کیسا ہوتا ہے
کیا کیا آبرو پاتا ہے کہان کہان جاتا ہے بادشاہون کے خزانون مین شہزادیون کے کانون مین
سنگہار ہوتا ہے گلے کا ہار ہوتا ہے موتی کی قیمت موتی کی شہرت سیپ سے ہوتی ہے اسلئے
وہ موتی ہے سیپ نایاب ہوگی موتی مین آب ہوگی پسند آئیگا قیمت پائیگا گندی سیپ ہوگی

پھوڑے کی پیپ ہوگی بے آب موتی ہوگا خراب موتی ہوگا کوڑیون مین بکے گا دواؤن مین پسے گا
کیون دوا کیسی کہی گردن ہلا کیسی کہی کلیجے مین چپی ہوگی دل مین کہپی ہوگی لے اب قائل ہوچا نہین
ایسی تو بھی سنا بول دے مردار اونٹنی بے مہار عورت باوفا ہے یا تیرا مردوا ہے نہین تو یاد رکھہ
فہمین ذکیہ تیری جان کی دشمن خوب ٹھیک بناؤنگی ناک چنے چبواؤن گی جمیلہ سنکر پہلو سے اوٹھکر
چٹ چٹ بلائین لینے لگی بیوی کو دعائین دینے لگی فہیمن کا منہہ چڑایا بڑہیا کو جلایا شیطان کی سگی
مٹک کر کہنے لگی بیگم کو اللہ کی امان مین صدقے مین قربان آہا کیا مثال دی ہے کیا فضیلت ثابت
کی ہے نانی کی بات جھوٹی واہیات خرافات ہوگئی نانی کو مات ہوگئی اب بیٹھی بسورتی ہے بار بار آ
مجھے گھورتی ہے موئی اب بھی نہ مانی عورتون کو کھانی الٹی بولی پھر منہہ کھولی اس موئی کا غارت
ہوئی کا کولا ہے اور میری لات دیکھنا اسکی اوقات ذکیہ نے کہا چھوکری بڑہیا کے چھری نہ بھونک ری
ذرا کان لگا میری سنے جا تو مثالون کو دیکھہ نئے خیالون کو دیکھہ ایک مثال نہین ایک خیال
نہین ہزار مثالین دون گی اس سے جواب لون گی پھر میری تقریر کی کچھہ میری تدبیر کی
ذرا صداقت ہوگی اسکو بھی خفت ہوگی **شعر** ابتو اوٹھون گی ایک سو کرکے + آج طے ساری
گفتگو کرکے + فہیمن بولی بیگم تمہارا کہنا مسلم بھلے تم باندی کو ردکو پھر بوی مجکو ٹوکو یہ شیطان
کی جنی چماری اشراف بنی تھتکاری بھتنی سیاہ تالو ہتنی موئی اوتھل گئی ہے آپے سے نکل گئی ہے
چھوکری ہی بلا ہے موئی کا دماغ چلا ہے کسی کو دیکھہ نہین سکتی اسکی زبان نہین تھکتی ذکیہ بولی ددا
بس تونے بھی کہلین دس تو کچھہ خیال نکر نواسی کی بات پر بکتی ہے بکنے دے بک بک کر
تھکنے دے تو عقیلہ ہے یہ جمیلہ ہے تو سمجھدار ہوکر اتنی ہشیار ہوکر ہنسی کی بات سے مسخری
کی گھات سے خفا ہوتی ہے بدمزا ہوتی ہے جانے دے چڑ نہین بچون سے بھڑ نہین تو مجھہ
سے مخاطب رہ میری سن مجھہ سے کہہ انوری کی دوا ایمان دہرم سے بتا دنیا جہان مین زمین

آسمان مین عورت پیاری نہ ہوتی یہ تقدیر جاری نہ ہوتی مرد وے کیونکر ہوتے وفا کو کیونکر روتے کیون ددا کچھ بڑبڑا برسات مین ہوتے سبزہ کے سات مین ہوتے کھیت سے اُگتے ریت سے اُگتے دریا سے نکلتے پانی سے اُبلتے فہیمن بولی بس حد ہولی توبہ کرو بیوی الزام نہ دہر دبیوی بس آگے نہ بڑہو کفر کا کلمہ نہ گھڑو خدائی کا انتظام نہ توڑو جھوٹی جھوٹی تک نہ جوڑو لو میری طرف مڑو صف کی صف مڑو سوال کا جواب لو مثال کا جواب لو بیگم تمام جہان مین عالم کے سامان مین یہ مرد نہ ہوتے میرے ہمدرد نہ ہوتے یہ نکٹی عورتین نہ بختی عورتین کیا خاکی انڈے دیتین مرغیون کی طرح سیتین بیوی تم ہشیار رہو زمانہ سے خبردار رہو اوسان سے بتاؤ ایمان سے بتاؤ حکمت سے کون بنا قدرت نے کسکو جنا کون ہوا افضل کون ہوا اول تم خدا سے پوچھو نھین ددا سے پوچھو حال کھلجائگا سونا تل جائیگا ہان بی ددا مینے بھی سنا یہ سب جانتے ہین منکر نھین مانتے ہین مین تو یہی کہونگی قوم کیطرف رہون گی پہلے عورت کی دنیا کی ضرورت کی خدا نے پیدایش کی زمانہ مین آرایش کی کیا آدم کی پسلی سے بتا آدم کی پسلی سے پہلے کون نکلا تھا مرد فرعون نکلا تھا دنیا مین شہرت نھین ہوئی کیا پہلے عورت نھین ہوئی اب بولتی نھین منہ کھولتی نھین سچ بتا دم نہ چرا بول سچا کون ہے قدرتی اچھا کون ہے اے بی رہو جھوٹ نہ کہو اچھا وہی ہے سچا وہی ہے جو پہلے پہل ہوا سب کا دادا مردوا آدم نام علیہ السلام بس وہی افضل نمانے وہ پاگل تم نے پہلا نمبر توڑ دیا جان بوجھ کر چھوڑ دیا بیگم جھوٹ نہ بولو پہلے واقف ہو لو تم شہر مین رہتی ہو گنواری بات کہتی ہو بنوا انجان بنتی ہو پڑھکر نادان بنتی ہو میری جان سمجھو ذکیہ سلطان سمجھو اول آدم ہوا پھر حوا کا جنم ہوا تم دادی کو بتا گئین دادا کو چھپا گئین کیا دادا کے نام سے آدم علیہ السلام سے شاید شرماتی ہو حوا پر تہمت لگاتی ہو چل پرے ہٹ موئی منہ پھٹ خیلا دیوانی ہم سے بدزبانی رہنے دے اپنی کہانی سنی ہوتی ہے پرانی ایک بار حکمت ہوگئی بے سرشتہ قدرت ہوگئی اللہ کا

حکم ہوا تھا حوا کے بنانے کو کہا تھا مٹی کمانے والے پُتلا بنانے والے فرشتے بھول گئے بے سر شتے بھول گئے
مرد کاری گر تھے بیدرد کاریگر تھے وہین کے کمہار اناڑی دو چار اپنی قوم کے یار بنے مردون کے
مددگار بنے تصویر غلط کر دی تحریر غلط کر دی قدرت بدل دی حکمت بدل دی خدا کو دہوکا دیا اللہ سے
فریب کیا مردانی صورت بنا کر داڑہی مونچھ لگا کر تصویر دکھا دی پسند کروا دی اوسوقت ایک کمبخت
بتانے والا جتانے والا ہمارا طرفدار نتھا ہمارا غمخوار نتھا جو بھید بتاتا اللہ کو جتاتا ہان ہمارا رفیق ہوتا
کوئی اپنا شفیق ہوتا تو دیکھتے اول اول پہنے ہوئے ہیکل یہی عورت بنتی یہی صورت بنتی ہمارے دشمنوں کا
مرد بدظنون کا قابو چل گیا نام نکل گیا دیکھ لے کسکا قصور ہے سمجھ لے اگر شعور ہے یہ ہی نہ ماننے بیان
غلط جانے اپنا سر کھا کافر ہو جا لے اور بات خیال کر باور نہ آئے سوال کر کیون فہمین دداپر فن
ان مردون کو بیدردون کو لڑکپن مین ہر ایک فن مین تربیت دیکر آدمیت دیکر بتا انسان کس نے
بنایا مرد کو جوان کس نے بنایا ادب کس نے دیا تعلیم کسنے کیا یہ کسکا کام ہے بتا کسکا نام ہے واہ واہ
بیوی ماشاءاللہ بیوی تمھاری وہ تقریر ہے پانی پر کی لکیر ہے جسکا سر ہے نہ پانو سورج کی میلی میلی چھانو
میری بنو عورت کیا عورت کی تربیت کیا وہ آپ کودن ہے عقل کی دشمن ہے مردون کو عقلمند کو
وہ کیا سکھائیگی جاہل کیا پڑہائیگی مرد وے ازل ہی سے کُل اول ہی سے پڑہے پڑہائے آتے ہین۔
سیکھے سکھائے آتے ہین عورت اسلئے بنی ہے مرد کی ضرورت اسلئے بنی ہے گھر کا انتظام کرے بچونکا
کام کرے سلیقہ سے رہے طریقہ سے رہے اور کسی کام کی نہین ملک کے اہتمام کی نہین بس دداگول چاہو
تو جڑ گئی اوٹھ سوچا بے ڈول بات کرتی ہے خراب اوقات کرتی ہے اوپری دل سے وہ بھی مشکل سے
جواب دیتی ہے خراب دیتی ہے اے عورت بے غیرت تو ذرا غیرت کا غیرون کی مذمت کا
کچھ لحاظ کر پاس کر چپنی بھر پانی مین ڈوب مر گریبان مین منہ ڈال دل کا بخار اب نکال ایمان کو
صاف کر جی مین انصاف کر عورت کیسی قابل ہے مردون کے مقابل ہے یہ فضیلت یہ منزلت

عورتہی کو ملی ہے اللہ نے تعریف کی ہے جہان مین عورت نہ ہوتی خدائی کی شہرت نہ ہوتی دیکھ لے عورت سے
اس خوبصورت سے دنیا آباد ہوئی مرد کی بنیاد ہوئی بغیر عورت کوئی کام نہ ہوتا مرد کا نام نہوتا تو ہی بتا
کیا ہوتا کوئی بھی مرد وا ہوتا فہیمن نے تن تناکر موچھون کو ہات لگاکر ذکیہ کو جواب دیا بیگم خوب بیان کیا
بات سے بات کھلی عورت کی کرامات کھلی اللہ نے فرمایا ہے صاف سنایا ہے اِنَّ کَیۡدَکُنَّ عَظِیۡم
عورت شیطان کی ندیم قرآن مین لکھا ہے اللہ نے کہا ہے تحقیق عورت کا مکر بڑا ہے عورت کی ذات
بیوفا ہے تم نے سنی تعریف کچھ ہوئین خفیف بیوی عورت ایسی نہ ہوتی پھوٹی تقدیر کو نہ روتی ان
عورتون کی بے غیرتون کی کوئی بات نہین پوچھتا کوئی ذات نہین پوچھتا کوئی ان کو دیکھتا نہین
خاک اون پر پھینکتا نہین ابھی تم جانتی کیا ہو برا بھلا پہچانتی کیا ہو بیوی انجان ذکیہ سلطان تم نے
کہا اور کہہ نہ جانا پھر کہتی ہوئین دانا تمھاری جوزٹل ہے اوسکی وہ مثل ہے ناچ نچانون آنگن ٹیڑھا
پھیلا بیٹھین بکھیڑا بس ذکیہ بیگم نکرو اودھم لو اب مجھسے سنو تم سب مجھ سے سنو یہ بیوفائی کا
چرچا یہ برائی کا چرچا پہلے ارم سے نکلا حوا بیگم سے نکلا وہان سے دنیا مین آیا عورت سے
عورت نے پایا یہ بیوفائی کا رویہ لڑکتا ہوا یہ جہان تک پھونچا ہندوستان تک پھونچا بہشتی
شہزادی عالم کی دادی موئے ابلیس کے نگوڑے تلبیس کے دغا فریب مین آگئین گیہون کا خوشہ
کھاگئین آپ بھی کھایا میان کو بھی کھلایا جنت سے بیزار ہوئین بلا مین گرفتار ہوئین ارم سے
نکالی گئین دنیا مین ڈالی گئین آپ نکلین آدم کو نکلوایا معصوم خصم کو نکلوایا دنیا کے کھنڈر بسائے
بیوفائی کے مزے پائے اون کے دود کی تاثیر ہے جو تم عورتون کا خمیر ہے سمجھ لو یہ بیوقوفی دیکھلو
یہ فیلسوفی عورتون کا حصہ ہوا گھر گھر مشہور قصہ ہوا بی ذکیہ بیگم تم جیو جم جم خفا نہ ہو تو بولون
بدمزہ نہ ہو تو بولون برا نہ مانو تو کہون نہین چپ ہو رہون ہان ہان کہہ تو چکی نہ رہ سنو میری
پیاری مین تمھارے واری عورت تو نسلی بیوقوف ہے اسکی ٹیڑھی پسلی بیوقوف ہے کمیر جان تم نے

ذکیہ سلطان تم نے کیا یہ ماجرا نھین سنا جوارم مین گزرا نھین سنا ہان ہمکی معلوم ہے زمانہ مین دہوم ہے موئے شیطان کے اوسی بے ایمان کے فریب مین آگئین حوّا دہوکا کھاگئین بیگم کیا کہتی ہو کیسی دغا کہتی ہو کسکا فریب کیسا دہوکا گرپڑین جیسے روٹی پر بھوکا حورون نے سمجھایا فرشتون نے دہمکایا کچھہ بھی نھین سمجھین کھاگئین خوشہ کا خوشہ اوڑاگئین اسپر بھی صبر نکیا ذرا دل پر جبر نکیا بناو کا خیال ہوا نہ بگاڑ کا ملال ہوا آخر یہ ثمر پایا خدا کا قہر اوٹھایا جان کو عذاب لگایا دنیا کو آکر بسایا اپنے خصم کو ارم سے نکالا اس بھولے پن کا منھہ کالا فرشتے ہاتون ہات میان بیوی کو لیکر سات بہشت سے نکال لائے دنیا مین ڈال آئے تمھاری دادی حوا بیچاری دادی حوّا مدینے کے بیابان مین آدم لنکا کے کوہستان مین ٹھوکرین کھاتے پھرے دونون ٹکراتے پھرے ملاقات نصیب نہ ہوئی کوئی بات نصیب نہ ہوئی آپ بھی خاک اُڑائی آدم کی مٹی غریز کروائی نیک بخت کا کیا گیا آدم کا کھوجڑا گیا عمر بھر ذلت رہی ارم کی حسرت رہی باوا آدم بیچارے وہ اللہ کے پیارے جنّت کی آرزو مین بہشت کی جستجو مین خراب ہوئے روئے نیند بھر کر نہ سوئے آخر اللہ کو رحم آیا قصور معاف فرمایا آدم کو مدینے بھجوایا میان بیوی کو ملوایا تم اونہی کی پوتی ہو کیون نام اونکا ڈبوتی ہو ابتو اونھی ہوئین بیگم سُن لیا دغا کا دھڑم بس اب چھوڑ دو جھگڑا مجھے بھی نیند نے پکڑا بکتے بکتے سر پھرنے لگا تھک گئی دل گرنے لگا ذکیہ ناک بھون چڑھا کہنے لگی دور ہو مغز نہ کھا بے تکی باتین نہ بنا جرو ا پاگل نہ بنا تو بات کے قابل نھین مین تیری سی جاہل نھین عورت کو بات آتی نھین ذرا جُرو اشرماتی نھین بڑہیا بالکل پاگل ہے اسکی تو وہ مثل ہے آئے بنجائے غلیل سے شوق گنجہ پہر ٹھلیل سے شوق جواب بن نہ آیا یہ ڈھکوسلا پھیلایا بہکی بہکی بے تہ کی باتین چھیڑنے لگی کچا سوت اودہیڑنے لگی بس دوا بس گھٹ گیا نفس محکو زور ہنسی ایسی تہر ہنسی جُرو انھین بھاتی سنی نھین جاتی اے عورت بے غیرت شاید بدمزگی سے یا تو میری خفگی سے جان بچاتی ہے بھاگی جاتی ہے ذرا ٹھہر بھاگی نہ جا ابھی اور سُن مدعا مین کیا ناتی ہون

تجکو تماشے دکھاتی ہون مثل مشہور ہے ہنوز دلی دور ہے میرے پاس بے قیاس مثالونکا سوالگو
بڑا خزانہ معمور ہے نہ سمجھے تیرا قصور ہے پوراگو دام بھرا ہے وفا کا مصالحہ دہرا ہے تو سُن سُنکر مثالوتی
بغلین جہانکیگی پھر معافی مانگیگی لے اپنے کان کھول ذرا خدا لگتی بول اندہون کی طرح نہ ٹٹولیو قندمین زہر
نہ گھولیو دیکھیو عورت کی فضیلت دیکھیو عورت کی لیاقت مین کیسی سناتی ہون کیسا رتبہ بڑہاتی ہون
ذکیہ میرا نام ہے وفا میرا کام ہے عورت کو اسقدر بناؤن گی پیغمبری پر پہونچاؤن گی اگر اونکو بیوفا کہیگی
اونکو کچھہ برا کہیگی دوزخ مین جائیگی اپنے کئے کی پائیگی تجھپر صبر پڑیگا اللہ تجکو گھڑیگا تو پہلے سنا چکی ہے
یہ راگ گا چکی ہے تیرا قول ہے جسپر لاحول ہے یہ مرد نہوتے ہمدرد نہ ہوتے عورت بچہ کیونکر جنتی مجھے
جواب نہ آتا مشکل بنتی لے سُن جواب دل مین ہو بیتاب جب سے آدم ہوا آدمے عالم ہوا دنیا کی بنیاد ہوئی
مخلوق آباد ہوئی چار عورتون کے ہان بے خصم بے میان قدرتی اولاد ہوئی جو تیری داماد ہوئی ایک تو
نوح کی نواسی اِلَنقُوآدم کی کنواسی ترکستان کی بادشاہ جسکا ہوا تھا بیاہ اوس عورت کے پیٹ سے
خاص قدرت کی لپیٹ سے ایک بار تین لڑکے ہوئے تینون حسین لڑکے ہوئے بڑے کا نام مغل تھا ماکی
شکل بالکل تھا ساری قوم مغل ترکستان مین کل اوسی کی اولاد ہین جو آج تک آباد ہین دوسری ہماری
سرتاج جس سے وفا کا رواج حضرت بیوی مریم اون کی پارسائی مُسلّم کس عزت کی تھین کس حرمت
کی تھین مرد بھی اونکی وفا کی شرم کی اور حیا کی سچی قسم کھاتے ہین نام پر سر جھکاتے ہین تجھے معلوم ہے
یہ سچی وہوم ہے بنی زادی تھین پاک نہادی تھین عورتون مین پیغمبر تھین عورتون کی افسر تھین اونسے
حضرت عیسے ہوئے کیسے پیغمبر مسیحا ہوئے تو مریم بیوی کو اون کی بزرگی کو کچھہ مانتی ہے رتبہ جانتی
کیا پیغمبر نہین تھین عیسے کی مادر نہین تھین چل انکار کر جا اسکو بھی مکر جا انپر بھی بہتان اوٹھا جانہم
مین گھر بنا تیسری عورت جس کی کم شہرت کنتی رانی تھی یہ ہندستانی تھی اسکے ہان بے مرد کے
بے لگا ؤ بیدرد کے چار فرزند ہوئے بڑے اقبالمند ہوئے وہ لوگ کہتے ہین جو ہند مین رہتے ہین بیاس

دیوسُوامی کی یا اوفقیر نامی کی دعا سے کرامت سے ہوئے یا اللہ کی عنایت سے ہوئے بڑا بیٹا
راجہ جدہشتر تھا جو ہند کا افسر تھا چار دن رستم تھے مگر فہمین سے کم تھے چوتھی عورت گمنام بے شہرت
ختن کی سرزمین مین تھی یا چین ماچین مین تھی اوسکے ہان غیبی ناگہان بڑی مصیبت سے اللہ کی قدرت
سے بے مرد کے بیٹا ہوا جو چینیون کا دیوتا ہوا ایسا حکیم دانا تھا چینیون نے مانا تھا لے فہمین اب
کچھ کہہ بول منہ چھپاتی نرہ اس فضیلت سے بھی اس شرافت سے بھی انکار کرجا غیرت سے مرجا
میرا قول جھوٹ کردے عورت پہ تہمت دہر دے اسپر بھی شک لائے تو دوزخ مین جائے بس اب تو
قائل ہو جا عورتون کے شامل ہو جا بہت پُن چکی برا بھلا سُن چکی کم کر گفتگو ملجا ہم مین تو مین نے
اپنا بیان وفا کی داستان حد کو پہونچا دی مرقع بنا کر دکھا دی تو تم نے بھاڑ مین جائے خدا کرے اپنے
آگے پائے اے ہے بڑی آا مشکل ہے اسکا منا صدقے کردن ایسی کو چولہے مین دہردن ایسی کو
جسے اتنی تمیز نہین کہتی ہے عورت کوئی چیز نہین کیون ددا فہمین یہ تابڈلن کچھ تو سمجھی بے آبرو سمجھی
مین نے کیا کہا اب باقی کیا رہا پارسائی ختم کردی خدائی ختم کردی سُن فہمین ددا عورتون کی بلا اگر تیرے
مردوے بے عورت پیدا ہوئے خضر ہین یا الیاس ہین ہم بھی اشرف الناس ہین فہمین بولی ہان بیگم
بلقیس ہو یا مریم بیان کے آگے زبان کے آگے خندق ہے نہ کھائی ہے تمھاری ہر طرح بن آئی ہے
تمھارے منہ لگے کون تمھارے سات بکے کون تمھارا وہ حال ہے تمھاری وہ مثال ہے جیسا
بے لگام گھوڑا جدہر منہ اوٹھا لے دوڑا بیگم زیادہ گوئی نہ کرو ایمان کو طاق پر نہ دہرو بیوی عورت کو
کس بے غیرت کو تم پیغمبر کا اول نمبر کا لقب کرتی ہو غضب کرتی ہو دوئی ان بیکارون کو جہنمی
گناہگارون کو پیغمبری کا رتبہ رہبری کا رتبہ خدا کی شان ڈوبا ایمان بیوی گناہ سے بچو بری راہ
سے بچو کیون تم عورت کو ایسی بے حرمت کو گڈا بناتی ہو جھنڈے پر چڑھاتی ہو ذکیہ بیگم کچھ ہی کہو
چاہو جسطرف رہو کیسی باتین بناؤ فہمین کو بہلاؤ ہزارون دم دو یہ ہوئی ہے نہ ہو مرد کی توقیر

مرد کی تقدیر کسی کے مٹائے مٹی کسی کے گھٹائے گھٹی بیگم تم عورتون کے پرانی ہورتون کے نام لئے جاؤ فہیمن کو بہکاؤ اگلے زمانہ مین اجاڑ ویرانے مین عورتین ایسی تھین خبر ہے جیسی تھین اکثر تھین بھر کیا گھر گھر تھین بھر کیا سب کی سب دِلدَّز جیسے پھیکے چقندر کھانیکے نہ پکانے کے دہپ مین سکھانے کے اب بھی وہی زمانہ ہے اگلا سا کارخانہ ہے کیسی کیسی گوری چٹی انگریزی کھرپاٹی چکنی چپڑی صورتین کچی پکی روغنی مورتین کام کی نہ کاج کی سیر بھر اناج کی دیکھو پڑی پھرتی ہین- مردون پر گرتی ہین بتاؤ کوئی فاضل ہے دکھاؤ کوئی عاقل ہے. بیوی چین مین دیکھو کسی سرزمین مین دیکھو تم ایران مین ڈہونڈو فرنگستان مین ڈہونڈو عرب مین عجم مین سارے عالم مین عورتین ہی بستی ہین مرغیون سے سستی ہین شاید کوئی نیک نکلے لاکھ مین ایک نکلے وہ بھی ہو نہ ہو تم جو چاہو کہو عورت وفا مین اچھی جیسی موئی جمیلہ سچی تعریف کے قابل موئی گنوار جاہل جس زمین پر ہون گی آوارہ دربدر ہونگی خاص ہندستان مین آباد کوہستان مین ہزارون لنگے والیان میلی سٹرل بساندیان جنکو اون فرشتون نے کمہار بے رشتون نے ہات تک نہ لگایا پھینکدیا نہ بنایا یہ وہ عورتین ہین جہنم کی مورتین ہین کس کی تعریف کرتی ہو اپنے کو خفیف کرتی ہو درگور درگور نگوڑیان آخور بیوی ذکیہ بیگم بھرا پڑا ہے عالم اگر تم اون کو دیکھو خاک اون پر پھینکو ایک بھی فلتنی نہین ہے اتنی اپنے گھر کو سنبھالے تن ڈہانکے پیٹ پالے سب بدچلن آوارہ دیکھنے مین ماہ پارہ اری جا جا نگوڑی بدبلا پرے ہٹ مجھسے نہ لپٹ میرا سر نہ پھرا میرا مغز نہ کھا دوئی بیگم کیا قہر ہے میرا بولنا بھی زہر ہے بیوی معلوم ہوا اب سنکی سوم ہوا تم چڑیا گیئین بنوشر ماگیئین لو مین نے کان مروڑا بس کہنا سننا چھوڑا اٹھو آرام کرو باقی رات تمام کرو ذرا طبیعت بہلالو دم بھر پلک جھپکالو دشمنون کو حرارت ہوجائے شام کی سی حالت نہو جائے مثل ہے بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹے کان درگور وہ جھگڑا جس سے دکھ پائے جان اب تو ذکیہ بیگم خدا کی قسم بک بک کرتے کرتے عیب جمیلہ پر دہرتے دہرتے منہ تھک گیا

کلیجا پک گیا لو مین بھی جاتی ہون ذرا نیند کو بہلاتی ہون اب آنکھ بند ہونے لگی دیکھو نرگس بھی سونے لگی۔
برسات کی سیلی ہوا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی گیلی ہوا ہے میرے کلیجے مین میرے بھیجے مین ٹھنڈ گھسی جاتی ہے
سیل ٹھسی جاتی ہے بات کی ہمت نہین بیٹھنے کی قوت نہین خدا کی دہائی یاد آئی چارپائی اب تو دم بھر
چوتڑ جا کر ٹکا نہین جاتا بکا نہین جاتا بیگم کوئی دن ٹھراؤ تم مہمانون کو بلاؤ اون کے آگے جھگڑا ہو اونسے
ٹکرم ٹکرا ہو وفا بیوفائی کھلے بھلائی برائی کھلے باتون کا مزا آئے ارمان نکلجائے سنو ذکیہ بیگم تمکو اللہ کی قسم
تم اپنے مہمانون کو ظاہر کے مسلمانون کو پہلے ہی سمجھا دینا خوب پٹی پڑھا دینا ایک ایک کو بہکانا اپنے مطلب کی
جتانا تمھارے مہمان سارے انجان تمھاری سی کہین تمھاری طرف رہین جو جو بولے زہر ہی گھولے
اپنی بولیان بولین جھوٹی وفا کا دفتر کھولین میرا بھی اللہ ہے وہی پشت پناہ ہے کوئی خدا کا بندہ کوئی بیرا
گندہ ادہر بھی رہیگا خدا لگتی کہیگا میری وفا کھلے گی تمھاری خطا کھلے گی جھگڑا چک جائیگا قصہ رُک جائیگا
ذکیہ بیگم تم یہ کرنا فیصلہ مہمانون پہ دھرنا تقریر میری اپنی یہ رات بھر کی جپنی وفا کی تکرار ساری جوتی پیزار
مہمانون کے سر پھینکنا تم بیٹھی تماشا دیکھنا ذلیل ساری کونسل ہوگی بیگم پھر وہ مثل ہوگی جسوقت یہ
چھڑ گئی کہانی دود کا دود پانی کا پانی الگ الگ نظر آئیگا وبال جمیلہ پر جائیگا سچ جھوٹ مین وفا کی
لوٹ مین خوب تمیز ہوگی بندی عزیز ہوگی اچھا دادا صبر کر رہ جا تیرا کہنا کرون گی تیرے سر بات
دھرون گی اچھی سمجھدارون کو اچھی ہوشیارون کو مین مہمان بلاؤن گی تیری ہٹ دھرمی سناؤنگی
مین نے وہ سوچ رکھی ہین جو جو پڑھی لکھی ہین علم مین طاق ہنر مین مشاق ایسی روشن دماغ ہونگی
دس انگلیان دسون چراغ ہون گی سب میری عزیز ہون گی سب کی سب باتمیز ہون گی ہر فن مین
کاریگر ایک سے ایک بہتر ذرا صبر کر کھٹولے پہ مر رات کی نیت حرام صبح کو پہلے یہی کام منہ
دھوؤن گی نہ ہات اول یہی کرون گی بات میرا نام ذکیہ بیگم نماز کے وقت گجر دم انشاء اللہ تعالے
نہین کا منہ کالا کوئی آدمی بھیجون گی مہمانون کو یہان کھینچون گی کل جمعہ کا دن ہوگا سال گرہ کا دن ہوگا

رت جگامناؤن گی تجکو مزہ چکھاؤن گی جمیلہ مجکو نماز سے پہلے کوون کی اواز سے پہلے اُٹھا
دیجو جگادیجو مین ماما حیمن کو اماکی باورچن کو ہرجگہ بھجوا دون گی بلوا بھروا دون گی مجھے بھی ضد ہے
میرا اللہ شاہد ہے مہمانون کے آگے اپنے بیگانون کے آگے دواکو ذلیل کرون گی یہی ذلیل کرون گی -
بی ذکیہ بیگم اللہ کی قسم تم یاد رکھو دل شاد رکھو کوئی تدبیر کرو کچھ تقریر کرو مین ہی سچی رہون گی
مین ہی اچھی رہون گی بنّو وہی ذلیل ہونگے جو تمھارے وکیل ہونگے جو ظاہر کے اشراف ہین باطن کے
ناانصاف ہین مجھے ڈر ہے بڑا خطر ہے ذکیہ ایسا نہو کہین قضیہ اولٹا نہو کہین وہ مثل نہو تکرار کی -
سو سنار کی ایک لوہار کی کیون بی خدانخواستہ شیطان کے ہوش باختہ ایسی ہوئی تو کیا ہوگا کون
ذلیل کون رسوا ہوگا اری فہمین جانے دے مہمانون کو آنے دے جو کہنا ہو کہدینا سننا ہو سن لینا
اب کچھ نہ کہہ خاموش رہ پھر بیگم چڑ جائینگی تجھ سے بھڑ جائینگی اچھا ذکیہ بیگم تم جیوجم جم اتنی بات
تبادو یہ او سمجھادو تم کس کسکو بلاؤ گی مجھے کس کس سے لڑاؤ گی پہلے ہی فہمین سپاہی بن ٹھن
چھری خنجر لگالے تلوار سپر لگالے آبرو ہات پر دہر کل پرزے تیار کرلے جواب سے لیس ہوجائے
وفاکی بھینس ہوجائے لو بی انّا اور سنو بڑھیا کا طور سنو مبارک ہو فہمین پونا کی گھوسن محرم کی سپاہی
بنی ہولی کی واہی بنی چھری کٹار لگاتی ہے بڑھیا ہمکو ڈراتی ہے ابھی دہکّا دون گی ذرا دہکا دونگی
موئی اُڑک جائیگی نٹنی قلا کھائیگی کیون ری رستم بڑھیا ہٹ دھرم تو ایسی انجان ہے اتنی بے اوسان
ہے کسی کو نہین جانتی کسی کو نہین پہچانتی اری بے آبرو پوچھتی ہے تو میرا کون یگانہ ہے کونسا
بیگانہ ہے اری بے بنیاد تجھے نہین یاد جو جو کنبہ والی ہین تیری دیکھی بھالی ہین ہان ہان بی سب کے
مین اونکے نسب کو جانتی ہون پہچانتی ہون وہی نئی پرانی ہین سب جانی پہچانی ہین دو چار ونکا
نام تو لو طرفدارون کا نام تو لو مین عقل لگالون گی سارا بھید پالون گی تمھارا مددگار کون ہے
میرا واقفکار کون ہے اچھا مدہوش دیوانی کان کھول کر سن کہانی اول بڑی آپا قمرن جنکی اماّ مچھیرن

جو چھٹپن مین ہنر او رفن مین فاضل ہوگئین کامل ہوگئین بارہوین سال دیکھہ دکھاکر فال اللہ رکھے بیاہ ہوا میان سے نباہ ہوا پھر سر پر آفت آئی کیسی مصیبت اوٹھائی میان کو ڈہونڈنے نکلین جہانگ کھونڈنے نکلین حیران پریشان پھرین مدتون سرگردان پھرین دوسری ناہیدہ بیگم وفاداری مین مریم میری منجھلی ممانی بالکل بلقیس ثانی جنکے میان بھولے انسان انگریزون کے نوکر تھے بڑے کمپو کے افسر تھے چین کی چڑہائی پر گئے کمپو لیکر لڑائی پر گئے افسر سے آن بن ہوگئی نوکری چھٹی پنشن ہوگئی چین سے حج کو سدہارے جہاز ٹوٹا بہہ گئے بیچارے. بیوی بیقرار ہوکر جان سے ہات دہوکر پتہ لگانے نکلین وفا جتانے نکلین ہزار تکلیفین اوٹھائین گِلا زبان پر نہ لائین تیسری خالا اختری بیگم ہم عورتون مین رستم چوتھی میری چچی ہین کنبہ مین وہی بچی ہین اماجان کی جٹھانی جنکا نام خرشید زمانی پانچوین انوری بیگم اللہ رکھے اوسکا دم میری چھوٹی بہن انوری جسکی پیدائش کا مہینا جنوری بالکل عطارد پری جسکو چاند سے ہمسری چشم بد دور میری آنکھہ کا نور چاند سا مکھڑا کلیجے کا ٹکڑا جو تیری فرزند ہے کامل ہنرمند ہے دیکھہ لے جسنے کل ہی بے اوزار بے کل ہی ہنر کر سب کا شلوکا نانی انجم کی بہو کا کیسا خوبصورت سیا ہے کل کا سا نچیہ کیا ہے ماشاءاللہ سبحان اللہ میری انوری کا سلطان پری کا جیسا حافظہ ہے ویسی عاقلہ ہے مشکل سے مشکل قابل ہو یا ناقابل جو کام دیکھہ لیتی ہے بناکر پھینک دیتی ہے برس دن مین چھوٹے سن مین سارا قرآن ختم کیا مہینے مین ترجمہ پڑھ لیا چھوٹی موٹی کتاب مسئلہ مسائل کا جواب ایسا ویسا انتخاب ہوا گلستان کا پہلا باب یہ تو اوسکو ازبر ہے حرف حرف زبان پر ہے وہ تیرے مقابل ہوگی تو اوس سے قائل ہوگی چھٹی بیوی سویدا ایسی دنیا مین نہین پیدا کلو بیگ کی دختر سیدی عنبر جسکے شوہر رنگ کی ذرا میلی ہوبہو جیسی لیلی شکل رات سے ملتی ہوئی کالی بانات سے ملتی ہوئی بڑی آفت کا پرکالا میری رشتہ مین خالا خط وط لکھہ لیتی ہین اردو فقط لکھہ لیتی ہین اون سے گفتگو کیجو کچھہ بات تو کیجو سا تو ین

اناکی استانی عمر مین تیری بھی نانی کیون کتنی پرانی ہین تیری وہ جانی پہچانی ہین نام بہرامی خانم اماجان کی ہمدم کابل کی رہنے والی بے زبان بھولی بھالی قوم کی ترکمان ستر برس کی جوان جس نے انوری کو میری ہری بھری کو فارسی زبان سکھادی بولنی آسان بتادی تجھے اون سے بڑاؤن کی جھوٹ کا مزا چکھاؤن گی اے ہے ذکیہ بیگم بس قضیہ کرو کم جی بولانے لگا کلیجا منھ کو آنے لگا تم تو بگڑتی ہو ہر بات پر اڑتی ہو اچھا جسکو چاہو بلاؤ تم میرا خاکا اڑاؤ جو آئیگا تمھاری کہیگا میری طرف کون ہیگا تمھارے رشتہ دار ہین تمھارے غمخوار ہین اکیلی ہین میری جان اللہ حافظ اللہ نگہبان فہیمن جان اکیلی ہے اوسکا اللہ بیلی ہے میرا ساتھ کون دیگا میری حمایت کون لیگا بندی کا غیر ہے نہ سگا۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگا مدعی زمین دشمن آسمان فہیمن کے مقابل جہان بیگم یاد رکھو دل شاد رکھو میری جان نکل جائے زمین آسمان ٹل جائے ڈری ہون نہ ڈرون گی جو کہا ہے وہی کہون گی بیوی بس پہنے دل کی ہوس سرہانے دہرو دم بھر آرام کرو مزاج سنبھالو اپنے غصہ کو ٹالو دیکھا جائیگا کل تم سب کا بل کون جیتے کون ہارے کون مرے کون مارے بندی تو سوتی ہے کھٹولی پر دراز ہوتی ہے اپنا جی ہے تو جہان ہے سونا تندرستی کا نشان ہے لو بی میرا سلام ہو چکا کلمہ کلام یہ کہکر فہیمن اوٹھ چلی ذکیہ کے سر سے بلا ٹلی رضیہ بیگم کی بیٹی ذکیہ بھی پلنگ پر جالیٹی پوچھا جمیلہ اب رات باقی ہے کے ہات جمیلہ نے کہا باقی کیا رہا ۔ بیوی پچھلا ہے صبح کا تارا نکلا ہے سُن لو مرغا بولا مُلّا نے حلق کھولا ذرا سو جاؤ دراز ہو جاؤ رات جاتی ہے صبح ہوتی آتی ہے کہو تو پاؤن دباؤن دو چار ٹکیان لگاؤن شاید آنکھ لگ جائے دم بھر پلک جھپک جائے وہان کیسا سونا تھا نیند کا پچھلے ہی رونا تھا نیند سو سو کوس تھی پاس تھی نہ پڑوس تھی آنکھون مین نیند کے لالے سینہ مین غم کے بھالے بے بسی سی بے بسی تھی ذکیہ آفت مین پھنسی تھی ہنسی قیامت ہوگئی دل لگی آفت ہوگئی اب اور کھٹکا لگا بے طور کھٹکا لگا ذکیہ ہر بار کہتی تھی پکار پکار کہتی تھی آج نیند کیا ہوگئی یہ بھی بیوفا

ہوگئی جمیلہ نیند کیونکر آئیگی بیگم خیال کرو آجائیگی بیوی آج ساری نیند ہماری تمھاری نیند سب قصہ
مین گئی نانی کے حصہ مین گئی موئی جاتے ہی سوگئی دنیا سے خفا ہوگئی پسرتے دیر نہ ہوئی مرتے
دیر نہوئی بیگم سونا موقوف کرو دالان مین قدم دھرو دیکھو مسجد مین ہماری ضد مین مُلّا بھی بڑبڑایا
مرغا بھی کڑکڑایا بس اب نیند کہان گیا نیند کا سمان اٹھورات بسر ہوگئی اب بیوی فجر ہوگئی اچھا جمیلہ
جاتی ہون رحیمن کو جگاتی ہون ذکیہ بیزار بیزار اوٹھی غمگین چار ناچار اوٹھی انگڑائیان لیتی ہوئی جمائیان
لیتی ہوئی اپنے مکان مین گئی بڑے دالان مین گئی جمیلہ نے منھ دُھلایا زعفران نے پان کھلایا حواس درست
ہوئے اوسان چست ہوئے دلپر قابو پایا ماما رحیمن کو بلایا او رحیمن او رحیمن اماؔن کی باورچن کچھ کام
کرتی ہے کیا تو حقہ بھرتی ہے ذرا یہان آ بات سن جا رحیمن بولی بیگم مجھے لینے دو دم مین ابھی جاگی ہون
یا پیخانہ کو بھاگی ہون صبر کرو آتی ہون آگ واگ سُلگاتی ہون تمھاری اماجان کو بیوی رضیہ سلطان کو
ذرا حقہ بھر دون اون کا کام کر دون ٹھہر چھٹی پالون جھاڑو دے دلالون پھر آؤن گی سن جاؤنگی
آج یہ مشکل ہو رہی ہے زمین گل در گل ہو رہی ہے آگ جلائی نھین جلتی دیا سلائی نھین جلتی برسات کی
سیلی ہوا ہے چولہا جدا گیلا ہو رہا ہے موئے اوپلے بھی گیلے ہین نگوڑے بالکل تریلے ہین جلاتی ہون
سلگاتی ہون پھون پھون کرتی ہون ہوا مین باہر دھرتی ہون آگ لگتی نھین کسیطرح سلگتی نھین بیوی
ذکیہ سلطان مین تمھارے قربان تم اتنے پان وان کھاؤ سرگند ہوا دُتیل ڈلواؤ اوپلون مین آگ لگجائے
حقہ جوگی سُلگ جائے حقہ بھر کر بیوی کے آگے لگا کر مین آؤن گی سن جاؤنگی بیگم گھبراؤ نھین
مجکو بولاؤ نھین فارغ ہو لون ہات دھو لون ذرا صبر کرو دلپر جبر کرو نھین نھین جروا پھلے میری
سُن جا اوپلون کو آگ لگا صبح صبح راگ نہ گا ایسے کام کی ادھورے ناتمام کی اناٹیپ ٹاپ کرین گی
حقہ وقہ آپ بھر لین گی تو کام کاج سے اناج دناج سے عورت ہات اوٹھا کام پر اور کسی کو ٹھا
فہیمن کو جگائے کام کو بلائے پڑی کیا کرتی ہے دن بھر پسرتی ہے کھانا تو پکتا رہیگا تجھسے کون بکتا

رہیگا چل کام چھوڑ چلی آ میرا کام بھگتا لا اودہر فہیمن بیدار تھی کچھ سوتی کچھ ہشیار تھی ذکیہ کی بات سنی
بات سے بات چنی کہنے لگی واہ واہ کیا خوب سبحان اللہ دیکھنا زمانہ کا رنگ نئی امت کا ڈھنگ
بڑی صاحبزادی آتا جنکی باندی کیا فرماتی ہین اما سے حقہ بھرواتی ہین وہی مثل ہے چاکر کے آگے
نوکر نوکر کے آگے کوکر وفا پوری ہوئی حیا پوری ہوئی موا غدر کیا ہوا زمانہ نیا ہوا جہان اودہر ہوگیا
آسمان اودہر ہوگیا کوئی انسان نرہا کسی کا ایمان نرہا مروت اوٹھ گئی آدمیت اوٹھ گئی چھوٹے بڑے بن گئے
بچے بزرگون پر بیٹھے حکومت کرین بڑے خدمت کرین لحاظ رہا نہ ادب وفا اوٹھ گئی سب رضیہ
سلطان بیگم ذرا باہر نکالو قدم بیٹی کی گفتگو سنو ذرا اپنی آبرو سنو اری فہیمن تو نہ بن دشمن تجھے کیا
کام کسی سے نکر کلام تیری زبان ہلانی کوئی نہ سمجھے بدزبانی لوگ تر بتر ہون گے تیرے پھر سر ہونگے
آج کل یہی مسلمانی ہے تیرا کہنا نادانی ہے حیا اسی کا نام ہے وفا کا یہی انجام ہے جمیلہ بولی دُر چڑیل
۹ للو یعنے زبان ۱۲ بک بک نکر بڑ ہیل صبح صبح کل کل نکر اپنے حلق مین خاک بھر مردا للو۹ کو تھام خبردار کسی کا لیا نام نگوڑی
صبح ہوتے ہوتے موئی سوتے سوتے اوٹھی تو کیا اوٹھی فتنہ جاگا بلا اوٹھی کڑکڑاتی اوٹھی بڑبڑاتی اوٹھی
اللہ کا نام نہ نبی کا کلمہ کہلانے لگی وفا کا دلمہ روزے کا خیال نہ نماز کا فکر موئی کو رات دن یہی ذکر نور کے
وقت ظہور کے وقت اس بڑ ہیل کو موئی چڑیل کو کیا لطیفہ سوجھا غیبت کا وظیفہ سوجھا پڑھی پڑی بکتی ہے
باؤلی کتیا بھبکتی ہے شیطان کے حوالے ہو قبرستان کے حوالے ہو اس بھوتنی نے اس اوتنی نے
ہماری نیند کھودی پیاری نیند کھودی اللہ اسکو ایسا کھوئے جانور بھی اسکو نہ روئے الٰہی یہ جلدی مر چکے
گھر کو پاک کر چکے یہ نگوڑی جسدن یہ بھگوڑی جسدن میری اٹیری چوٹی پر سے میری بوٹی بوٹی پر سے
۱۵ حضرت بیوی یعنی خاتون جنت بی بی م کی صحنک نیازی ۱۲ موئی قربان ہوگی دفع دفان ہوگی حضرت بیوی۱۵ کی نیاز کی اپنی بندہ نوازی کی۔ دو کوڑیان ددن گی
دو ٹریان ددن گی آخر جمیلہ نے اتنا سُنا رضیہ بیگم نے بھی سنا جمیلہ پر جھنجلائین آنکھین دکھائین کہنے لگین
خبردار اگر زبان چلائی مردار تو فہیمن کو دیکھ اپنے لچھن کو دیکھ وہ تیری نانی ہے تو نئی وہ پرانی ہے

فہیمن جلی بھنی بولی کڑوی کسیلی سنی بولی بیگم تقصیر معاف مین بھی صاف صاف اب سناتی ہون اسکے جوتی
لگاتی ہون یہ مرغی کی جنی ہندنی مسلمان بنی دیکھو صاف سنا رہی ہے بے غلاف سنا رہی ہے مین
کہدون گی نہ سنون گی سو لگاکر ایک گنون گی اوٹھاکر پیزار بے گنتی بے شمار سر پر مارونگی بھوت اوتارونگی وہ
مثل ہوگی مار کے آگے سنوار جوتی سے سیدہا ہوا گنوار جمیلہ بولی اچھا خبر لونگی رہ جا دم لے صبر کر چار پہر اور ٹھہر مین
ہون اور تو رات کو بچا یو آبرو ذرا ہونے دے رات تیرا سر ہوگا میرا ہات ذکیہ نے منع کیا قضیہ کو
رفع کیا جمیلہ کو للکارا فہیمن کو چمکارا دونون بکواسی کو نانی نواسی کو بلایا گلے ملایا رحیمن کو پھر بلایا
کہا اوئی رحیمن یہ تیرا سٹھاپن اللہ ری عورت تیری شرارت کان پر جون نہین چلتی منہ سے ہون
نہین نکلتی کب سے بلاتی ہون کب سے چلاتی ہون سنتی ہے ٹلتی نہین در گور باہر نکلتی نہین باورچی خانہ
مین حقہ کے بہانہ مین ایسی رم گئی ہے چولے سے جم گئی ہے چوتڑ نہین کہسکاتی قدم نہین اوٹھاتی
اے ہے ذکیہ بیگم کہینچ لو میرا دم اوئی بیوی جلوا دو کہی تم تو ذکیہ بیگم اللہ کی قسم جان کو آگئین کان
کہا گئین بے اوسان کر دیا پریشان کر دیا ڈال دی دہائی لو بی مین آئی کہو کیا کہتی ہو کیا مدعا ہے کہتی ہو
کہدو جلدی مجھے پیسنی ہے ہلدی آہا باری تم آئین ڈر کی ماری تم آئین مجھ پر احسان کیا بڑا میرا دہیان کیا
نہین بی ذکیہ نہ بڑہاؤ قضیہ تم باتین نہ بناؤ ٹھٹون مین نہ اڑاؤ جو بات ہو بتا دو جو کہنا ہو سنا دو اچھا
ماما تو یہ کر تھوڑی مصیبت بھر چھوٹے دریبہ جا آپا قمرن کو لا اماں کی طرف سے دعا کہنا مزاج پوچھنا
خیر سلا کہنا ذرا تو بیٹھ نہ رہیو جا کر یہ پیغام کہیو تمھاری ذکیہ بہن نے پیاری ذکیہ بہن نے رت جگا ٹھہرایا
ہے بیگم تم کو بلایا ہے پھر اونکی ساس کے پاس خالا بد حواس کے پاس کوٹھے پر جانا آداب کہتی آنا
ذرا یہ بھی کہدینا جی مین رکھہ نہ لینا خالا مہینون ہوئے ابتو برسون ہوئے تم نے ماما نہین بھجوائی اپنی خیر سلا
نہین بھجوائی دہیان لگا رہتا ہے ہر آن لگا رہتا ہے خالا کبھی یہان آؤ اپنی صورت دکھاؤ دیکھنے کو جی ترسگیا ابتو مینہ
بھی برسگیا خالا آج آؤ مجھ سے ملجاؤ مینے رت جگا کیا ہے تم سب کو بلاوا دیا ہے خالا سے پوچھکر آپا کو میری بہن

قمرالنسا کو اپنے آگے تیار کرنا ڈولی مین سوار کرنا آپا کی ساس ناحق شناس مین جانتی ہون مزاج پہچانتی ہون وہ یہان نہین آئین گی بھتیجی کے ہان جائین گی نیاز مین شریک ہون گی نماز مین شریک ہون گی کیا بیگم وہان سینک[۵] ہے ہان بی ہان سینک ہے خیر تو اون سے کہدیجو یہ گفتگو کہدیجو ہان نان کا جواب لیکر اون کو بلوا دیکر چاندنی چوک جانا منجھلی ممانی کو لانا اگر وہ حیلے حوالے بتائین کچھ ٹالے بالے بتائین خبردار نہ سنیو زنہار نہ سنیو تو ذرا خیال نہ کیجو ڈولی مین بٹھا دیجو وہان سے ہوکر اپنا روزنا روکر شاہ تارا کی گلی جائیو میری بہن انوری سے ملتی آئیو میری طرف سے بلائین لیجو پیار کیجو دعائین دیجو رحیمن انوری کو میری سگھڑ بی کو رت جگے کی نائیو خوشخبری پہونچائیو یہ بھی جتانا بہو سویری آنا وہ تو سنکر پھولجائیگی سینا پرونا بھول جائیگی اوسکے گھر تو عید ہوگی شام بکڑ نی عید ہوگی وہان سے فرصت پاکر تھوڑی دور آگے جاکر رنگ محل ہے رتلبے محل ہے پیسے ڈولی کا پتا ہے رحیمن مشہور محلہ ہے محلہ سے چار قدم پر خالا زہرہ بیگم کا گھر اون کے گھر کے آگے بس قدم بھر آگے چچی خورشید کا گھر ہے بارہ دری کے برابر ہے وہ تو نشان کا ہاتی ہین ہر سال دُنبا قربانی کراتی ہین ہر مہینے ڈھول بجواتی ہین ہر برس نوروز مناتی ہین ہان بی ہان معلوم ہے اونکی تو شہر مین دہوم ہے بیوی سید ہاپتا ہے برج مین مینڈھا بندھا ہے مین اکثر پھیرا کرتی ہون روز اودہر سے گزرتی ہون مچھلی والا دروازہ ہے میرا دیکھا بھالا دروازہ ہے جہان سورج مل کی موٹے سڑے پاگل کی بارہ دری بڑی ہے مدت سے خالی پڑی ہے ہان ہان تو جان گئی ٹھیک پتا پہچان گئی اچھا تو اودہر سے پھرے چچی کے گھر سے پھرے پھر کالے محل جائیو سوید اخانم کو لائیو اونکا وہی مقام ہے جنکے گھر مین حمام ہے ہان ہان بی مین گئی ہون وہان بھی وہی سیدی عنبر کی جورو ہان رحیمن پہچان گئی تو جو چاندگہن کو سات لیکر بہن کو ہمارے ہان آئی تھین مومیائی بیچنے لائی تھین ماما تو خود جانتی ہے ایک ایک کو پہچانتی ہے اونکو پیغام دیکر وہان سے جواب لیکر لال چھتے مین جانا

[۵] سینک یعنی فاتحہ کا کھانا ۱۱

استانی بہرامی کو لانا دیکھہ رحیمن استانی کو لقمان کی نانی کو بلوا دیجو تاکید بھی کیجو اُستانی مزاج کی بڑی ہین
طوطا چشم آنکھ کہری ہین ٹال جاتی ہین روکھی سناتی ہین خیر وہ آئین نہ آئین آج اغماض کرجائین
وہ جانین اون کام تو پہنچا دینا پیغام چھُڑا اوتارتی آنا اونکو ابھارتی آنا رحیمن دیکھنا اکی بار بہرامی
خانم کرین تکرار میرے گھر نہ آئین عذر کرجائین مین نکال دون گی نخرہ پھر حصہ لون گی نہ نجرہ راہ
رسم اوٹھا دون گی بالکل قسم کھالون گی اون کے ہان نواسا ہوگا میرے بغیر او واسا ہوگا نواسے کی چھٹی
کرین گی نیاز کے طباق بھرینگی مجھے لینے کو آئین گی کس منہ سے بلائین گی آخر کنبہ والیون کو سب
لڑکی بالیون کو شادی مین بٹھائین گی رتجگا بھی منائین گی میرے دم مین دم ہے میرا نام ذکیہ بیگم ہے
اپنی جان کی قسم دیدون گی دم بیخبر ہوجاؤن گی صاف جواب سناؤن گی بس رحیمن تو چن چنکر پیغام
کہہ سنکر پھر کھاری باؤلی جائیو سودا سلف لیتی آئیو کوئی چیز بھولیو نہین ذرا بے تمیز بھولیو نہین جھٹ پٹ
پھر آنا رستہ مین نہ گھر جانا ہات ہلاتی جانا پانون ہلاتی آنا دیر نہ لگا دینا دن نہ گنوا دینا کہین باتون مین
نہ گتھنا قصے جھگڑے نہ بھگتنا بس عورت اب تو جان سن رکھہ کھولکر کان مین نے سنا دیا ہے تجکو
جتا دیا ہے تو کہین مٹھیہ رہیگی اما کی خفگی سہیگی تیری شامت آئیگی تجہپر آفت آئیگی اماجان جھنجلائینگی
مجھسے بھی خفا ہوجائین گی لے ہے رحیمن آج میرے دشمن ایسے گھبرا گئے ایسے بولا گئے ساری کہانی
کہہ گئی جو بات تھی وہ رہگئی تیری تقریر مین اُستانی کی توقیر مین بات زبان پر رہگئی اور سب کچہہ کہہ گئی
میرے دہیان کو کیا ہوگیا آج اوسان کو کیا ہوگیا رحیمن آنا اور کیجو انوری کو سنا دیجو بنو دو پہر ڈھلتے
ہی دن کے ڈہلتے ہی ڈولی منگانا شام سے پہلے آجانا دوالی کا مہینہ ہے آنیکا یہی قرینہ ہے
کا دن ہے تمہارا چھوٹا سا سن ہے آن گنا مہینا لگا ہے وقت قریب آلگا ہے مجھے وہم آتا ہے
سہم آتا ہے اللہ نکرے اللہ نکرے تمہاری جان سے پرے تمہارے دشمنون کی تھکا کی
کی کل بیکل نہو کہین وہ مثل نہو کھلائے کا نام نہین رُلائے کا ہو یقین مدعیون کی

بن آئے دوستون پر بنجائے انوری بیگم دیر نہ لگانا میرا کالا منہ نہ کرانا رحیمن جلدی جا سارے کام جھگتا لا
جا شام ہوتی ہے کیون دن کھوتی ہے اب رحیمن بن سنور خوب چادر موزہ کر دو قدم گھر سے نکلی تھی
ابھی اندر سے نکلی تھی کالی بلی کھڑی دیکھی دہلیز مین اڑی دیکھی رحیمن کو ہراس آیا جی مین وسواس آیا
دیکھکر جی ڈرا قدم آگے نہ بڑہا اولٹی گھر مین چلی آئی بلی کی نحوست سنائی ذکیہ بیگم نے کہا رحیمن تجھے
کیا ہوا کچھہ خیر ہے یہ کیا سیر ہے تو الٹی کیون آئی ہے منہ پر مردنی چھائی ہے دوئی تجھے کیا ہو گیا
تیرا دل کیون ہوا ہو گیا نپوچھو ذکیہ بیگم میرا نکل گیا دم بیجو خاموش آنے دو ہوش دل گبڑا ہوا ہے
سانس اکھڑا ہوا ہے اے عورت کچھہ کہہ حقیقت کچھہ کہہ مجکو خلجان ہے جی پریشان ہے بیوی کیا
بتاؤن تمھین کیا سناؤن اولٹی نہین پھرتی کیا کرتی آگے قدم کسطرح دہرتی کواڑ کے پٹ کے پاس
بڑی چوکھٹ کے پاس کالی بلی کھڑی تھی موئی کتیا سے بڑی تھی مجھے ہول آیا قدم آگے نہ بڑہایا ہے او
دیکھکر ڈر گئی بیوی مین تو مر گئی اندر چلی آئی جان بچائی نہین بلی بوا یہ تو خوب ہوا میری تقدیر نے
پھیرا بلی نے تجھے گھیرا بوا رحیمن یہان آ دم بھر ٹک جا مین کہون وہ سنتی جا پان زردہ پیسے کا لیتی آ دھیلے
کے کرارے کرارے پان بڑے بڑے سارے پان میرے لئے لانا ذرا کھا نہ جانا پیسہ کے کتنے لاتی ہے
آخر تو بھی پان کھاتی ہے سستے دیکھکر لائیو بوا چرا کر نہ کھائیو پچاس چالیس آئینگے ہم تم رات بھر
کھائینگے اب بچا دھیلا اوسکا تو یہ لا دمڑی مین چھوٹی الائچیان موٹی سے موٹی الائچیان
چوگھڑہ لائیو باقی کا زردہ لائیو دیکھون رحیمن تیرا سگھڑپن کیسی چیز لاتی ہے باتمیز لاتی ہے رحیمن تیرے
قربان میری مشکل کر آسان چار دکان پھر کر لیجو چیز کو دیکھکر پیسہ دیجو تو آپ سمجھدار ہے ہر کام مین
ہشیار ہے سودا کفایت سے لائیگی بہت کھائیگی تو دھیلا کھائیگی جا رحیمن جا میرا کام کرلا تیرا بڑا احسان
ہوگا جاگنے کا سامان بجے گا رحیمن بولی چل پرے نگوڑی بطخ بیہوش ہوش مین آ عقل کے ناخن لیوا تجھے
سودا ہوا ہے جنون پیدا ہوا ہے مجھے چور بناتی ہے حرام خوری سکھاتی ہے مین چوری کرون گی خیلا

وہ بھی پیسہ مین دھیلا بڑہیا خیرمان کہان مین اوسان دمڑی مین الائچیان منگاتی ہے تو مجھے پاگل بناتی
ہے خدا کی شان بڑہیا کھائے پان اور ڈالکر الائچی چوگھڑا یہ مصالح یہ منھ سڑا جروا فصد کھلوا ہوش مین آ
تو بلا اپنی کنیزین پیسہ مین منگا نو چیزین تیرا شعور کہان ہے خصم مغفور کہان ہے اوسکو بلا سودا منگا تو
احمق بناتی ہے مجھے عقل بتاتی ہے خدا کی دہائی مین کام سے باز آئی مین تو جاتی ہون پیغام پہونچاتی
ہون یہ کہکر رحیمن دوبارہ بن ٹہن چلتی پھرتی نظر آئی ہوا تھی اودہر گئی ادہر آئی سارے کام بھگتا لائی
پھر پھراکر گھر مین آئی ذکیہ کو جواب سنایا پھر جاکر چولا جلایا اتنے مین ڈولی آئی کہارنے آواز سنائی
کوئی آؤ کوئی آؤ سواری اترواؤ ذکیہ کا کان لگا تھا آواز پر دہیان لگا تھا بے اختیار بولی کوئی آئی
ڈولی اللہ کرے انوری ہو چھوکریو آمین کہو اری کوئی جانا سواری اُتروانا ذرا دیکھو کون آیا ہے یہ تو
روشن کہار چلایا ہے اوسکی آواز ہے جو ایسی لمبی دراز ہے وہی موا چلاتا ہے اپنی آواز سناتا ہے
اودردانہ او فرزانہ ذرا کان کھولو جواب دو منھ سے بولو دیکھو کس کی ڈولی ہے یہ تو سنی سنائی بولی ہے
ہو نہو انوری ہو وہی ہری بھری ہو جمیلہ بولی بیگم اپنی جان کی قسم روشن کی آواز ہے یہ اوسیکا انداز ہے
انوری بیگم آئی ہین وہی جم جم آئی ہین اچھا زعفران تو بتا ذرا عقل کو دوڑا کون ہے کس کی ڈولی ہے
یہ تو جانی پہچانی بولی ہے رحیمن گھبراکر بولی اونھین کی ہے ڈولی چھوٹی بیگم آئی ہین اپنے قدم لائی ہین
مین کپڑے نکالتی سر کو کھنگالتی چھوڑ آئی تی ڈولی منگائی تھی نہانے کا ارادہ کیا تھا مجھے یہ جواب دیا تھا
رحیمن تو چل مین آئی دو لوٹے ڈالے اب نہائی ہان ہان رحیمن وہی ہے دلہن روشن کی ڈولی ہے
گلہری بھی بولی ہے او مردار دردانہ او بہری فرزانہ اری سنتی ہو ہلتی نہین کوئی گھر سے نکلتی نہین اُٹھو
دونون جاؤ زعفران کو سات لیجاؤ پردہ کرواؤ لڑکی کو لاؤ ہشیاری سے لانا خبرداری سے لانا سنبھا لکے
اوتارنا دیکھ بھال کر اتارنا مجھے بڑا ہول ہے چوکھٹ بے ڈول ہے دیکھو دہلیز بری ہے پورے دونون
انوری ہے تم دائین بائین رہنا انوری سے کہدینا ذرا ہولے ہولے آئین ہلکے ہلکے پانو اٹھائین

ترچھا پانو نہ پڑے ٹیڑھا قدم نہ دھرے یہ سنکر چھوکریان وہ ناکند پھیریان جھپ جھپ جا پہونچین قدم بڑھا
بڑھا جا پہونچین آمین آمین کرتی قدم پر قدم دھرتی بیوی کو گھر مین لائین انوری چھم چھم کرتی آئین ذکیہ نے
کہا میرا کلیجا رہا آہا انوری آئی براق پری آئی اللہ کی پناہ ماشاءاللہ میرا ماہ پارہ آسمان کا تارہ چاند
کا ٹکڑا سورج کا ٹکڑا چمکتا آتا ہے دمکتا آتا ہے اللہ کی امان مین تیرے قربان رحیمن نے سچ کہی تھی
میرے دل پر جم رہی تھی بائین آنکھ پہم دائین پسلی دم دم برابر پھڑکتی تھی رہ رہکر پھڑکتی تھی فال کا طور
نیک تھا شگون بھی ایک تھا مین یہی کہتی تھی چپ ہو رہتی تھی پچھلے انوری آئیگی اپنا مکھڑا دکھائیگی
آخر وہی ہوا ظاہر وہی ہوا انوری جان آئی میری مہمان آئی اے بی اماّ میری اماّ سر اوٹھاؤ دیکھو
باہر آؤ دیکھو اے بی جلدی اُٹھو بیوی جلدی اُٹھو خدا کے لئے آؤ بیٹی سے ملجاؤ دیکھو انوری آئی گھر مین
پری آئی گھر کی لبتی آئی ہے کیسی ہنستی کھلتی آئی ہے گلزار باغ آیا ہنستا چراغ آیا اے ہے اماجان بی
رضیہ سلطان جم گئین آتی نہین بیٹی کو گلے لگاتی نہین نئی دلہن آئی ہے یہ سہاگن آئی ہے آ میری پیاری
مین تیری واری یا اللہ یا اللہ بسم اللہ بسم اللہ میرا مست ہاتی جھومتا آتا ہے تھان کی بو سونگھتا آتا ہے
ہف میری نظر جا جمیلہ دم کر پانو کی خاک لا چولے مین جلا اوسکی جا کالی دانی لا اپنے ہات مین لے
بچی کو دھونی دے گوشت بھی منگواؤ بدن سے چھواؤ کوٹھے پر لیجاؤ کوّونکو کھلاؤ اتنے مین انوری بیگم
ہلکے ہلکے دھرتی قدم ٹہلتی ٹہلاتی ہنستی مسکراتی بہن کے پاس آئی ایسی بدحواس آئی پسینے مین نہا گئی
مگر خیر سلّا سے آگئی پہلے بہن کو سلام کیا سانس ٹھیرا تو کلام کیا آپا نے گلے لگایا چھاتی سے چمٹایا پھر کہنے
لگی اے بہن تجھے دنیا کا چین ذکیہ سلطان تجھپر قربان میرے سینہ سے لپٹ جا کلیجے سے چمٹ جا میرا
دل ٹھنڈا کر آ کر مل ٹھنڈا کر مین تجھ بن رات اور دن اوداس رہتی تھی بلانے کو کہتی تھی جب کالی گھٹا
کچھ ابر پھٹا پھٹا برستا تھا جی ترستا تھا انوری یہان ہوتی مجھے مینھ مین بھگوتی جھولا ڈلواتی مجھے ستاتی
جھلاتی آخر انوری بیگم ذرا ایکدم پہلے آپا سے ملی پھر اپنی اماّ سے ملی اماّ جان کو رضیہ سلطان کو

جھک کر سلام کیا انّا نے گلے لگا لیا خوب پیار کیا ماتھا چوم لیا پھر فہیمن کھلائی کو اپنی دودھ پلائی کو
جا کر سلام کیا فرزندی کا نام کیا فہیمن نے گلے لگا کر دونون ہات پھیلا کر دعائین دین بلائین لین
کہنے لگی رحیمن بوا یہان آئیو ذرا ایک پیسہ لے گجک ؎ لادے تو نجانے نخرہ بتلائے کسی اور سے
منگادے نوکر کو بھجوادے مین نیاز دلاؤن گی تجھے بھی کھلاؤن گی بوا رحیمن ہرن بنجا دیر نہ لگا
جلدی لیکر آ تل شکری نہ لانا گڑ کی گجک منگانا بہت سی آئیگی چٹکی چٹکی بٹ جائیگی ذرا آبدار ہوگی
آج کل تیار ہوگی رحیمن تو ہی جانا نوکر سے نہ منگانا موا اُڑا لے گا آدھی کھالیگا کیون رحیمن بوا مجھے
یہ تو بتا پیسہ مین کسقدر آئیگی گڑ کی تو سیر بھر آئیگی رحیمن نے کہا تیرا ایمان کہان رہا پیسہ مین سیر بھر گجک
واہ ری تیری لٹک لوبیا ادر دیکھو بڑھیا کا طور دیکھو آج ذرا دل چلا گرہ سے پیسہ کھلا پیرن کو
منانے میٹھی جر واگڑ پر پھسلانے بیٹھی درگور بڑھیا تیری خسّت خدا نہ دکھائے تیری صورت پیسہ کی
گجک سیر دو سیر تک بڑھیا منگاتی ہے چوری جدا لگاتی ہے خوشی مین آئی بیچاری گجک کھانے
گنواری ارے منہ بنوا پھر گجک کھا یہ گفتگو ہو رہی تھی بڑھیا کی آبرو ہو رہی تھی ذکیہ نے بہن کو بلالیا
دوبارہ گلے سے لگا لیا کہنے لگی واہ انوری میری پیاری پری تمنے بڑی دیر لگائی آنے مین راہ
دکھائی مین دروازہ کو تکتی تھی میٹھی میٹھی بکتی تھی اب آتی ہو اب آتی ہو دیکھئے کب آتی ہو جون
جون شام ہوتی تھی مین وہم مین تمام ہوتی تھی ہول پر ہول آتا تھا جی اُڑا جاتا تھا مین رستا دیکھتی
ہون دن ڈھلتا دیکھتی ہون کہتی ہون یا اللہ انوری کو تیری پناہ سلامتی سے لائیو خیر سلّا پہونچائیو
آہٹ آہٹ کو دہلیز کو چوکھٹ کو تکتی رہی یہی بکتی رہی کہین انوری آ چکے مجھے شکل دکھا چکے
بوا گھڑی گھڑی دوپہر تھی ڈیوڑھی پر میری نظر تھی اب کوئی آیا اب کہار چلایا ادھر کنڈی کھڑکی
میری پسلی پھڑکی پھر اوداس ہو کر بے آس ہو کر مین رہجاتی تھی صبر سہ جاتی تھی انوری پوچھ حیرانی
میرے جی کی پریشانی جتنی دیر ہوتی تھی دنیا اندھیری ہوتی تھی بی آپا کیا کہون کس کی خطا کہون مین تو

؎ یعنی تلنگڑی ایک قسم کی مٹھائی ۱۲

نہا دہو آنے کو مستعد ہو تیار بیٹھی تھی ہشیار بیٹھی تھی چوڑی والی کا موئی رزالی کا مجھے انتظار تھا
یہ کام دشوار تھا اجڑی نے دیر لگائی آپ آئی نہ چوڑیاں لائی جب ڈہل چکا گہر سے سایہ نکلچکا تمام سر آگئی
لگتے ہی اوٹھکر آگئی تمہارا وعدہ کیا جبر دلپر کیا آپا خفا نہ ہو جائین برا بھلا نہ سنائین آخر کو وہی ہوا جو
ڈرتھا موا لے بی جاؤ باتین نہ بناؤ موئی چوڑی والی کو اجڑی رزالی کو اب ایسی بھاگ لگے
اوسکے منہ کو آگ لگے تم بلاؤ نہ آئے موئی پانو پھیلائے اے رحیمن ادہر آ ذرا ڈیوڑہی چار کوئی نہ کوئی
بیٹھا ہوگا بنا الماس کا بیٹا ہوگا جاکے دوڑا دے چوڑی والی کو بلوا لے کیا ذکیہ بیگم نورتن کو ہان نگینہ کی شمع میں کہ
وہ کچھ سانگ لائے اوس سے میرا جوڑا مانگ لائے جو فیروزون کا بنا ہے اوسکے ہان تیار دہرا ہے
مین آپ پہنا دون گی اوس کی پروا نہین کرون گی ابھی آدمی یہین تھا کوئی گیا نہین تھا
اتنے مین نورتن دکھاتی بانکپن بے بلائی آئی چوڑیاں سات لائی کہنے لگی چھوٹی بی تم نے
ذرا جلدی کی مین آتی رہی جوڑہ بناتی رہی تم بیقرار ہوکر بنو نہا دہو کر تیار ہوگئین سوار ہوگئین
ذکیہ نے کہا جروا راگ نہ گا بیٹھ جا پہلے یہ تو بتا سید ہے منہ بتا میرا جوڑا بھی لائی ہے یا خالی ہات
چلی آئی ہے ہان بیوی حاضر ہے چھوٹی بی کی خاطر ہے مین تو ہاتون ہات اس جلدی کے سات
بنا کر لائی خالی نہین آئی اچھا نورتن دکھا تمہارا سچا پن یہ کہو پاگل جوڑا آج بنایا کل ذکیہ بیگم
خدا کی قسم کل نہ پرسون ہتیلی پر سرسون جما کر لائی ہون آگا کر لائی ہون تم آپ کہو گی دیکھکر
خوش ہوگی دیکھون انعام دیتی ہو یا کچھہ الزام دیتی ہو ذکیہ سلطان بیگم نکالو دام درم سچے فیروزے
لگائے ہین مین نے ڈہونڈ واکر منگائے ہین وہ جوڑا بنا دیا ہے انعام کا کام کیا ہے تم چوڑیونکو
دیکھو جہانگیریون کو دیکھو کتنی خوبصورت ہین بیگم سندر مورت ہین لو بہن کو پہناؤ اشرفی انعام
دلواؤ پرے ہٹ عورت دیکھی تیری شرارت ذرا خوش ہولے پہلے منہ دہولے پیچھے بات کیجو
پھر انعام لیجو بڑی بیچاری قرضخواہ ہماری اشرفی انعام لیگی چوڑیون کے دام لیگی لو بی اماجان

اسکی سنو داستان یہ چوڑی والی آج ہوگئی نرالی بیچاری ضرورت دیکھکر انوری کی صورت دیکھکر
اترا گئی بولا گئی انعام مانگتی ہے دام مانگتی ہے عورت نخرہ چھوڑ اپنا سر نہ پھوڑ بیٹھ چوڑیان پہنا
سن لیا تیرا گہنا زیادہ اتراتے نہین پانو پھیلاتے نہین ہان جب مجھے پہنائیگی تو میرے لئے بنا لائیگی
پھر تقاضا کیجو مجھسے انعام لیجو یہ تو بہن کو پہنادے اسکے ہات کا بنادے واہ بیگم تم تو خوب ہو ذرا
جی مین محجوب ہو حکم کے سات کام لو روکھے منہ جواب دو آپ دو نہ کسی کو دینے دو بہن سے بھی
انعام نہ لینے دو نورتن غریب کو اوس بدنصیب کو گھر مین بلا کر سر سہلا کر چپکے چپکے لوٹو دام
مانگے تو کوٹو مین بات سمجھہ گئی تمھاری گھات سمجھہ گئی خدا کی دہائی محنت بھر پائی مین انعام نہ پاونگی
چوڑیان پہناؤنگی اچھی بڑی بیگم تم مٹاؤ اودھم ذرا باہر آؤ بیٹی کو سمجھاؤ میرا انعام لاؤ یا ان سے
دلواؤ یہان تو جواب ہوا انعام گیا عتاب ہوا بس بی میرا سلام اب کلمہ ہے نہ کلام نورتن گھر جاتی
ہے اے عورت کدہر جاتی ہے بیٹھ جوڑہ پہنا تجھے ملیگا گہنا اوداس نہو بدحواس نہو دو چار
دن صبر کر جان پر جبر کر میری انوری کے ہان سلطان پری کے ہان لڑکا بالا ہوگا تیرا بول بالا ہوگا
چھٹی کی تقریب ہوگی دور نہین قریب ہوگی دہوم سے شادی ہوگی بڑی مبارکبادی ہوگی شادی
مین آئیو پلاؤ زردہ کھائیو انوری دلہن کو زچہ سہاگن کو جوڑہ پہنائیو انعام پائیو جو تو کہیگی وہی دونگی
صبر سے رہیگی تو وہی دونگی اچھی چوڑیان بنائیو میری زچہ کو پہنائیو پھر انعام کا مزا ہے آج یہان کیا
دھرا ہے جرو اگھبراتی نہین صبر کر بولاتی نہین تجھے مین راضی کر دونگی پنجیری عـ سے منہ بھر دونگی چل چوڑیان
پہنا اب باتین نہ بنا کام کر شام ہوتی ہے لڑکی بے آرام ہوتی ہے واہ ذکیہ بیگم چھٹی کر جسم جم
خوب دم بتایا ذکیہ کو بھسلایا مجھے اچھا ٹالا جب ہوگا لڑکا بالا کام کیجو انعام لیجو یون راضی کرونگی
پنجیری منہ مین بھرونگی واہ بیگم اچھی تقریر کی برباد میری تقدیر کی لو چھوٹی بیگم آؤ آپا کے پاس بیٹھ جاؤ
چوڑیان پہناؤن خالی ہات گھر جاؤن آخر نورتن نے اوس جلا تن نے چوڑیان پہنائین انوری کو

عـ ہری میدہ کی قسم زچہ خانہ مین بنتا ہے ١٢

پسند آئین ذکیہ بولی اماجی تقدیر کھلی چوڑیون کی میرا جوڑا فیروزدن کا بنا ہوا کتنے روزدن کا
تیار دہرا تھا بیکار دہرا تھا انوری کے نیگ لگا پیارے ہاتون مین سجا رضیہ بیگم نے کہا بیٹی ٹھکانے
سے رہا چھوٹی بہن کو پہنایا خوب ہوا کام آیا تم اور منگا لینا دوسرا بنوا لینا ابھی موسم باقی ہے بیٹی
میرا دم باقی ہے اور بنوا دون گی تجکو پہنا دون گی ابھی تک ساون موجود ہے بھادون کی
برن موجود ہے گھبراؤ نہین بولاؤ نہین ہان اماجان اور بھی سامان قطع کیا دہرا ہے بے سیا
دہرا ہے انوری سنکر بولی آیا خوب گرہ کھولی تم نے یاد دلایا مجھے اب خیال آیا اما سے پوچھتی ہون
ذرا اون کو نوچتی ہون واہ وا اماجان تمھاری بات کے قربان شاید مین وہیان سے اُتر گئی تمھارے
اوسان سے اتر گئی واہ بی اما تم تو خوب ہو ذرا شرماؤ محجوب ہو اقرار کرو بھول جاؤ بے دودبیے کو
بہلاؤ آفرین تمھاری زبان کو کیا ہوا اوسان کو اما تم کو سلام خدا نہ ڈالے تم سے کام کیون جی کچھہ
یاد ہے اما بی کچھہ یاد ہے ذرا ادہر خیال کرو اقرار کا اقبال کرو کیا اقرار کیا تھا دو تین بار کیا تھا
اوسکا ذکر بھی نہین جی پر فکر بھی نہین لے ہے اماجان بی رضیہ سلطان تمھارا وعدہ ہوا بے اندازہ
قیامت کا ہے آفت کا ہے بوستان خیال کا خیال کے جنجال کا گویا قصہ ہے جھوٹ کا حصہ ہے
کلجگ کا دن ہے برہما کا سن ہے حمزہ کی کہانی ہے بے تکی طولانی ہے بدمزا افسانہ ہے جو مشہور
زمانہ ہے آج ختم ہو نہ کل بے ڈول غیر مسلسل عمر بھر پڑہو پھر دہر رکھو کبھی تمام نہ ہو کبھی اختتام نہ ہو
ایسا تمھارا اقرار ہے توبہ جان کا آزار ہے وعدہ نہین وبال ہے اقرار نہین جنجال ہے میری دوا
سچی ہے وفادار کی بچی ہے عورت کو بیوفا کہتی ہے اما تمکو گویا کہتی ہے لو اب بتاؤ گردن اوٹھاؤ
شرماؤ نہین مسکراؤ نہین ذرا زبان ہلاؤ ہنسی مین نہ اڑاؤ کچھہ دینے کو کہا ہے کہہ دیا دکسکو رہا ہے
کسی نے کہا ہوگا کسی نے سنا ہوگا رضیہ سلطان بولین ہو کر بے اوسان بولین دو دلی بیٹی توبہ کر لڑکی
خدا سے ڈر وہ کون سی چیز تھی جو تجہہ سے عزیز تھی تجھے نہین دی مین نے آپ نگل لی انوری بیگم

اللہ کی قسم مجھے ذرا خیال نہین آج کل کا حال نہین جو یاد ہو گیا تھا کیا کہا تھا تو پھر بتا دے چیز کا
نام سنا دے مین بن لون تجھے دیدون واہ دادا ماجان خدا رکھے یہ اوسان مین نے پہلے ہی کہا
کہدو گی یاد نہین رہا مین تم کو خوب جانتی ہون خست کو بھی پہچانتی ہون میری اما جیسی ہین مجھے کیسی
ہین اپنی جان کی قسم. بیوی رضیہ بیگم تم میری صورت سے میری سیرت سے ہمیشہ بیزار ہو مگر لا چار ہو
کچھ زمانہ کی شرم ہے سمدھیانے کی شرم ہے منہ دیکھی آبرو کرتی ہو ظاہر گفتگو کرتی ہو اوپری دل کا وہ
بھی مشکل کا تمہارا ملنا ہے پھر کام کیون نکلنا ہے آخر یہ بھی جاتا رہیگا کیا رہا ہے کیا رہیگا اما تم کو
محبت نرہی پہلی سی الفت نرہی تم مجھسے غیر ہو گئین میری طرف سے سو گئین رضیہ نے کہا بس بٹی بس
اور کہہ لے باتین دس زیادہ زبان نچلا تو میرے دل کو نہ جلا وہ اقرار بتا کیا تھا جسے یاد دلا کیا تھا
کیون جی تم نے اما جی تم نے یہ وعدہ نہین کیا تھا یہ بھروسہ نہین دیا تھا مین تجھے لال جوڑا دونگی
جھولا بھی ڈلوا دونگی ذرا ساون آجائے برس برسا جائے تجھے مہمان بلاؤن گی لال جوڑا پہنا دنگی
دو چار دن یہان رہیو میری سنیو اپنی کہیو جوڑا پہنکر جھولا جھولیو پکوان تلیو ہنسیو بولیو بس یہ اقرار تھا
جو تم کو دشوار تھا مجھے اس آرزو مین کپڑون کی جستجو مین سارا برس گزرا وہ جوڑا نہ جڑا اساڑھ ساون
یہا کیا کیا میرا جی ترسا دونون مہینے کھل گئے برسے برس کر کھل گئے لوند کا خراب مہینا موا بے حساب
مہینا گنتی مین نہ تہا امید مین بھادون بھی بٹرا آسوج کی گھٹا وہ اوج کی گھٹا رات دن برستی
مین نامراد ترستی تمہا اکیا جاتا میرا دعا جاتا موسم گزر جاتا میرا جی مرجاتا ہان ہان بیٹی تو سچی ہے
صادق علیخان کی بچی ہے لڑکی میرا تو یہی حال ہے بات یاد رہنی محال ہے میرا حافظہ اچھا نہین
میرا قول سچا نہین بس اماجان تمہارے قربان یہ سب کہنے کی باتین ہین نہ دینے کی گھاتین ہین
مین کب مانتی ہون ٹالے بالے پہچانتی ہون اکثر لوگ مثل کہتے ہین دور بڑے کب یاد رہتے ہین ہان
جی تم مجکو اماجی تم مجکو کیون یاد کروگی پاس رہتون کو بھروگی آپا خوش نصیب ہین ہردم تم سے

قیرب ہین مین گنہگار ہون مین قصوروار ہون مین آخو منہ پھٹ تھی گھر کا کوڑا کرکٹ تھی گھر سے
نکال دیا سر سے ٹال دیا آج آپا کے ہان رت جگے کا سامان ہوتا نہ مین آتی ترس ترس کر مر جاتی
تم کو ذرا خیال نہ ہوتا کچھ میرا ملال نہ ہوتا تم کو اتنا بھی اما نہ سوجھا بیٹی کا خیال بھی تمکو نہ سوجھا کوئی مرتی
جیتی ہے کچھ کھاتی پیتی ہے ذرا دھیان نہ آیا تم کو ارمان نہ آیا بیٹی کو گھر بلاؤن ذرا اپنا جی بہلاؤن
وہ تو آپا کو محبت کا ذرا میری الفت کا کچھ جوش آیا آپا نے مجھے بلایا رضیہ نے کہا بوا خیر ہوا سو ہو
اے بیٹی معاف کر اپنا دل صاف کر جانے دے مجھے سن چکی تو کہہ چکی مین سن چکی گلا نہ کر طعنہ نہ دے
جو لینا ہو وہ لے لے آگے نہ بول زبان نہ کھول خدا کیلئے پیچھا چھوڑ خفا نہ ہو اپنا سر نہ پھوڑ تو جوڑا بھی لے
گھوڑا بھی لے گلے کا ہار نہ ہو راضی رہ بیزار نہ ہو اچھی اماجان تم کو اللہ کی امان سچ کہو کب دو گی
اگلے برس یا اب دو گی اناتا اقرار وہ بھلا منہ سے کہا پورا کیا وفا اسی کا نام ہے وفادار کا یہ کام ہے
درگور وہ وعدہ کیا جسکی ابتدا نہ انتہا شیطان کی آنت ہے شطرنج کی مات ہے کبھی تمام نہ ہو
کام کا انجام نہ ہو وعدہ وہ اچھا اقرار وہ سچا دینا ہوا دیا جو کہا پورا کیا بُرا لاکر جھکا کر دیا پھر کیا آج کا
کام کل کیا پھر کیا وہ مثل ہوئی عید کے پیچھے ٹر باسی سنگار ادھر نہ اُدھر اچھا یہ بتاؤ ذرا مجھے یہ سناؤ
جب ساون بھادون برساتی مہینے دونون تمام ہوگئے گمنام ہوگئے برسات گزر گئی وہ بات گزر گئی
ارمان نکل گیا موسم بدل گیا پھر کہان ارمان رہا تمہارا کیا احسان رہا تمہارا دینا بیکار میرا لینا بیکار جو دینا
ہو اب دو جو کہا ہے سب دو مین پہنکر سنگھار دکھاؤن برسات کی بہار دکھاؤن اناتم کو منظور ہو
اگر دینا ضرور ہو ایک دو درزی بلاکر دو تین مغلانیان بٹھاکر جوڑا سلوا دو مجھے کھڑے کھڑے بنوا دو
تم کو دعائین دون گی اناکی بلائین لون گی جب مین لال جوڑا اپنا بیشال جوڑا پہن پہناکر دلہن
بن بناکر تمھارے آگے آؤن گی اپنا بناؤ دکھاؤن گی جھولا جھولون گی ہنسون گی بولون گی تم
دیکھنا جوبن کپڑون کی پھبن مین ہی مین ہون گی زمین سے ادہر رہون گی یوری انوری نچاؤنگی

لال پری بن جاؤن گی اتاجب انوری یہ انوکھی پری پہنکر جوڑا گوندہکر مچوڑا جماکر لاکھا ملیگی تمہارے دل سے دعا نکلے گی تم ماشاءاللہ کہوگی قل ہو اللہ پڑہوگی کیا کیا خوش ہوگی پکار پکار یہ کہوگی میری بیٹی دلنواز برخوردار عمردراز اللہ کی امان اتا تجہپر قربان وُہی انوری بیگم تیری باتین ہین ستم کیون انوری جان تیرا اللہ نگہبان تو یہ بتادے ذرا مجہے سمجہادے تو میری بلائین لیگی شاید یہ دعائین دیگی اتا محشر تک جیا کرین تیرے لئے جوڑے سیا کرین خضر کی طرح اپاہج بیٹہین عاقبت کے بورئے سمیٹین لڑکی تو بلا ہے قہر ہے تیری بات بات زہر ہے بیٹی وہ بات کرتی ہے دل کو راٹ کرتی ہے انوری تیرا جوڑا میرے دل کا پہوڑا کچہہ منہ کا نوالا نہین کشمیر کا دوشالا نہین جو گل لیا جائے ابہی منگا یا جائے دو چار دن صبر کر میری جان پر جبر کر جوڑا بنوادون گی جلدی سلوادون گی گہبرانا اچہا نہین ستانا اچہا نہین نہین اتا یاد رکہو اپنے دل کو شاد رکہو مین سنون گی نہ کہون گی تم سے جوڑا لیکر رہونگی مجہے آج بنوادو آج نہ ہو کل سلوادو بیوی رضیہ سلطان خوب کرلو دہیان اِس کان سنو یا اُس کان اتا ناراض ہو یا مہربان جوڑا میرا نہ سلا کل تک مجہے نہ ملا پہر مین ہون اور تم دیکہنا میرا اودہم پہر خوشامد کروگی جوڑا سامنے دہروگی مین نہین لون گی چولے مین دہرون گی انوری تو جوڑا لے گی یا مجہے طعنے دیگی میری پیاری میری جان جلدی نہ کر کہنا مان گہبرا نہین بولا نہین جوڑہ لیجو دعا دیجو اب کچہہ نہ کہہ صبر سے بیٹہی رہ تو کہیگی وہی کرون گی جو مصیبت ہوگی بہرون گی جوڑا ابہی بنوادونگی پیاری کل ہی سلوادون گی بس بی سُن لی دونو اختیار ہے جوڑہ تو تیار ہے حوصلہ نہین چلتا دم لیے نہین نکلتا اچہا بیٹی اب سنا دل کا مطلب سنا کیسا جوڑہ لیگی آپا کا سا جوڑہ لیگی ہان اتا جان تمہارا سر قرآن ہوبہو ویسا ہی لون گی فرق ہوا تو پہیر دون گی انوری پہر بتادے یاد نہین جتادے وہ کیسا جوڑا تہا کس وضع کا نگوڑا تہا اے بی ہلکا ہلکا جیسا نہلی آپا کا جالدار گاج کا دوپٹہ اوسپر بسنت کی توئی ٹہپہ وہی مقیشی آنچل پلو وہی گنگا جمنی آنچل پلو گلنار اطلس کا پاجامہ ہو پہول لالہ

اطلس کا پاجامہ ہو آمایہ ضرور خیال ہو گو گھرو کا پشت ماہی جال ہو کلی کلی چھڑیان ہون گو گھرو کی لڑیان ہون دونون پانچون پر پاس پاس برابر برابر انگوری بیل دوپٹہ کا میل پٹاخے کی گوٹ پچرنگ ہو چٹلخے کی گوٹ پچرنگ ہو بس زیادہ دام نہ لگاؤ آمانقصان سوا نہ اوٹھاؤ انگیا کرتی بھی سلوادو جتنا مقدور ہو بنواؤ چھوٹی چیز کا کیا ہے وہ تو کرتی انگیا ہے اپنی پسند کی سلوادو کیسی بری بھلی بنوادو زیادہ تکلیف نہین دیتی جبر سے چیز نہین لیتی رضیہ بیگم نے کہا بیٹی باقی کیا رہا جسکی تکلیف دیگی مجھسے اور سوا لیگی تو نے سنا نہین کیا کہتی ہے دلہن تیری انوری بڑی کھری لڑکی دریردہ تیری پروردہ کیا سناتی ہے کیا فرماتی ہے سارا جوڑا اپنی ضرور پر انگیا کرتی میرے مقدور پر مناسب زادہی سلواتی ہے لڑکی مجھے بناتی ہے ہان بیوی تم تو جانتی ہو اوسے بچپن سے پہچانتی ہو میری انوری ہشیار ہے اللہ رکھے سمجھدار ہے بچی بے لیاقت نہین زیادہ گوئی کی عادت نہین تم سے تکرار نہین کرتی تم کو زیربار نہین کرتی زمانہ کو دیکھتی ہے کارخانہ کو دیکھتی ہے بیوی تم آج کل ذرا سنبھل سنبھل کر زمین پر قدم دھرتی ہو سلیقے مین دم بھرتی ہو جیسے خرچ اکتاتی ہو تو نہین گھبراتی ہو انوری کیا کرے تم پر بار کیون دہرے بیوی بڑی مشکل ہے تمھارا دل کاہل ہے تم نہ دو وہ روئے اپنی بات بھی کھوئے اسی لیئے وہ کہتی نہین تمھارے ہان رہتی نہین انوری یہ باتین سنکر ٹھنڈے ٹھنڈے سانس بھر کر بے اختیار رونے لگی زار قطار رونے لگی بشوز بشور کر بولی بس ہوئی تھی وہ ہولی دادا خدا کرے تمام سے پرے مجھے جوڑا نہ ملے دوپہر تک نہ سلے پھرا ماہین اور انوری بیگم دادا دیکھو میرا اودہم اپنا لہو پانی کرونگی حرام دانہ پانی کرون گی جوڑہ لیکر رہون گی کچھ سنون گی نہ کہون گی دیکھون اماں کیا کرین گی میرے پانون پر سر دھرینگی دوئی بڑی بیگم بیٹی پرا تنا ستم تم اوسکو رلاتی ہو بچی کا جی کڑھاتی ہو اوسکا دل دکھے گا مانگنے سے جی رکیگا اوسکی تشفی کر دو دلاسا دو تسلی کر دو جوڑہ نکلوا دو جھٹ پٹ سلوادو بیوی بات نہ بھولو تم صندوق کو کھولو جوڑا تیار دہرا ہے اوڑھنا سیا پڑا ہے

ابھی باندیون کو اِن مال زادیون کو پاس بٹھاکر ذرا دھمکاکر ٹوپی اور ٹھپہ ٹکوا دو تو ان ہات سلوا دو
بیوی تم یہ تو بتاؤ خدا کے لئے مجھے سمجھاؤ تم نے دوپٹہ بھی بنایا مال مصالح بھی لگایا پاجامہ بھی تیار
کیا کرتی انگیا کو کہدیا ساری پوشاک بنائی جوتی بناؤ کی ناک نہ پہنائی بڑی بیگم یہ کیسا ستم سب
کام بے ڈھنگے رہے بچی کے پانو ننگے رہے بیوی شرماؤ ابھی جوتی منگاؤ جوتی بھی وہ جوتی جسپر
ٹکے ہوئے موتی اس موسم کے لائق ہو انوری بیگم کے لائق ہو سلمہ ستارے کی بیلدار ہو سبز کیمخت
کی دانہ دار ہو جو انوری کو بھائے اوسکا جی خوش ہو جائے اچھی بڑی بیگم تم کو اللہ کی قسم جوتی
ضرور منگانا جوڑے کے سات پہنانا جب سامان پورا ہوگا پھر احسان پورا ہوگا نھین بڑی بیوی میری
بچی کا جی جوتی کو للچائیگا خون جگر کھائیگا اگر کپڑے جوتی بغیر ہونگے اور بی غیر غیر ہون گے
جرا ہوش سنبھال مجھپر بوجھ نہ ڈال یہ ہنسی ہے مجھے نھین بھاتی اب جوتی ووتی نھین آتی تو کچھہ دیوانی
ہے آج کل بے سامانی ہے پیسہ پاس نھین درست حواس نھین نھین تیری دیوانی بات ہے
جوتی کپڑون کا کیا سات ہے نھین نھین بڑی بیگم برسات کا ہے موسم کیچڑ پانی ہے بچی کھسیانی
ہے مہندی رچی پانوین ننگی ننگی پانوین جوتی ہری ہری میری دلہن انوری پہنکر پھرے گی ادھر اودھر
پھرے گی تم کہو کیسی کھلیگی انوری سونے مین تلیگی رضیہ بیگم نے جواب دیا اچھا نھین سُن لیا جوتی بھی
منگا دون گی جیسی کہیگی پہنا دون گی یہی خدا کا دیا بار مجھپر سب جوتی پیزار مجھپر ذکیہ بیگم نے لاچار
یہ سُنکر تکرار انوری کو بلا لیا اپنے پاس بٹھا لیا پوچھا کیون بی یہ تو کہو انوری تمھاری ساس
کیسی ہین اچھی ہین یا ویسی ہین آج کل کیا احوال ہے مرض کو کچھہ زوال ہے مین کیا کہون آپا
ساس تو سدا مرض مین گرفتار رہتی ہین آئے دن بیمار رہتی ہین تم یہ سمجھہ لو آپا جسکا پورا ہوا بڑاپا سو
برس کا سن ہو آخر وقت آخری دن ہو اوسکا کیا حال ہوا آج نہ موا کل موا آپا اونکا جینا کوئی ایک
دو مہینا باقی سمجھو اتفاقی سمجھو کوئی دن کی مہمان ہین لبون پر دھرے جان ہین یہ گفتگو ہونے نہ پائی تھی کہ

روناروناپکی تھی کہارنے دہی دہائی ایک ڈولی اور آئی ڈولیون کا تار بندھا کہارون کا تانتا لگا
اب کے قمر النسا بیگم آئین جھپ جھپ دھم دھم آئین اون کے پیچھے ناہیدہ بیگم پھر بڑی خالا زہرا بیگم
اون کے پیچھے چچی خورشید پہنے ہوئے کپڑے سفید بڑی آب تاب سے آئین رعب وداب سے آئین
پھر بی بہرامی بڑی عالی گرامی شام ہوتے ہوتے آئین دن تمام ہوتے ہوتے آئین پھر کلوا کہار بولا آیا بی
سویدا کا ڈولا کوئی یان آؤ ڈولی اتروالو شامون شام بیویان تمام آگے پیچھے آتی رہین ذکیہ کو
گلے لگاتی رہین ذکیہ بیگم نے کہا کیون بی خالا سویدا پہلے یہ کہو تم اچھی تو ہو مجھے تمہارے آنیکی
یہان تشریف لانیکی آس ٹوٹ گئی تھی امید چھوٹ گئی تھی مین تمہاری خصلت کو خالا تمہاری
مروت کو جانتی ہون پہچانتی ہون تم جیسی ہو مجھسے کیسی ہو مجکو یقین تھا دلنشین تھا تم نہین
آؤگی بیوفائی بتاؤگی اور اگر آئین بھی کچھہ شرمائین بھی شام کے لگ بھگ سب سے الگ تھلگ
دم بھر کو آؤگی وفاداری دکھاؤگی پھر بھی جی نہ چاہا میرا پاس نہ آیا سنکرٹال دوگی عذر نکال دوگی
بارے خیال آیا موقع بھی پایا اتا کا دہیان کیا مجھپر احسان کیا خفگی کو سونچین بدمزگی کو سونچین خیر سے
آئین تشریف لائین نہین ذکیہ سلطان واری تو پہچ جان مین آنے کو تیار بیٹھی تھی سواری کی امیدوار
بیٹھی تھی یہ مجھسے کب ہوتا عذر بے سبب ہوتا مین نہ آتی تیرا گلا اٹھاتی تیرا الاہنا مجھپر رہتا یہ الزام مجھپر
رہتا میری جان سمجھہ ذکیہ سلطان سمجھہ تو بلائے مین نہ آؤن پیغام سنکرٹال جاؤن مین تو سویرے
آجاتی کھانا بھی یہین کھاتی اجڑے کہار نہ جڑے آدمی گئے وہ بھی نہ مڑے مین راہ تکا کی برا بھلا
بکا کی میرے دروازہ سے ٹھیک اندازہ سے بازار اتنی دور ہے جتنا دہلی سے جیپور ہے تیرے
گھر سے تمہارا گھر نپا ہوا ہے کوس بھر ڈولی مین بیٹھی بیٹھی منجھولی مین بیٹھی بیٹھی مین تھک جاتی ہون
آنے سے جی چراتی ہون اجڑے کہار بھی وہ نابکار بھی چلتے چلتے تھکتے ہین یہان سے کے نام بکتے
ہین پکارو نہین آتے مارو نہین آتے منت کرو نہین ہلتے لعنت کرو نہین ہلتے بواسطے کی دوری

کہارون کی مجبوری نے مجھے لاچار کیا آنا دشوار کیا قمرن نے کہا خالا اب گلا نہ ہا تم جو عذر کرو بیجا ہے
زبان کے آگے کیا ہے تم کو اچھا عذر ملا اب شکوہ نہ گلا شعر دہندہ ہین بیویون کو نہ کچھ کاروبار ہین
ملنے کو جی نہ چاہے تو باتین ہزار ہین ✢ خالا یہ کہنے کی باتین ہین ساری نہ ملنے کی گھاتین ہین خالا تمھارا
دل دنیا سے نرالا دل کسی سے ملا نہین کسی کو تم سے گلا نہین سنو خالا سویدا خانم اپنے ایمان کی قسم
یہ تو ضرور ہے دنیا کا دستور ہے جب کسی یگانہ کا اپنے خواہ بیگانے کا کوئی دیکھنا چاہتا ہے
بے بلائے چلا آتا ہے ہان اس زمانہ مین اپنے اور بیگانے مین مروت نہین رہی محبت نہین رہی
ہمارا تو اب تک یہی حال ہے بغیر ملے چین ہو کیا مجال ہے ایک ایک کے لئے بد اور نیک کیلئے
جی پھڑکتا رہتا ہے دل تڑپتا رہتا ہے سنو سویدا خالا جھوٹے کا منہ کالا میرا قصور معاف تم ہی کرو
انصاف یہ کسی سے ہو سکتا ہے دل سے محبت دھو سکتا ہے کوئی ہم کو بلائے اپنی محبت جتائے
ہم ملنے نہ جائین بیجا بہانے بتائین بیوفا نہین مرد وا نہین ہم کچھ فہیمن نہین وفا کے دشمن نہین
جو بے مروتی کرین آنکھون پر ٹھیکری دہرین ایسے تو فہیمن والے موئے بیوفا نرالے مردوے ہین
وہی موئے ہین بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم جسوقت ماما حیمن تمھاری باورچن میرے پاس آئی مین نے
ڈولی منگائی میرا جی اچٹ گیا سارا خیال ہٹ گیا چلنے کی لو لگی یہی تک و دو لگی جلدی کہار آئین
اڑ کر لیجائین میرا دل ہوا ہو گیا پوچھو کیا ہو گیا موئے کہار نہ آئے ڈھونڈا ڈھونڈا نپائے آدمیون
نے دیر لگائی کہار پائے نہ ڈولی آئی پھر گاڑی منگائی وہ بھی ہات نہ آئی آخر پالکی منگا کام چھوڑ
چھاڑا مین نے کنگھی کی نہ چوٹی پکی پکائی چھوڑی روٹی منہ دہویا نہ مین نہائی سر جھاڑ منہ پھاڑ چلی آئی
ذکیہ نے پوچھا آپا جان تمھارے سر پر ہے قرآن تم سے ایک بات پوچھتی ہون قسم کے سات
پوچھتی ہون آپا سچ بتانا ذرا نہ چھپانا ہان ہان بوا پوچھو وہ کیا ہے مدعا پوچھو مین بتاؤن گی ضرور
سناؤن گی آپا جان وفا کا جھگڑا فہیمن بدبلا کا جھگڑا جو تمھاری زبان پر آگیا خالا کے بیان پر آگیا

تمھارے کان تک تمھارے مکان تک کہو کیونکر پہونچا کیا ہوا پر پہونچا تو وہ گھر ہی گھر مین رہا
تم سے کس نے جاکر کہا کل رات کو آپس مین ہم آٹھ دس بین وفا کا بکھیڑا تھا ہمنے ددا کو چھیڑا تھا
وہ ذکر چلتے چلتے منہ سے نکلے نکلتے اسقدر ہوا پھیلا گھر سے باہر جا پھیلا سب پر کھل گیا گھر
گھر کہلگیا بوا ذکیہ مجھ تک قضیہ اسطرح آیا رحیمن نے سنایا وہ میرے پاس آتی نہ مجھ تک
خبر جاتی مجھسے انا رحیمن نے کہا کچھ بیگم کو فہمن نے کہا رات بھر بڑی گفتگو رہی باندیون سے
دو بدو رہی خوب تکرار ہوئی فہمن بیزار ہوئی رحیمن نے قصہ دوہرایا تھا اول سے آخر تک سنایا تھا
ابتو بدمزاج ذکیہ سنتے ہی قمرن سے قضیہ بھوت ہوگئی بارود ہوگئی تنابے مین آگ لگ گئی
تن بدن مین سلگ گئی چہرہ لال ہوگیا رنگ گلال ہوگیا ذکیہ کا عجب حال تھا بدن پر کھڑا
بال بال تھا بیتاب ہوکر زبان کھولی غصے سے جھنجلاکر بولی اوری رحیمن اوی رحیمن ادہر تو آشہدن
اے بیگم حیران نہ کرو ذرا ٹھہرو بے اوسان نہ کرو گھڑی گھڑی بلاتی ہو کام کرتی کو اوٹھاتی ہو کام
کیونکر دھکے گا کھانا کیونکر پکے گا نھین نھین عورت چھوڑدے ضرورت یہان چلی آ بات
سُن جا اچھا ذکیہ بیگم ٹھہرو ایکدم چانول پسالون دم پر لگالون مین آئی گھبراؤ نھین دم لو
بولاؤ نھین نھین بی چھوڑ چانول باورچیخانہ سے نکل اے ہے بیوی جلوادوگی واہ ری
عورت درگور تیری صورت بڑی بے پرواہے تجھے بڑا غرور ہوا ہے بلاتی ہون آتی نھین بات
سُن جاتی نھین دوئی بی کھالیا جی لو کہو مین آئی نڈالو وہائی پوچھو کیا پوچھتی ہو کس کا گلا پھنسا
واہ عورت تو تو خوب ہے بیچاری ہر دل مرغوب ہے عورت ہے بلا ہے ہر ایک کی آشنا
ہے واقف سے انجان سے بھولے سے نادان سے گھل مل جاتی ہے کہنے کو پل جاتی ہے
آگ لگے تیرے لترا پے کو جرو سنبھال اپنے آپے کو مجھے یہ خبر ہوتی کچھ بھی اگر ہوتی تیرے پیٹ مین
تو ندکے لپیٹ مین کوئی بات نھین رہتی مین تجھ سے ہرگز نہ کہتی دوئی رحیمن تیرا یہ لچھن مین نے پایا

نجانتی تھی تجھے اتنا اُتر انجانتی تھی تو لگانے بجھانے مین سکھانے بہکانے مین عورت طاق ہے
ایسی مشاق ہے اِدہر سنی اُدہر کہدی ہر کسیکے منہ پر کہدی در گور کیسی عادت ہے اِسی لئے
مجھے نفرت ہے لے عورت مینے تجھے بضرورت مینے تجھے آپا کے بلانے کو بھیجا تھا یا قصہ بنانے
کو بھیجا تھا وہ تو خاص کام تھا فقط پیغام سلام تھا تو نے جا کر سب اُوگل دیا چھپانے کا یہ بدل کیا
عورت صبر نہ کر سکی دو گہڑی جبر نہ کر سکی لوگ گہر مین آجائین پہر سب کو قصہ سنائین تو سب جانتی تھی
بے نسب جانتی تھی آج رت جگا ہوگا یہی چرچا ہوگا عورت برا مان یا بھلا تیری بات سے میرا جی جلا
ما تجھسے ہر بات چھپانی تیرے آگے زبان ہلانی ہمین دشوار ہے تجھے برا آزار ہے آگے کو نصیحت
ہوئی تیری ظاہر لیاقت ہوئی مین کہکر ہوئی پشیمان آگے کو ہوئے کان رحیمن بولی ہوا سو ہوا میری
معاف کرو خطا بیوی نوکر کو پیغام بر کو حکم ماننا ضرور ہے نہ ماننے اوسکا قصور ہے مینے بیجا نہین کیا
کام برا نہین کیا تمھاری آپا نے بی قمر النسا نے کہود کہود کر پوچھا قسم دیکر برابر پوچھا میری زبان سے
میرے دہیان سے اتنا نکل گیا یہ ذکر چلگیا مینے اتنا ضرور کہا کل دولہا سے جھگڑا رہا دولہا فہیمن رات سے
ذکیہ بیگم کی بات سے اُداسی اُداسی ہے کچھ خفا خفاسی ہے کہٹولا بچھائے منہ اوندہائے پڑی سوتی ہے
چپ سے روتی ہے فہیمن بولی پرے ہٹ جُھڑوا مجھسے ذلیپٹ موئی بے آبرو لٹھوے ہاتو بڑی بیچاری
گنواری بازاری باتین سنانے والی ہنستون کو رلانے والی بس بی ذکیہ ہو چکا قضیہ ہونی تھی وہ تو
ہولی لتری کی چوری کیون کھولی رحیمن کا پچھا نہ کرو اوس پر الزام نہ دہرو اوسنے کہدیا کیا ہوا اوس سے
نہ کہو سوا جا رحیمن جا انگلیان نہ نچا اپنا کام کر کام کو تمام کر تو نے کہدیا اچھا کیا چوری چھپانے کی بات
نہ تھی کچھ پہچھیڑ دلانے کی بات نہ تھی جو کلیا مین گڑ پھوٹتا کسی کی آبرو کا رشتہ ٹوٹتا بیگم اتنا تو سمجھو تم
ذرا تو سمجھو بیوفائی کا ذکر تھا پھر کہنے مین کیا فکر تھا تم نے رحیمن کو عقل کی دشمن کو پہلے سمجھا دیا ہوتا ذرا
دہمکا دیا ہوتا رحیمن خبردار زنہار زنہار کسی کے آگے کٹی چلی میری بات گلی گلی زبان سے نکالیو کچھ

نہ اُچھالیو دشمنون کی بدنامی ہو پھر وفا کی خامی ہو بیوی شکر کرو اوسپر الزام نہ دہرو خیر ہوئی جیتی رہین احمق
باورچن نے مردون سے نہ کہا پردہ ڈھکا رہا نہین مشکل بنتی کون برائی مین سنتی گلی گلی چرچا ہوتا پھر
کون رسوا ہوتا اب تم شام ہونے دو دن کو تمام ہونے دو جو ہونا ہے وہ ہوہے گا ایک ایک اپنی
کہیگا مین جو کہہ چکی ہون جدہر کو رہ چکی ہون اب بھی وہی کہون گی کبھی باز نہین رہون گی قول سے
نہین پہرون گی نظر سے نہین گرونگی منجہلی بیگم خواہ تم یا کوئی عورت کی دُم زبان بدلے وہ جانے
ایمان بدلے وہ جانے سنو بیوی ذکیہ یہ وفا کا ہے قضیہ تم بات کا پاس ہی کرنا عورتون کا نام ہی
کرنا دنیا تہ و بالا ہو دشمنون کا منہ کالا ہو بات کی تہ ہی کرنا جھوٹ کو سچ ہی کرنا زہرہ بیگم نے کہا
ہان نہین ودا کچھ ہم بھی سنین خرشید بیگم بھی سُنین کیا اسرار ہے کیا تکرار ہے کیا قصہ کیا قضیہ ہے
جسپر اڑی ذکیہ ہے ہمکو کیون بلایا ہے کیا فساد پھیلایا ہے تو وہ قصہ سنا ہم کو بھی جتا نہین بولی
زہرہ بیگم مجھپر قہر ہے اور ستم میرا ناک مین دم ہے باندیون کا اودہم ہے چھوکریان جدا بیگم اون
سے سوا مجھسے جھگڑتی ہین ناحق ناحق لڑتی ہین کوئی قصہ ہے نہ قضیہ سر ہوتی ہین بی ذکیہ رات کو
میری زبان سے بڑہاپے کے اوسان سے چھوکریون کے آگے ان چھچھوریون کے آگے نادانی سے
نکل گیا انجانی سے ذکر چلگیا ارے تم کیون لڑتی ہو آپسمین جھگڑتی ہو بات جانو نہ پہچانو تم وفا کو
کیا جانو وفا کیا چیز ہے تم کو اتنی تمیز ہے بس زہرہ بیگم اللہ کی قسم میرا بولنا تھا منہ کھولنا تھا
ایک قیامت آگئی میری شامت آگئی مجھسے لڑائی ٹھن گئی ایک ایک رستم بن گئی مجھپر طعنون کا
تیر کے نشانون کا مینہ برسا دیا غضب ڈہا دیا آپس مین مل گئین مجھ اجڑی پر پل گئین آخر
بیگم کو مجھسے بھڑا دیا بیگم نے بھی پالوا اڑا دیا مجھسے دہینگا مشتی کی باندیون کی پشتی لی وہ مشل ہوئی
انگوٹھی کو ٹہلتی کا بہانہ لگانے والی چھبیلا اور نفرانہ رات بھر مجھے چڑھایا رات بھر مجھے ستایا دم بھر
سونے نہ دیا دراز ہونے نہ دیا اپنی ضد کرتی رہین مجھپر الزام دھرتی رہین چھوکریون سے چڑھوانا منظور تھا

بیگم کو ستانا منظور تھا قصہ کا بہانا تھا اپنا غصہ آزمانا تھا کسی بات پر بڑہیا بولے ذرا اپنا منھ کھولے پھر اسکی خبر لون ناک مین دم کر دون رات کو موقع پایا خوب مجھے بھونکایا پنجے جھاڑکر پیچھے پڑگئین کیسہ دو بیگم بگڑ گئین بس بی رات بھر بات بات پر میرے کان کھائے وفا کے دریا بھائے مین بات سناکر زبان ہلاکر گناہگار ہوگئی تقصیروار ہوگئی مجھے اکیلا پالیا میرا بھیجا کھالیا آخر مین مجبور ہوئی جان بچانی ضرور ہوئی مجھے بھی پیچ آگئی دل پر ضد چھاگئی پھر تو مینے مردون کو بیگم نے عورتون کو باوفا بنایا کیا کیا بنایا ساری رات یہی داستان رہی بیگم پشیمان مین پریشان رہی آپ سوئین نہ سونے دیا بیگم نے سر الہو پیا اے زہرہ بیگم تمھاری جان کی قسم پیچھا چھڑانا مشکل ہوا جان کا بچانا مشکل ہوا بیگم جان کو آگئین باندیان منہ کو آگئین تم دیکھو یہ غضب باندیان سب کی سب جھوٹ کو سچ کرتی ہین بات کی تہ پیچ کرتی ہین ہماری بیگم کے نزدیک پیاری بیگم کے نزدیک میل کا بیل بنانا عورت کو چڑیل بنانا ادنے بات ہے یہ کرامات ہے باندیون کے سات رہتی ہین بکری کو اونٹ کہتی ہین تم کو پنچ بنایا ہے فیصلہ کو بلایا ہے تم قضیہ طے کرو وفا کی قے کرو تکرار کی یہ بات ہے انصاف پنچون کے ہات ہے پورا انصاف کردین جھگڑا صاف کردین بیوی جو بات کہو ایمان کے سات کہو خوشامد ہو نہ طرفداری وہ کہو دل کو لگے پیاری فہمین کی بات سنکر بڑہیا کی خرافات سنکر پنچ دق ہوگئے سب متفق ہوگئے ہمزبان ہوکر ایک بیان ہوکر صاف صاف جواب دیا بڑہیا کو آگے دہرلیا پنچون نے زبان کھولی ایک ایک بگڑکر بولی عورت اپنا علاج کر کل کی کرتی آج کر جنون نہ بڑہ جائے خون نہ بگڑ جائے فصد کھلوا جونکین لگوا لو بی اور ہوئی جواب دو کوئی سو برس کی بڑہیا نے روئی کی گڑیا نے ہم کو چھچھورا بنایا ہے خوشامد خورا بنایا ہے کس کو یہ مرض ہے کس کو یہ غرض ہے جو کسی کی خوشامد کرے تیری میری برآمد کرے جھوٹ بولے عیب کھولے گوہین کانٹے بوئے بیوفا بنے بدنام ہو دنیا کا ہم پر الزام ہو ہم تو سیدہی سنا دینگے کھرا کھوٹا دکھا دینگے

بڑھیا تیرا خیال خام ہے یہ تم لوگون کا کام ہے سر سہلاؤ بیچا کھاؤ بیویون کو پھسلاؤ دم دیکر قسم دیکر چرا چرا کر چھپا چھپا کر مال تال اُڑاؤ کھاؤ اور غراؤ ہم تو صاف ہین ذات کی اشراف ہین جو کہینگے کھری کہینگے کھرے ہین کھرے رہین گے کون اپنا ایمان بگاڑے جہنم مین جھنڈا گاڑے ایمان ہے تو جہان ہے جان کے سات ایمان ہے تو مانے نہ مانے پاپوش سے جانے نجانے پاپوش سے ذکیہ سلطان بگڑین انکی اماجان بگڑین جو بگڑے ہماری تقریر سے وہ خشکا کھائے پنیر سے مثل ہے راجہ روٹھے گا اپنی نگری لیگا جو کچھ دیتا تھا نہ دیگا سن دولھین تجھے دیتے ہین بچن ہم بے حمایت بے رورعایت سچا فیصلا کر دینگے قصہ الگ دہر دینگے جو عقل مین آئیگا جو ذہن مین سمائے گا صاف صاف سنائینگے بے غلاف سنائینگے کسی کو دبائینگے کسی کو دھمکائینگے روٹھے کو منائینگے جھگڑا چکائینگے آخر بک بک مین اسی جھک جھک مین دن تمام ہوا اور یہی سرانجام ہوا شام ہوگئی آئی آسمان پر سیاہی چھائی ذکیہ سلطان نے دل پریشان نے بارہ دری کو جھڑوایا فرش دوش بچھوایا گاؤ تکیہ لگائے جھاڑ فانوس جلائے سب مہمان جا کر بیٹھے قرینے قرینے آکر بیٹھے سب کے آگے دولھین بغل مین جمیلہ دشمن برابر آکر بیٹھی کولا ملا کر بیٹھی موچھون کو تاؤ دیتی تھی ٹرھیا کے چٹکیان لیتی تھی مردار کو چین ذرا نہ تھا چوتڑ کہین ٹکتا نہ تھا بیقرار تھی بیتاب تھی آگ پر سیماب تھی دولھین دیکھ کر گھبرائی بغلین جھانکی بولائی کہنے لگی خدا کی دہائی میری شامت بھین آئی جو اس جھلو کو چڑیل کلو کو بغل مین بٹھالون آستین مین سانپ پالون بندر کو دوست بناؤن بچھو سے بیر بساؤن بھین بھین بیگم گزرے تقریر سے ہم مجکو آبرو عزیز ہے یہ چھوکری بے تمیز ہے بیوی اپنی عزت بیوی اپنی حرمت اپنے اپنے ہات ہے میرا اسکا کیا سات ہے دشمن کے سایہ سے برے ہمسایہ سے دور رہنا بہتر ہے ضرور رہنا بہتر ہے بیگم تم بندوبست کرو اسکا حوصلہ پست کرو یہان سے اوٹھا لو اپنے پاس بٹھا لو ذکیہ بیگم نے کہا بڑھیا ہوش مین آ تو اپنا علاج کروا

گدال سے فصد کھلوا ابھی اوس غریب نے چھوکری بدنصیب نے زبان ہلائی نہین ہنسی ہنسائی نہین
تونے واویلا مچائی دینے لگی دہائی وہ مثل ہوئی اجی تم تو مجھے چھیڑو گی آگا آکر گھیرو گی بڑہیا
تیرا وہ حال ہے کانڑے گنجے کی مثال ہے ایک گنجا کہین جاتا تھا کانڑا سامنے سے آتا تھا حرام خور
گنجا دل مین سونچا کانڑا مجھے برا کہیگا چپکا نہین رہیگا تو پہلے ہی دہمکا دے گالی اسکو سنا دے اُدہر
کانڑے نے سوچ کر ذرا سر کھجا کر نوچ کر گنجے کو گالی سنائی گنجے نے ڈہول بجائی گالی گفتار ہونے لگی
جوتی پیزار ہونے لگی وہی عقلمندی وہی پیش بندی فہمین تو کرتی ہے بیہودہ گفتگو کرتی ہے درگور
عورت ہے بلا ہے موئی آندہی ہے ہوا ہے ایک ایک کے سر ہوتی ہے اپنے نصیبون کو روتی ہے
آتے جاتون سے چپ چپاتون سے لڑتی ہے جھگڑتی ہے وہ مثل ہے آبیل تو مجھے مار نہین
مارتا تب بھی مار فہمین بولی بیگم تم جیو جم جم ذرا میری بات سمجھو باندی کی اوقات سمجھو سنو ذکیہ
سلطان میری داستان مین کیا کہتی ہون کیون الگ رہتی ہون مین ناوان نہین تم جیسی
انجان نہین دوست کو دشمن کو اشراف کو کولن کو دور سے پاس سے شعور سے قیاس سے
نہ جانون نہ پہچانون مجکو عقل ہے شعور ہے نہین مقدر سے مجبور ہے بیوی بڑہاپا آگیا ہے غم مجھے
کھا گیا ہے مگر پھر جوانون سے تم نئی پرانون سے ہر طرح اچھی ہون وفادار کی بچی ہون اب تک
ہوش بجا ہین حواس بھی سوا ہین عقل مین تیزی ہے بات مین دلآویزی ہے بشرہ دیکھ لیتی ہون
چہرہ دیکھ لیتی ہون صورت سے بھلائی تیور سے برائی جان جاتی ہون پہچان جاتی ہون
بنو ظاہر تو بیوقوف ہون مگر بڑی فیلسوف ہون لو تم کو نقل آدمی کی عقل مین سناؤن تماشا
دکھاؤن گزری ہوئی نقل ہے اصل کی اصل ہے نقل ایک بار مجھپر ایسی گزری دریا کے اندر
ایسی گزری مین کلکتہ سے آتی تھی۔ اور لکھنؤ کو جاتی تھی برسات کا موسم میرا کیا ادم دریا کا چڑہ
تھا پانی ہاتی ڈباؤ تھا سوہن بہدر لا پر آئی تیار دریا پر آئی دیکھا کنارہ پر اودسا فراکثر کچھ پڑے

ہین کچھہ کھڑے ہین بیل ٹٹو بھی تھے جانور نکھٹو تھے ناؤ کا انتظار تھا ایک ایک امیدوار تھا ناؤ جلدی
آئے ہم سب کو لیجائے اتنے مین ناؤ آئی دھرسے بھی بہائی کنارہ پر لگائی ملاح نے دی دہائی
مسافرو جلدی آؤ تیار ہو سوار ہو جاؤ لوگ تیار ہوئے ناؤ مین سوار ہوئے ملاح نے جو ما لگا دیا اجڑنے
یہ غضب کیا بیل ٹٹو بھی بھر دئے جانور نکھٹو بھی بھر دئے اب تو بیٹھنے کی جگہ نہ رہی چوڑ ٹیکنے کی جگہ نہ رہی
ابھی وہ ملاح ہوا بے صلاح ناؤ چھوڑنے کو تھا لنگر توڑنے کو تھا ایک موا غارت ہوا بندر والا
گنوار نرالا صورت دیوانی اچانک ناگہانی کہین سے پیدا ہو گیا زمین سے پیدا ہو گیا ملاح کو کچھہ دیکر
اپنے بندر کو لیکر ناؤ پر جا بیٹھا سب کے برابر آبیٹھا جمیلہ بولی جیسی تو بے تمیز بے آبرو محفل مین بیبیر
بیٹھی میرے برابر بیٹھی بیوی ذکیہ سلطان روکو باندی کی زبان دیکھو مین نہ کہتی تھی اس سے الگ رہتی
تھی یہ فتنہ انگیز ہو لیگی بات مین زہر گھولے گی چھوکری نہین ہے بلا ہے شیطان سے سوا ہے
ذکیہ نے کہا دادا تو خیال نکر ذرا اپنا کام کر بات تمام کر جمیلہ کو نہ گھور معاف کر قصور دوا بند کر زبان
شروع کر داستان تو چپ ہو رہ بندکی نقل کہہ بس بیگم جب ناؤ پر بیٹھے سب وہ بندر والا موا نرالا
ناؤ کے اندر آ گیا بندر کو لیکر آ گیا اتنے مین ایک آدمی کوئی بڑا نیک آدمی مسافر صورت شاید بصرہ تو
دور کا چلا دریا پر آیا ملاح نے اوسکو بھی بلایا کہا تم بھی آؤ جگہ ہے بیٹھ جاؤ وہ شخص عقلمند تھا لقمان کا
فرزند تھا بندر کو دیکھکر مچھندر کو دیکھکر بہت گھبرایا ناؤ پر نہ آیا کھڑا رہا ملاح سے کہا نہین نہین بھائی
میری قضا نہین آئی ناؤ پر سوار ہون اجل سے دوچار ہون مجھے ایسے جانے سے اپنی جان گنوانے سے
کیا حاصل ارے جاہل تو نے بندر کو بٹھایا ہے شریر جانور کو بٹھایا ہے تو پریشان ہوگا دیکھہ پشیمان ہوگا
ملاح جھنجلا کر بولا پھر ناؤ کا لنگر کھولا دوبارہ پکارا مسافر کو للکارا آنا ہے تو آؤ باتین نہ بناؤ دیکھو پچھتاؤ گے
دیکھتے رہ جاؤ گے جب رات ہو جائیگی ناؤ پھر کر نہ آئیگی افسوس کرو گے سردی مین مرو گے مسافر
نے کہا خبر لے قافلہ بہا ہم سب جانتے ہین تیری کب مانتے ہین ارے ملاح ہوش مین آ اپنے اوسان بجا

تو گنوار ہے جان سے بیزار ہے ہمے جان عزیز ہے تو جاہل بے تمیز ہے مین دیوانہ نہین نادان مستانہ
نہین تیرے دم فریب مین آؤن اجل کے دام مین پھنس جاؤن ارے نادان ملاح ہماری مان صلاح
تو اللہ سے دعا مانگ راہ مین بندر نہ لائے سا تک ناؤ مین گھمگھم ہے مجھے بندر سے وہم ہے اگر یہ
بندر ناچا پھر دیکھو یہ کھانچا ڈوب جائیگا تو پچتائیگا ملاح نے قہقہا مارا پھر مسافر کو للکارا او میان
جوان بنے ہوئے لقمان یہ تم نے کیونکر جانا کیا علم غیب سے پہچانا وہ مسافر بولا عقل کا بول بالا
ہمین اللہ سے علم کی راہ سے عقل عنایت ہوئی ہے عقل سے ہدایت ہوئی ہے مین وہ انسان نہین
کچھ تجھسا نادان نہین دیکھ بھال کر انجام کو خیال کر بے قضا بے رضا دریا مین گرون حرام
موت مرون تو نے سنا نہین تو نے پڑھا نہین حکیمون نے کہا ہے عالمون نے لکھا ہے جس
ناؤ مین جس گانو مین جس بیڑے مین جس کھیڑے مین پاپی روسیاہ ہوگا وہ کھیڑا تباہ ہوگا
تیری ناؤ مین بندر ہے شیطان شریر جانور ہے میری کیا شامت آئی ہے مجھپر کیا مصیبت آئی
ہے ناؤ کے اندر آؤن اپنی جان گنواؤن تو نے بندر کو بدجانور کو ناؤ مین بٹھالیا بے گناہ کا
خون کیا اب ناؤ کا بہاؤ پر پانی کے چڑھاؤ پر دو قدم بہنا مشکل ہے سلامت رہنا مشکل ہے تو
زندگی سے ہات دہو اپنی ناؤ سے مایوس ہو سُن رے ملاح اب یہی ہے صلاح تو اپنا جینا چاہے
دانہ پانی پینا چاہے بندر کو اُتار دے دریا کا کنارہ لے منزل آسان ہوجائیگی مشکل آسان ہوجائیگی
اگر مرنا منظور ہے موت کتنی دور ہے بسم اللہ اپنی راہ لے مسافرون کو ڈبو دے تو نے شاید سنا نہین
تو کچھ پڑھا گنا نہین مثل ہے گرہ سے مال جائے آدمی عقل نہ گنوائے جو ہمیشہ افسوس آئے
آدمی عمر بھر پچتائے ہمکو ہوش ہے حواس ہے آج سے کل پاس ہے ہم اسوقت ٹل جائین گے
آج نہین کل جائینگے بس بی وہ عقلمند خدا کی سوگند یہ کہکر خاموش ہوگیا پھر روپوش ہوگیا
ملاح نے لنگر اُٹھایا ناؤ کو دہار پر بہایا ناؤ کنارے سے ٹلی تھی پانی کے زور سے چلی تھی بندر کو

ہوا لگی مچھندر کو ہوا لگی موجون کا تماشا نظر آیا موئے وحشی کا دل لہرایا اپنی والیون پر اترا بد افعالیون
پر اترا خوش فعلیان کرنے لگا زقندین بھرنے لگا پھر اوس پانی مین موج کی طغیانی مین اپنی
مورت دیکھکر مسخری صورت دیکھکر نگوڑا اچھلتا تھا کیا کیا مچلتا تھا غلطکین لگانے لگا بھپکیان
بتانے لگا ناؤ مین غوغا ہوگیا بندر کا تماشا ہوگیا موا بندر کدکتا تھا گھوڑا ٹٹو بدکتا تھا اجڑا بندر والا
اوسکا منہ کالا بندر پر جھنجلاتا تھا ڈنڈے سے سمجھاتا تھا بیگم وہ بندر شریر جانور اوسوقت کسکا یار تھا
اوسپر شیطان سوار تھا اپنے مالک سے نہ ڈرا کسی غیر ذالک سے نہ ڈرا دھمکیان دینے لگا بھپکیان
دینے لگا پھر تو وہ جانور بدذات بندر اور بھی زیادہ ہوگیا کودنے پر آمادہ ہوگیا پھلانگے لگانے لگا
چھلانگے لگانے لگا اب اوس موئے نے شریر غارت ہوئے نے کود کود کر یہ حال کردیا ناؤ مین
بھونچال کردیا کبھی ٹٹو کو نوچا کبھی بیل کو دبوچا کسی کا منہ چڑایا کسی کا گال کاٹا کسی کا دامن پھاڑا
کسی کا مال اجاڑا بڑا اودھم کردیا ناک مین دم کردیا سر کی ٹوپیان لے گیا بدن کی بوٹیان لے گیا
ٹٹو کدکنے لگے بیل بدکنے لگے کیا حیوان کیا انسان مسافر بچارے ڈر کے مارے کونے کونے بچھے
بچھونے چھپتے پھرے لکتے پھرے آخر بندر نے بدبلا مچھندر نے اچھل کود سے یہ نوبت کی بھری ناؤ کی
یہ صورت کی ٹیڑہی سیدہی ہونے لگی لوگون کو ڈبونے لگی ایک بار ایسی جھکی ملاح سے بھی بہکی
قابو سے نکل گئی ٹکراکر ٹوٹ گئی بندر پھاند پھندا وحشی تیر ترا موا گمنام ہوگیا سب کا کام تمام ہوگیا
کوئی داد کو پہونچا نہ فریاد کو پہونچا لوگ عدم کو گئے سیدھے ارم کو گئے غریبون کی جان بد نصیبون
کی جان بندر پر قربان ہوئی کہنے کو داستان ہوئی مین ہی کمبخت جینے سے کلفت دریا مین جا
گری اللہ کے گھر سے پھری آخر با ایمان تھی بڑی سخت جان تھی ڈبکیان کھاتی غوطے لگاتی خضر کی
سگی کنارے جالگی عمر ابھی باقی تھی زندگی اتفاقی تھی جیتی رہی بچ گئی اجل کے حملے ہونے کو گئی سیکڑون
پانی ڈھیرون پانی حلق مین اتر گیا پیٹ مین بھر گیا غٹ غٹ پی گئی تقدیر سے جی گئی جیتی جاگتی

لکھنؤ آئی کہو بیگم کیسی سنائی یان وہی بات ہے باندی جھلو کا سات ہے یہ بندر سے کم نہین بوجھہ مین دم نہین تم اپنی باندی کو موسل سانڈی کو یہان سے اوٹھالو اپنے پہلو مین بٹھالو یہ آخور حرام خور کچھہ نہ کچھہ سنائیگی ناحق مجھے ستائیگی ذکیہ بیگم نے کہا جمیلہ یہان چلی آ میرے پاس بٹھہ جا باؤلی ہوگئی ہے دوا اسپر سایہ نہ ڈال بڑھیا ہے دجّال تو نہ بھڑاکہل کہری سے جمیلہ بیج بیوفا بری سے یہ طوطا چشم ہے اسکے سفید چشم ہے جمیلہ جل کر بولی آپے سے نکل کر بولی بیگم کچھہ نکہو چپکی ہو رہو مین جواب سنا دونگی اسکو مزا ایکھا دونگی اسکے پاس بیٹھے شیطان مین بٹھکر ہوئی پشیمان اپنے سر کی قسم میرا گھبرا گیا دم اسکا برابر بیٹھنا خلا ملا ہو کر بیٹھنا کسکو پسند ہے اسکو بغل گند ہے یہ نگوڑی پاگل ہے اسکی وہ مثل ہے تن پر کپڑا نہ بدن پر لتہ پھر بات کرون البتہ بیوی رضیہ سلطان نے تمھاری اناجان نے اسکو منھہ لگایا ہے ذرا سر چڑھایا ہے موئی فہیمن بن گئی ہماری دشمن ٹنگئی ایک ایک کو دیکھاتی ہے بندریا کاٹے کھاتی ہے قمرالنسا نے کہا یہ وبال بندر پر رہا اب جمیلہ جانے دے ہمکو دل بہلانے دے رات جاتی ہے بات جاتی ہے لو دوا آؤ بہادری دکھاؤ میدان صاف ہے وفا کا انصاف ہے کچھہ کہو کچھہ سنو دل کھول کر ہم کو سنو اچھا بیوی قمرالنسا ابتو رات آئی سوا آج قصیہ کو کو رہنے دو جمیلہ کو اور کہنے دو باندی بخار نکال لے دل کا غبار نکال لے یہ سپاہی کی جورو ہے اسکو لڑائی کی آرزو ہے تم آج نہ بولو بدمزاج نہ بولو کل بات سو بات لو ملاؤ ہات سے ہات مجھی نیند آنے لگی طبیعت مرجھانے لگی کل ساری رات بچون کے سات جھگڑا چھیڑنا قصّہ کو بڑا یہ بات سبکو پسند آئی فہیمن نے رخصت پائی کھٹولے پر جا لیٹی پانون پھیلا کر جا لیٹی مہمان بھی سو گئے چپ چاپ ہو گئے جب صبح نمودار ہوئی پچھلے انوری بیدار ہوئی سوتی سوتی جاگی اناکے پاس بھاگی دیکھا بادل گرجتا ہے لگاتار مینھہ برستا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے آج جھولنے کا مزا ہے جاکر انا کو اوٹھایا بیخبر سوتی کو جگایا کہنے لگی اناجان بیوی رضیہ سلطان تمھین کچھہ نہین دھیان تم پڑی ہو

بے اوسان مجھے رات سے فاقہ ہے انا بھوک کا تراقہ ہے لاؤ کچھہ کھلاؤ کوئی چیز ہو تو لاؤ دھری ہو رکھی ہو
مجھے کچھہ کھلا دو نہو بازار سے منگا دو بھوک نے بیتاب کر دیا سوتی کو بدخواب کر دیا کلیجا کھرچا جاتا ہے
انا جی بیٹھا جاتا ہے اٹھو حال غیر ہے اٹھو مینھہ کی سیر ہے رضیہ بیگم برہم برہم اٹھین جواب دیا اے
انوری کیا کیا سوتی کو جگا دیا میرا بھیجا کھالیا کوٹھری مین جا کچھہ دھرا ہو نکال لا جو چیز ملے کھا جا
طبیعت کو بہلا کچھہ نہ ملے مجھے نگل کہین یہان سے ٹل لڑکی آدھی رات مین طوفانی برسات مین آنکھین
ملتی پیٹ مسلتی دوڑی آئی یہ مژدہ لائی انا کچھہ لاؤ بھوکی کو کھلاؤ لڑکی کچھہ خیر ہے تجھے مجھ سے بیر ہے
نیند مین ستاتی ہے سوتی کو جگاتی ہے مین تجھے کیا کھلاؤن کہانا وانا کہان سے لاؤن مینھہ کا
طوفان ہے عالم سنسان ہے دیکھتی ہے کیا سامان ہے سو پایا پڑا جہان ہے اسوقت سر دست کوئی چیز نہین ہے
لڑکی صبح ہونے دے مجھے بھی سونے دے خاموش ہو رہ جا تو بھی سو رہ ذرا بھوک کو مار اتنی نہ ہو بیقرار
یہ جھوٹی بھوک ہے یہ کھوٹی بھوک ہے یہ بھوک کا وقت نہین بازار مین آمدرفت نہین دیکھہ مینھہ لگاتار
برستا ہے تل دھار اوپر دھار برستا ہے مینھہ کی وہ طغیانی ہے جہان مین پانی پانی ہے مینھہ ہے
خدا کا قہر ہے گھر مین گنگا جمنا کی نہر ہے آدمی بازار کیونکر جائے سودا سلف کیونکر لائے تو ذرا صبر کر
جی پر جبر کر اسوقت کچھہ پک سکتا ہے باورچیخانہ تک ٹپکتا ہے بیٹی ضد کی بات ہے ابھی دو گھڑی رات ہے
اور ہے صبح ہو مینھہ کھلے پکا لیجو گلگلے اے ہے انا جان بھوک نے کھوئے اوسان جی نکلا جاتا ہے
دل پگلا جاتا ہے انا جو کچھہ ہو دو میری بھوک کھو دو سموسہ دو کباب دو نہین صاف جواب دو بھوک کا
علاج کرو درست مزاج کرو انوری بیگم خیر مان درست کرا دو سان مینھہ کا طوفان کھلنے دے
کوئی دوکان کھلنے دے کوئی قصائی نان بائی آئے کوئی بنیا کوئی حلوائی آئے باقرخانیان پکوا لینا گرم
کچوریان منگوا لینا تازی تازی ملائی کھانا گھر کی چیزین بالائی کھانا پاپڑ پہنوائیو بھوک کو بہلائیو نہین
انا جان یہ پھیکا سامان بھیڑ کسے بھاتا ہے برسات مین کون کھاتا ہے مین تو آبی آج دو پہر کی

پھینیان منگاؤن گی جلیبیان منگاؤن گی یہ نہو کچھہ اور منگاؤ مجھے باتون مین نہ بہلاؤ بیٹی مجھے لٹوادے
ہر طرح روپیہ اٹھوادے اچھا جا منگالے کچھہ نہ ملے مجھے کھالے بی آنا تم کو کیا ہوا ہے مجھہ سے دل
پھرا ہوا ہے تم تو ہر بات مین بات کے سات مین جواب سنا دیتی ہو ہاہا اُمنگ مٹا دیتی ہو بس آنا بس
تم جیو سو برس اب تم سے نہین کہون گی تمہارے گھر نہین رہون گی لو بی رضیہ سلطان اللہ حافظ انگھیا سن
مین جاتی ہون ڈولی منگاتی ہون اچھا انوری یہان آ میرے پاس ٹک جا مین تجھے تدبیر بتاؤن تیری
دل کیسی سناؤن جا چھوکریون کو جگا کچھہ سامان گھر سے نکلوا کھانڈ لے میدہ لے بیسن لے میرا آنا بے کا
بڑا الگن لے ابھی تینون کو سب چیزون کو اچھی طرح تل دل خوب گوند مسل گلگلے پھلکیان تل دے
جتنے نکلے جاوین نکل پورا پکوان ہو جائیگا بھوک کا سامان ہو جائیگا آج پکوان کی بہار ہے آگے تجھے
اختیار ہے آہا آنا جان تمہارے قربان خوب ڈھب بتادیا اچھا سامان بنادیا آنا بی جوڑہ بھی دینا
ہان ہان وہ بھی لینا جا آپا کو اٹھا سامان تیار کرا اچھا ابھی جاتی ہون آپا کو جگاتی ہون آپا بی آپا بی
اچھی میری باجی ذرا آنکھہ کھولو ہشیار ہو بولو آپا کروٹ لو جھٹ پٹ لو ذرا دیکھو آپا میرا سکھڑاپا مینے
آنا کو جا کر خوب بہلا پھسلا کر اُٹھایا راضی کیا ہے قابو مین لیا ہے اٹھو نیند کو بہلاؤ زیادہ پانو نہ پھیلاؤ
ہوشیار ہو جاؤ خراٹے نہ لو پکوان تلو میٹھہ کا تار دیکھو ابر کی بہار دیکھو آہا کیسی بہار ہے کم کم ہوا رہی ہے
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا ہے کم ہے نہ سوا ہے ستھرا آسمان ہے جھولے کا سامان ہے دُودی آپا بی گھبرا گیا
جی تم ایسی بیخبر سوئی ہو گویا گھوڑے بیچکر سوئی ہو آج اُٹھتی ہو نہ کل دن یون ہی جائیگا نکل بس آپا
اٹھو پلنگ سے چھٹو ہاتھہ منہہ دہو ڈالو ذرا نیند کا خمار ٹالو اے ہے آپا اٹھتی نہین تم سے پلنگڑی چھٹتی
نہین دُودی انوری بیگم گھونٹ دے میرا دم تو نے خدا کی قسم مجھپر وہ کیا ستم ناک مین دم کر دیا صبح
صبح اودھم کر دیا نیند بھرنے نہین دیتی مجھے مرنے نہین دیتی چلا چلا کر جگا دیا چیخ چیخ کر اٹھا دیا غضب ہین
جان آگئی لڑکی میرے کان کھا گئی ابھی آنکھہ جھپکی تھی مین لحاف مین دبکی تھی دم بھر سونے نہ دیا غافل

ہونے ندیا رات کو پھر محفل ہو گی مجھے کیسی مشکل ہو گی دن کو مین کام مین مہانون کے اہتمام مین اِدھر اُدھر بھاگون گی ساری رات جاگون گی میرا کیا حال ہو گا جاگنا وبال ہو گا بس آپا کھڑی ہو جاؤ ذرا ٹہلو نیند کو بہلاؤ تم باتین نہ بناؤ مجھ جلی کو نہ جلاؤ تم بہت سو چکین آرام سے ہو چکین لو اوسان مین آؤ باہر نکلو دالان مین آؤ مینہ برستا ہے میرا جی ترستا ہے جلدی اُٹھو جی مین نہ گھٹو وقت نکلتا ہے میرا جی جلتا ہے اچھا انوری بیگل کہان چلتی ہے چل مین اُٹھی بات کہہ ترپھر نہ ہو راضی رہ آخر ذکیہ بیگم کچھ برہم برہم انگڑائیان لیتی جمائیان لیتی اوسان مین آئی دالان مین آئی سب سامان تیار کیا مہانون کو بیدار کیا پکوان تلنے لگی فہمین بھی نکلنے لگی جمیلہ دیکھکر بڑبڑائی مرغی کی طرح کڑکڑائی کہنے لگی مسخری دیکھو بی انوری یہ لتیا کی لگی چوٹی پاس آ لگی بیگم خبردار رہنا ذرا ہشیار رہنا چھچھوندر آئی ہے گھی کی بو پائی ہے آنکھ بچا کر لیجائیگی میانے مین بھر تیجگی ایک دو گلگلے بین کے ہات آئے تھے فہمین کے نرہیا دٹھانے پائی تھی ابھی کھانے نہ پائی تھی طعنہ سنکر چلی آئی جل بھن کر چلی آئی بدنصیب بکتی رہ گئی کڑھائی کو تکتی رہ گئی ذکیہ پکانے مین مشغول ہوئی انوری نہانے مین مشغول ہوئی لال لال جوڑا پہنا اوس پر پہنا گہنا بن بنا کر باہر آئی مہانون کو سات لائی جھولے پر بٹھایا ایک ایک کو جھلایا ایک طرف مہان ایک طرف انوری جان پکوان کھاتے گنے گیت گاتے گئے جمیلہ گلگلے لاکر فہمین کو دکھا دکھا کر مردار کھاتی تھی دداکو جلاتی تھی کہتی تھی نانی یہ گلگلا تو بھی منھ مین پلپلا آخر وہ دن سارا ہنسی ٹھٹون مین گزارا مہان کھاتے رہے گاتے بجاتے رہے جب شام ہو گئی روشنی تمام ہو گئی بارہ دری تیار تھی روشنی کی بہار تھی مہان فرصت پا کر بیٹھے موقع موقع سے آکر بیٹھے دداِ فہمین کو بلایا سوتے فتنہ کو جگایا فہمین جلی بھنی کڑوی کسیلی سنی جمیلہ کی بات سے اوس بدذات سے تنگ ہوئی پڑی تھی تیمگ ہوئی پڑی تھی بڑبڑاتی مسکراتی کچھ گردن کو ہلاتی آئی آکر بیٹھی جم جما کر بیٹھی قمرن بولی کہو فہمین ذکیہ سے کیا ہوئی آن بن

بیوی قمرن کچھ آن نہ بن ذکیہ بیگم ستاتی ہین باندیون سے چھڑواتی ہین آپ جھوٹی بات کہتی ہین۔
باندیان سات کہتی ہین مجھے بیہودہ جاناہے ہڈی کا گودا جاتا ہے بیگم کھائے جاتی ہین اُلّو بنائے
جاتی ہین گالیون کی بھرمار ہے مجھپر جوتی پیزار ہے مجھ موئی کو غارت ہوئی کو ذرا بولنے نہین
دیتین منہ کھولنے نہین دیتین مین کچھ کہہ نہین سکتی چپکی بھی رہ نہین سکتی غضب مین جان ہے یون تو مین
امان ہے اچھا ددا یہ تو بتا وہ جھگڑا کیا ہے وہ رگڑا کیا ہے ہمکو بھی سنا ہمکو بھی سمجھا بی قمرن کیا کہے
نہین بیوی جھگڑا ہے نہ تکرار نہ مجکو جھگڑے سے سروکار بیگم مجھسے بیزار ہین میرے درپے آزار ہین
مجھے بولنا دشوار کردیا منہ کھولنا دشوار کردیا بیگم کا غضب دیکھو تم سب کے سب دیکھو ذرا خیال کرو
نہین سوال کرو میرے دماغ مین فتور ہے یا اون کی عقل کا قصور ہے بیگم کو ضد آگئی ہے خبر نہین
کیا سما گئی ہے بار بار یہی فرماتی ہین مجھے یہی سناتی ہین عورتین پارسا ہین مرد بے وفا ہین مین
کیا جواب دون کسکا صبر لون کہتی ہین عورت جسکے ذکر سے نفرت بڑی عاقل ہے ہنرمند فاضل ہے
تم یہ انہیر دیکھو سمجھ کا پھیر دیکھو سچ کو جھوٹ کرنا بھیڑ کو اونٹ کرنا یہ اون کی عقل ہے تکرار کی یہ اصل ہے
مرد کو بیوفا بناتی ہین عورت کو مردوا بناتی ہین بیگم اولٹی عقل کی ہین پیدا ہوئی آج کل کی ہین میری
بری بات سہی کیسی خرافات سہی وہ غور سے سنین ذرا طور سے سنین پھر قائل ہون ادھر مائل ہون
میری جو بات ہے حکمت کے سات ہے صاف ہے سیدھی ہے جو نہ سمجھے وہ گیدی ہے بتو سچی بات
اور اچھی ذات چھپائے سے کب چھپتی ہے وہ آنکھون مین کھپتی ہے بیوی مشک کو ترکو خشک کے سو
ڈبیون مین دباؤ تو قفلون مین چھپاؤ نہین چھپیگا اپنی بو دیگا بس میری بات ابھی یاد اہیات
جان لو ایسی ہے مان لو ایسی ہے بیگم کچھ جانتی نہین سمجھاؤ تو مانتی نہین زبان چلادیتی ہین۔
ٹک ملادیتی ہین پھر کہتی ہین عقلمند ہون اشراف کی فرزند ہون سنو قمر النسا بیگم کیا کہہ رہی ہے
عالم دنیا کی بھلائی زمانہ کی پارسائی مردون مین موجود ہے عورت عالم کی مردود ہے قمرن بیگم

تم ہی کہو حق کے سات رہو مرد کی خوبیون کو مرد کی نیکیون کو کوئی مٹا سکتا ہے مرتبہ گھٹا سکتا ہے
تم کو باور نہو یقین اگر نہ ہو کسی فاضل سے پوچھ لو کسی کامل سے پوچھ لو سنو وہ کیا کہتا ہے کہ فی الحقیقت
رہتا ہے تم سب مردونکو میرے بہر دونکو ایک زبان پاؤگی ایک بیان پاؤگی جو کہیگا یہی کہیگا فہیمن کی طرف رہیگا
مرد مین مروت ہے مرد مین محبت ہے سب سے سوا عقل ہے جو وفا کی اصل ہے اب اور کیا تعریف
کرون کیون کسی کو خفیف کرون سفین ودا اور کہہ طور بے طور کہہ بس بی تم آپ دیکھو ہر چیز کو ناپ دیکھو
مجھسے نہ پوچھو میرا منھ نہ نوچو مرد کی سخاوت مرد کی شجاعت مرد کی جرأت مرد کی ہمت آنکھ سے
دیکھو پھر اوسپر تھپ پھینکو سب سے بڑھ کر مرد کا جوہر اوسکی لیاقت ہے جو وفا کی علامت ہے
بیوی قمرن مرد کا اچھاپن کہانتک سناؤن کہانتک بتاؤن مرد کا دل کڑا دل سے حوصلہ بڑا
طبیعت کا گرم آنکھہ مین شرم تقریر اچھی تقدیر اچھی پھر آگے تمیز کہون کیا کیا چیز کہون بس واہ
واہ کہون ماشاءاللہ کہون اچھا دوا عورت کو ہماری ہم صورت کو تو کیا کہے گی کیا برا کہے گی اے
بی پرے پھینکو اوسکو تم ہی دیکھو خدائی کی برائیان جہان کی بیوفائیان تم اوسین پاؤگی پھر میرا یقین
لاؤگی کس مین جہالت ہے کس مین لیاقت ہے ہماری ذکیہ بیگم کرتی ہین ہم ہم مجھسے ناحق
سانگ لاتی ہین مرغی کی ایک ٹانگ بتاتی ہین عورتون کی طرفدار ہین مجھ نگوڑی سے بیزار ہین
بات کی پچ کرتی ہین جھوٹ کو سچ کرتی ہین اون کی جو بات ہے نادانی کے سات ہے بات کا
سر نہ پانو اجڑا ہوا گانو دھری جائے نہ اوٹھائی پھپوند لگی مٹھائی اوسپر یہ غضب باندیان سب
اونکا سات کرتی ہین ظلم بدذات کرتی ہین مجھ سے اقرار کرواتی ہین بدنامی مین سنواتی ہین مین
تکرار کرون ذرا انکار کرون میری شامت آئے اون کی بات بن جائے خدا کی شان
بی ذکیہ سلطان ایسی بیوفا کو عورت سی بھیا کو وفادار بتائین مرد وا بنائین اس ضد کا کیا
ٹھکانا جھوٹ پر الجھ جانا ذرے کو ستارہ بنانا جھوٹا بہتان اوٹھانا بیگم کو یہ آتا ہے میرا جی جلتا ہے

مین کیونکر نہ بولون کیونکر منہہ نہ کھولون مرد کو برا کہتی ہین مجکو سنا سنا کہتی ہین میرا ناک مین دم ہے
بیگم کا یہ ستم ہے دن کو رات کہین باندیان سات کہین بیوی قمرن سچی ہے نہین بیگم کچہہ بات
بنائین جو چاہین فرمائین اونکی بن آئی ہے نہین بات آئی ہے بتو خدا کی دہائی ہے کل سے
ہمپر چڑہائی ہے قمرن تم سمجھدار ہو سب طرح ہشیار ہو نیکی بدی جانتی ہو برائی بھلائی پہچانتی ہو
تم نے سارا جہان کل فرنگستان کھونڈ ڈالا ہے دیکھا بھالا ہے تم سمجہہ لوگی آپ کہدوگی مرد
اچھا یا عورت کسکو کسپر فضیلت ہے انصاف سے کہو کسی کی طرف نہ رہو میرا قول جھوٹ ہو سکتا
بکرا اونٹ ہو سکتا ہے قمرالنسا بیگم تمکو خدا کی قسم کسی کی حمایتی نہ ہونا دیکھو اپنا ایمان نہ کھونا میرا
جھوٹا قول نہین بات بیڈول نہین مین جو بات کہتی ہون عقل کے سات کہتی ہون عام عورتین
تمام عورتین بد خو ہین بری ہین اکہل کھری ہین مرد وے اچھے قول کے سچے جو کہین کر دکھائین
قول نہ بدلین مرجائین غیرت کا پاس کرین مروت کا پاس کرین ہان یہ ضرور کہون گی بے کہے نہین
رہون گی مرد ہزار باوفا عورتین چار باوفا وہ بھی مشکل سے شاید چاہ بابل[ص] سے کوئی قابل نکلے
مردکے مقابل نکلے جسکو پارسا کہین بی غرت نسا کہین سو مین ایک ہوگی اتنی کوئی خدائی خوار فتنی
جیسے آٹے مین نمک پھر بھی مجھے ہے شک کوئی کچہہ کہو کہین ہو یا نہ ہو مین تو نہ مانون گی بیوفا ہی
جانون گی سنو قمرن میرا سچا سخن بات کو خیال کرو پھر مجھہ سے سوال کرو تم نے اس ہندوستان کی
جہالت کی کان کی کیسی کیسی خود پسند بے غیرت نا دہند عورتین دیکھی ہین خوبصورتین دیکھی ہین
بیوی بتاؤ کیسی ہین کہدو ایسی تیسی ہین تم کو خوب معلوم ہے دنیا مین دہوم ہے کسی کا عقیدہ
اچھا نہ کسی کا سلیقہ اچھا کسی کا دین نہ ایمان ہوش درست نہ اوسان عقل کی کم اصل کی کم کہانے
مین چیت کمانے مین سست جسکو دیکھو جاہل موئی نکمی کاہل ذات کا بھروسا نہ بات کا بھروسا
بیکار بے اعتبار زمانہ عادت سے بیزار خراب چلن خراب رسم سب کی سب بے شرم بانکپن وہ کچہہ

[ص] چاہ بابل مصر کے علاقہ مین تھا اجڑ گیا ۱۲

چلین وہ کچھ جسپر عالم ہنسے جہان آوازہ کسے اپنا بیگانہ برا کہے پڑوسی بیوفا کہے اسپر کرین آن تان
مرد برا خدا کی شان مقابلہ پر آمادہ لڑائی کا ارادہ مردون سے زور آزمائی شیر سے لومڑی کی لڑائی
وہ مثل ہوئی دریا مین رہنا مگر سے بیر دوستدار کو سمجھے غیر تم یہ غضب دیکھو ایک نہین سب
دیکھو بی ذکیہ بیگم کرتی ہین ستم مرد کو حریف بناتی ہین اپنی تعریف کراتی ہین قمرن بولین ووا
ہم جانین ہمارا خدا ذکیہ کی غلط بات نہین تیری سی خرافات نہین ذکیہ کا قول سچ ہے رعایت
ہے نہ پیچ ہے ہم تو کھری کھری کہینگے بری کو بری کہینگے اچھی کو نیکنام غلام کو غلام بیوفا کو بیوفا
بیحیا کو بیحیا صاف کہدینگے با انصاف کہدینگے سن نہین عقل کی دشمن جو کوئی کسیکی بدی کریگا
گور مین انگارے بھریگا مثل ہے آسمان کا تھوکا منھ پر آتا ہے بدگو بدی کی سزا پاتا ہے تیری
عقل کا قصور ہے یہ بات تو مشہور ہے خاک سے چاند نہین چھپتا ابر سے نور نہین رکتا تو بھی ماہر ہے
تجھپر ظاہر ہے پیاری عورت کیسی ہے خدا کی قدرت کیسی ہے اری بڑھیا دیوانی وہ انہین زبانی
ذرا سوچ کر کہہ بیگم کے سات رہ اری وفادار کی بچی کہدے عورت اچھی واہ بی قمرن تم بھی
بنین دشمن ذیل سے نکل گیئن اودہری کو پھسل گیئن قمرن باغی ہوگیئن واری داغی ہوگیئن
نہین کچھ یہی کہہ ہوا مرد برا اور برا اچھا وہ ہم جب جانین وفا مرد کا لقب مانین تو مردون مین
ان بیدردون مین ہماری بھی وفا دکھا ہماری بھی حیا دکھا وہ تو بی قمرن چھپی ہوئی دشمن ابھی سے
پھر گیئن میری نظر سے گر گیئن قمر النسا آفرین مرحبا آخر بہن کا پاس کیا اوسکا اور ناس کیا مین
تم کو کیا سمجھاؤن کہانتک مغز پھراؤن بتو مین نے کیا نہین کہی کونسی خوبی باقی رہی وفا سنادی
حیا جتادی اب بھی نہ مانو اب بھی نہ جانو دوبارہ سنو تم بھی مجکو نہ ٹوکو لو بیوی قمرن مرد کا دیکھو
جوبن مرد کی نیکیان مرد کی خوبیان عالم مین آشکارا ہین سورج جیسے نمودار ہین آنکھہ
آپ دیکھو ہر چیز کو ناپ دیکھو عورت مرد کی محتاج ہے زمانہ مین یہی رواج ہے ساری عمر

عورت ضرورت بے ضرورت مرد کا ہات تکتی ہے مرد کا سات تکتی ہے اپنی جان سمجھتی ہے اپنا ایمان سمجھتی ہے مرد کما کر لائے عورت فاقے مرجائے عورت تو نام کی ہے فقط اس کام کی ہے گھر مین گھسی بیٹھی رہے بچون کے دُکھ درد سہے چکی پیسے چولا جلائے مرد کو پکا پکا کر کھلائے مرد کا حکم اوٹھائے مرد کو دیکھے تھرائے اہاہا وا واخوب کہا بس ہوگیا معلوم مردونکا مقسوم تو نے مردون کو اپنے ہمدردون کو آخور بنایا حلال خور بنایا اچھی کہی سچی کہی کیون ودا تو یہ تو بتا کیا مردوے کماتے ہین جھاڑو ٹوکرا اوٹھاتے ہین بی قمرن کھسیانی نہو زیادہ بدزبانی نہو ذرا شرما چلو جھک جاؤ دیکھو مرد کیسے ہین میرے ہمدرد کیسے ہین عورت کے ناز اوسکے انداز کیا کیا اوٹھاتے ہین اوسپر شرماتے ہین کیسی محنت کیسی مشقت وفادار کرتے ہین عورت کو بھرتے ہین بیگم تم مردون کا وفا پروردون کا کما کر لانا دیکھو عورت کو کہلانا دیکھو پھر بیوفا عورت وہ بیحیا عورت مرد کی رفیق بھین اوسکو اتنی توفیق بھین ہنر مین کامل نہی علم مین عامل نہی وہی جاہل کی جاہل کام کاج کا اہل ہان کوئی پڑھ پڑھا کر تھوڑا بہت سیکھ سکھا کر عاقل ہوئی تو اتنی قابل ہوئی تو اتنی کوئی کتاب دیکھ لی بطور ثواب دیکھ لی تحصیل حاصل کی مسئلہ مسائل کی کتنی زیادہ پڑھا کمال کیا بہت بڑا اُردو گلستان پڑھ پڑھا لی کہین کہین دیکھ دکھا لی وہ بھی انتخاب ہوئی مدرسین خراب ہوئی عورت نے تیر مارا علم کا جھنڈا گاڑا اتنا کام کیا بڑا نام کیا کچا پکا قرآن پڑھا ظاہری ایمان پڑھا فضیلت کی پگڑی باندھی لیاقت کی خندق پھاندی کوئی بھی ایسی ثابت ہوئی ایک ایسی تیسی نہوئی جسنے پیشہ یاد کیا ہو کوئی نہ کوئی ایجاد کیا ہو سب کی سب موئی بے نسب خصم کی کمائی پر روٹی ہات اوٹھائی پر ایسی پھولی ہین انجام کو بھولی ہین کوئی اپنے معتدی کی کوئی مادر پدر کی فقط بھروسہ پر ہے غلط بھروسہ پر ہے بتاؤ بیگم کھا کر قسم کیسیکا اچھا ڈھنگ ہے کوئی مرد کی پاسنگ ہے طریقون کا یہ حال سلیقون کا یہ حال اپنی پرائی کمائی جو مفت ہات آئی

دل کھول کر اوٹھانی بے دردی سے لٹانی یہ چلن یہ نوابی پھر وفا کی کامیابی کسی کو اتنی خبر نہین برے
انجام کا خطر نہین اس آمدنی کا بیہودہ پنی کا کیا یقین کیا اعتبار زبان کی نوک پر مدار آج لگی کل
گئی نوابی نکل گئی کل روزگار کی بنیاد ایسے ناپائدار کی بنیاد ایک خواب ہے پانی کا حباب ہے کہو
قمرن سچی ہے نہین عورتون کا بے غیرتون کا یہ وقوف ہے اون پر ذوف ہے تم اسی بات
اسی اوقات پر وفا کا نام حیا کا نام بدکرتی ہو پھر کدکرتی ہو کسی کا درست حال نہین کسی کو
یاد کمال نہین جسکو دیکھو دریا دل افلاس کی سی شکل اوسپر چلن ایسا چھچھورپن ایسا جوہات آیا
اپنا پرایا کھایا اور کھلایا حاتم کا نام مٹایا اسپر طرہ روز مرہ بدخوئی کی ضد ستاری کی بد نصیحت کو
زمانہ میں پیسہ رکھہ نہ جانین عیب کو ہنر سمجھین ہنر کو بدتر سمجھین ان نادہندون کو خودپسندون کو
کچھ آیا تو یہ آیا بری رسمون کو اڑایا آرام مین پڑ گئین الزام سے اڑ گئین کسی نے کوئی کام نہ کیا
دنیا مین نام نہ کیا بیگم ذرا شرماؤ لو آؤ ہات ملاؤ کہو بات سچی ہے کوئی عورت اچھی ہے جو ہے
بدنام گھوڑی بدلگام باتین بے مزا زبان دم گزا گلا دبانے کو مستعد منہ چڑانے کو مستعد اچھا بیوی
قمرن یہ بتاؤ دشمن پیشہ کو ہنر کو مزدور کو سوداگر کو کسی نے رذیل سمجھا قوم مغل نے ذلیل سمجھا رومیون نے
ہنر جانا ایرانیون نے ہنر جانا ہنر ہندوستان مین اچھا انگلستان مین اچھا تبت اور چین مین
ہر سرزمین مین ہنر کی آرزو ہے پیشہ سے آبرو ہے عربون نے پیشہ کیا ترکون نے پیشہ کیا انگریزون
کو دیکھو پرتگیزون کو دیکھو پیشہ کرتے ہین اپنا گھر بھرتے ہین جس ولایت مین جاؤ ہنر والون کو پاؤ
جو دستکار ہوگا وہی مالدار ہوگا ایک ایک کو بد اور نیک کو خرسند پاؤ دولتمند پاؤ جو سوداگر
دیکھو گے بادشاہ سے بہتر دیکھو گے ایک تم ہو گم صم ہو ہنر سے بیزار محتاج قرضدار دھیلے دمڑی کو
کوڑی کوڑی کو بیٹھی ترستی ہو ذلت سے بستی ہو بس لوگو شرماؤ مجھے منہ نہ دکھاؤ مین اسلئے مردون کو
اپنے ہمدردون کو اچھا کہتی ہون سچا کہتی ہون تمکو بیوفا غرض آشنا صاف سناتی ہون عیب لگاتی ہون

ہماری ذکیہ بیگم . بیوی قضیہ بیگم کھسیانی ہوتی ہین ناوان سیانی ہوتی ہین اون کے سات باندیان۔
موئی سڑیل بساندیان ہان مین ہان ملاتی ہین مجھے احمق بناتی ہین آپ ہی آپ کھلتی ہین نگوریان
مجھپر ملتی ہین مین کچھ کہون تو مشکل چپکی رہون تو مشکل مثل ہے اندہے کے آگے روئے اپنی
آنکھین کھوئے . بیوی قمرن تمہارا جلن دیکھکر روتی ہون رنجیدہ ہوتی ہون دل بیتاب ہوتا ہے
جگر کباب ہوتا ہے کیون بی قمرن پنچون کو میرا سخن نشتر سا لگا ہوگا دل جگر مین چبا ہوگا دہرم
سے کہنا قسم سے کہنا مین نے کیسی کھری سنائی سچی سچی زرگری سنائی یہ تو مین جانتی ہون
تیور سے پہچانتی ہون تم آپس مین ایک ہو بدون مین نیک ہو میری طرف کون بولیگا اپنا
پردہ ستر کھولیگا تم سب میرے ہو غیر سوا نہ ٹر ہاڈبیر تم جانو تمہارا کام اب کلمہ ہے نہ کلام بیوی
قمرن تمہاری فہیمن بات قاعدہ کی کہتی ہے تمہارے فائدہ کی کہتی ہے اوسکی نصیحت مان لو
اپنی عادت پہچان لو پھر زبان ہلانا لمبی للّو چلانا فہیمن پنچون کے سات ہے فیصلہ اون کے
ہات ہے انصاف پنچون پر چھوڑا ہے اون کا گھوڑا میرا کوڑا ہے اب غصہ کو غلاف کرو
میری خطا معاف کرو لو اب زبان کا تم سب زبان کا اس مکان مین تکرار کے میدان مین
گھوڑا کداؤ مجھے چال دکھاؤ دیکھون کسکی ہے یا سمند میری پسند ہے یا ناپسند لو گھوڑے کو
چھیڑو وفا کے پھوڑے کو چھیڑو قمرن بولین ددا بس زبان نہ چلا مسخرہ پن نہ کر سوا آن بن کی
سنو بہن ذکیہ بیگم ٹرہیا کا اودہم یہ وفادار کی جنی نقال چالکسوار بنی کہتی ہے لو گھوڑا کداؤ
ذرا مجکو چال دکھاؤ ذکیہ نے کہا اب کیا رہا اسنے قوم کو پنا ہم سب نے سنا آیا تم کچھ نہ کہو
بس چپ ہو رہو ٹرہیا کو بکنے دو اسکا حلق تھکنے دو اچھا اچھا بوا ذکیہ مین ٹرہاتی ہفین قضیہ
لے ٹرہیا دو انگل آگے سرک بس بہت ہو چکی بک بک کیون بہن انوری میری سلطان پری
کچھ وفا مین سناؤن ددا کو ذرا جلاؤن نہین آیا جان روک لو زبان آج یہین رکھو بیان

کل سنانا داستان اپنی وفا دکھاؤ جلی کو اور جلاؤ تم اپنی کہانی کہو گزری ہوئی پرانی کہو مین سن چکی ہون وہ حال تم پر جو گزرا ہے ملال آپا قمر النسا بیگم مجھے اپنی جان کی قسم وفا تو تم پر ختم ہے وفا کی تم سے رسم ہے وفا تمھارا حصہ ہے باقی تو قصہ ہے آپا تمھاری سرگردانی خالا زہرہ کی کہانی برابر برابر ہے قیاس سے باہر ہے اچھی آپا جان تم اپنا بیان سرے سے دُہرانا پورا پورا سنانا جو ددا بھی سنے بیوفا بھی سنے ذرا پشیمان ہو کافر مسلمان ہو اچھا انوری بیگم مین زیادہ نہ کم اول سے آخر تک کہون گی بڑھیا کی زیر مشق رہون گی مگر انوری بیگم مجھے لینے دو دم رات ابھی سوا ہے مینھ برس کر کھلا ہے مجھے اور کچھ کہنے دو کہانی ابھی رہنے دو مین ددا سے کرلون بات بڑھیا کو دیدون مات مین ددا کو وفا جتاؤن گی وفا کا مُنھ اسکو دکھاؤن گی لے ددا آگے آ بیٹھ بھاگی نہ جا سن سچی داستان وفا کا سچا بیان پھر اپنی حقیقت سناؤن گی گزری ہوئی مصیبت سناؤن گی لے کان کھول کچھ مُنھ سے بول سن یہ نیا حال ہے میرا نیا سوال ہے دیکھ ایک مردوا تجھے خلاف ہوا کیا بولتا ہے وفا پوری تولتا ہے

شعر دہر مین نقش وفا وجہ تسلی نہ ہوا + ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا + دیکھ کس غضب کا شعر ہے بول تمھارے مطلب کا شعر ہے ذرا سمجھ اسکا مطلب خوب سوچ بے نسب مردوے نے کیا کہا ہے تعریف کر بُرا کہا ہے اے ہے قمرن کیا کیا بڑھیا کے منہ پر کہدیا یہ شاعر باوفا نہین ہے بڑھیا کا سگا نہین ہے یہ تو کوئی غیر ہے بڑھیا سے اسکو بَیر ہے یہ کھری کھری سناتا ہے دوشالہ مین لپیٹ کر لگاتا ہے انوری بیگم اپنے سر کی قسم کیا صاف کہی ہے بے غلاف کہی ہے دشمن کا منھ پھر گیا مردوا نظر سے گر گیا کیون ددا سنی مردوے کی اس خلاف ہوئے کی کیا بولی بولا کیسا پردہ کھولا کچھ خوش ہوئی ددا تو نے تعریف سنی بوا یہ مردوا کہتا ہے واقف ہوا کہتا ہے فہیمن دیوانی ہے وفا تو بے معنی ہے کیون ددا شرمائی تو نے کچھ زک پائی تیری عقل پر ذوف ہے بڑھیا بڑی بیوقوف ہے پتھر پڑین عقل پہ تف ہے تیری اصل پہ اری گنواری اری بازاری تو مرد خدائی خوار کو ایسے خود

غرض گنوار کو سردار بناتی ہے دو شالہ اڑہاتی ہے کس کو باوفا کہتی ہے اولٹا ماجرا کہتی ہے مرد کی تعریف
کرتی ہے مرد کو خفیف کرتی ہے اری فیلسوف اری بیوقوف جو وفا تونے نکالی ہے وہ مردون کو گالی
ہے سچ یہ ہے عورت خدا نہ دکھائے تیری صورت بیوفا ہو تو تجہسی ہو بیحیا ہو تو تجہسی ہو جھوٹ بات
پہ سچ کرتی ہے پھر مردون کی تپچ کرتی ہے موئی بے غیرت شیطان خصلت جھوٹ بولنا عیب کھولنا
تیرا ہی کام ہے بس تجھے سلام ہے ہشیاری تجھپر ختم ہے مکاری تجھپر ختم ہے بڑہیا تیرا قول اوسپر لاحول
کیون عورت تونے بے غیرت تونے شاعر کا قول سنا وفا کا ڈول سنا سبھی مردوے تیرے کچھہ ہوئے
کیا کہتے ہین برملا کہتے ہین وفا ایک کہانی ہے کہانی بے معنی ہے تو انہی مردون کو انہی رو زردونکو
وفادار بناتی ہے اُلٹا احمق بناتی ہے آگ لگے تیری عقل کو جو سمجھے وفا کی اصل کو لے آگے آ ذرا کولا
بلا مین بتاؤن سبق پڑہاؤن غور کر خیال کر غلط ہو تو سوال کر دنیا مین عورت آئی انسان کی
پود پھیلائی وفا عورت سے ایجاد ہوئی مردون کو بھی یاد ہوئی جسطرح سکندر نے عقلمند باہنر نے
آئینہ بنایا سب کے کام آیا اوسکا نام نکلا قوم کا کام نکلا دوا اگر عورت یہ خوب صورت جہان
مین آباد نہ ہوتی پھر وفا کی بنیاد نہ ہوتی وفا عورت نے پھیلائی مردنے عورت سے پائی اب تو بتا
ہم کو صاف جتا وفا کو حیا کو کس نے فروغ دیا نام روشن کیا وہ عورت ہے کون ہے یا مرد
کوئی فرعون ہے مگر تو کب کہے گی اپنی ہٹ پر رہیگی مجھے خوب معلوم ہے تو جنگلی بوم ہے جان کر نہین
کہتی مان کر نہین کہتی تو وہ کم ظرف ہے تجھپر وہی حرف ہے تو عورتون کی طرف خوبصورتون کی
طرف کبھی مائل نہین ہوگی وفا کی قائل نہین ہوگی رزالی عورت ہے پاجی بے حرمت ہے ہمکو کب
اچھا کہیگی خواہمخواہ بیوفا کہیگی تو اگر دل صاف کرے پھر کچھہ انصاف کرے عورت کیا چیز ہے وہ
کس لئے عزیز ہے سمجھہ نہین بڑہیا بدظن عورت وفادار ہے جسپر جان نثار ہے جو کہتی ہے کرتی ہے
اپنی بات پر مرتی ہے تیرے مردون جیسا بے دسدون جیسا عورت کا قول دیوانہ نہین سست بچرا

کارخانہ نہیں عہد کرے مکر جائے اقرار کرے پسر جائے عورت کی اصل مین عورت کی عقل مین نام کو
فتور نہیں بدعہدی دستور نہیں جو کہدیا کہدیا پورا کیا جو عہد کیا عہد سے بدلتی نہیں قول سے نکلتی نہیں
تومان نہ مان مگر یقین جان ثابت قدمی ہمارا شیوہ ہے ہٹ دہرمی تمہارا شیوہ ہے بس بی قمرن بس عورت
کی تس نس مجھے معلوم ہے چھوٹا ہوا معصوم ہے لو اب چپ رہو میری سنو کچھہ نہ کہو کیون بی ہٹ
دہرم بیوی قمرالنسا بیگم تم جتنی عورتون کا زمانہ کی بےغیرتون کا نام سنایا کام سنایا بتاؤ ایسی عورتین
باوفا باغیرت ہین ہندستان مین کتنی ہین وہ ایک نہین جتنی ہین سب آپس مین ایک ہین وفاداری
مین نیک ہین ایک رنگ کی کل ایک ڈہنگ کی بالکل ایک سے میل ملاپ کی ایک ما ایک باپ کی
جب سے خدائی معمور ہوئی عورت وفا پر مجبور ہوئی حیا جتائے گئی وفا بڑہائے گئی رتی بھر فرق
نہ آیا بال برابر فرق نہ آیا وفا قانون ہوگئی عورت کا خون ہوگئی تو آپ خیال کرلے مان لے
اقبال کرلے کل عورتون مین ہم صورتون مین آج وہ اتفاق ہے مردون کو شاق ہے اگر تو دیدن
سے دیکھیگی ان ندیدون سے دیکھیگی عام عورتون مین تمام عورتون مین وفا پائیگی حیا پائیگی وفا
عورت کا سنگھار ہے اوسکے گلے کا ہار ہے اری نادان دیکھ بے ایمان دیکھ عورت مین وفا عورت
مین حیا کوٹ کوٹ کر بھری ہے مردون سے لوٹ کر بھری ہے ہماری مروت کی ہماری محبت کی
کچھہ حد ہے نہ انتہا مردون مین کہان یہ وفا جب کوئی عورت وفا کی صورت ہم صورت کو دیکھیگی
اپنی طرف کو کھینچیگی بے اختیار لپٹ جائیگی گلے سے چمٹ جائیگی کیون فہمین کچھہ تازہ ہوا مین
اب تو بتا کوئی مردوا جہان مین ایسا ہوا جسکی ایسی ذات ہو ہماری سی بات ہو روئے زمین تک
دکھا آسمان پہ بتا ایسا مردوا کون ہے یون تو ہر ایک فرعون ہے کس مرد کو قول کا پاس ہے
کس مین وفا کی بو باس ہے یہ عورت کا دم ہے جسکو بیوفائی قسم ہے نام کو نہین نفاق
دیکھہ میرا اتفاق یہ میری حمایت یہ میری رعایت ایسی بے نظیر ہے پتھر کی لکیر ہے توم کے ساتھ

ہوکر تجھسے ہات دہوکر بیٹھی جھگڑتی ہون کلّہ بلکہ لڑتی ہون نہین خدا شاہد ہے میرا اللہ واحد ہے مرد اس کام ہے وفا کے نام سے بالکل ناواقف ہین ہم سو واقف ہین افسوس تیری پیٹ سی بری بھلی جھپیٹ سے کوئی نہ کوئی فرزند ہوتا پھر میرا قول پسند ہوتا مین تجھسے پوچھتی تو دل مین سونچتی مین کہتی ددا مجھے یہ تو بتا تیرے فرزند کا موئے نادہند کا کیا ڈول کیا حال ہے اوکو کوتھا سال ہے پھر مجھسے تو کہتی قمرن کسکا بیٹا کون نہین وہ تو موا دجال ہے میری جان پر وبال ہے جتنا کماتا ہے کما کر لاتا ہے قمار بازی مین یا ربازی مین اڑاتا ہے لٹاتا ہے مجھے کوڑی پیسا نہین دیتا کچھہ ایسا تیسا نہین دیتا الٹا موس کر میرا لہو چوس کر نگوڑا لیجاتا ہے رنڈی کو کھلاتا ہے وہ تو موا واہی ہے بندی کی روسیاہی ہے کیون نہین بول دشمن میرا قول سچا تو برا تو نہین رہا غلط تو نہین کہا تیرا خصم تیرا بیٹا جو قبر مین جالیٹا کوئی ایسا تیسا اگر ہوتا ایسا پھر تو خوش ہوتی اپنے نصیبون کو روتی تجھپر مردون کی ان بیدردون کی بیوفائی کا کج ادائی کا حال کہلتا جال کہلتا پھر تو پشیمان ہوتی بیدین مسلمان ہوتی اتنی زبان نہ چلاتی جھوٹی باتین نہ بناتی عورت کی شکایت نہ کرتی مرد کی حمایت نہ کرتی لے اور بھی سن اپنے سگون کو پن دیا اپنے کان کھول شرم کر خدا لگتی بول دیکھہ مرد کیا کیا بے ڈر بے محابا برے کام کرتے ہین ہمپر نام دھرتے ہین کام بھی وہ کام زمانہ مین بدنام مردون کو بدنام ہوون کو کچھہ اپنی خبر نہین فعلون پر نظر نہین ہم کیا کرتے ہین برملا کرتے ہین سننے والے بھی موئے رزلے بھی عبرت کرتے ہین نفرت کرتے ہین خدا کی شان مردوے تیرے مرید ہوئے دس دس نکاح کرلین بے سرشتہ مباح کرلین حرام کو حلال کرین فہمین کو نہال کرین اتنی خبر نہین دین مین ہماری شرع متین مین عورتین چار جائز ہین مگر اون کو بیشمار جائز ہین اسکے سوا بے انتہا سیکڑون حرم مین ہین لونڈیان گھر مین ہین پھر بھی آگ نہ بجھے بازار مین اوسے تجھے جا سنبھالا کام نکالا رنڈیون کو جا گھیرا اونپر ہات پھیرا جورو کو

یون جلانا جہنم مین گھر بنانا اِن مردون کے بیدر دون کے یہ کام ہین پھر نیک نام ہین کیون ددا
کچھہ سنا مین نے کیا وفا کو جنا بہرے کان کھلے گلہرے دیکھہ تیرے مرد کیسے ہین اب
سمجھہ لے جیسے ہین لے اور دون تپا تو دور نجا اسی ہندوستان مین پورب راجستان مین نواب
زادون کو راجہ زادون کو تو خیال کر دیکھہ ڈہونڈ بھال کر دیکھہ جنکے ایوانون مین دوات خانون
بیشمار حرمین ہین پلٹنین گھر مین ہین اون کے سوا بھی ایری غیری اور ایسی ویسی بہتیری بساندیاں
بھری ہون گی ناخواندیان بھری ہون گی اون غریبون سے پوچھہ اون بدنصیبون سے پوچھہ اونسے
سن اون کی مشکل وہ دکھائین اپنا دل زندگی کیونکر کٹتی ہے سنکر چھاتی پھٹتی ہے وہ غریب
کیا کیا بدنصیب کیا کیا صدمے اوٹھاتی ہین داغ کھاتی ہین لیل ونہار اون کا سنگھار آزار ہوتا
ہوگا خار ہوتا ہوگا وہ کسی کسائی سیج وہ سجی سجائی سیج مکان کا سامان تو کرلے دہیان جیلخانہ
سے بدتر ہے ویرانہ سے بدتر ہے خصم کے بغیر سنگہار کی سیر زہر ہوتی ہوگی قہر ہوتی ہوگی اسیر
بیچاریان سہاگن کنواریان وفا کو نباہتی ہین خصم کو چاہتی ہین اون نامرادونکا اون ناشادونکا
کیا حال ہوتا ہوگا کسپر وبال ہوتا ہوگا آفرین وفادارون کو مرحبا گناہگارون کو عذاب سہین
عتاب سہین اُف نکرین تُف نکرین اری بے آبرو کچھہ سنتی ہے تو وفادار کون ہے گناہگار
کون ہے اب کسپر الزام ہے بیوفا کسکا نام ہے بی دداجان بے اوسان نام کی فہین فہم کی دشمن
آنکھہ کھولو تم دیکھو گدہے کی دُم دیکھو ذلیل سے ذلیل رزیل سے رزیل بدتر عورت دلدر عورت
اپنے مردوے کی کٹ کھنے چوہے کی کیسی اطاعت کرتی ہے کسقدر رفاقت کرتی ہے بیچاری
دکھیاری خصم کی تابعداری اپنی حیات جانتی ہے عقبیٰ کی نجات جانتی ہے نیچی نظر رکھتی ہے شرم
اسقدر رکھتی ہے خصم کے سوا باحیا باوفا غیر مرد کی صورت ضرورت بے ضرورت کبھی نہین دیکھتی
نگاہ نہین پھینکتی اپنی کسی امید سے دروازہ کے چھید سے بھولکر بھی جھانکے غیر مرد کو تاکے کیا مجال

کیا مقدور ہے یہ وفا کس کی شہور ہے بتا اور کیا وفا ہوگی مردمین کیا سوا ہوگی یہ بھی جلنے دے دوسری
نظیر لے مردمین جو وفا ہے تھوڑی بہت حیا ہے وہ عورت کی ہے اوسیکی صحبت کی ہے مثل ہے
تخم تاثیر صحبت کا اثر انسان حیوان مین برابر مرد کی وفا مرد کی حیا عورت کی صحبت کا اثر ہے عورت
کے دودہ کا اثر ہے تمام مردون کو تیرے ہمدردون کو دودہ کس نے پلایا کس کا اثر کس مین آیا یہ
جھوٹ بات نہین وفا کسی کی ذات نہین زمانہ مین شہرت ہے وفادار عورت ہے جو نسمجھے بے شعور
ہے اوسکی سمجھہ کا قصور ہے دوا دہیان سے سن تو اوسان سے سن کیا نکتہ سناتی ہون وفا کا
گر بتاتی ہون تو شیر خوار بچے کو ہوشیار بچے کو گدہے کا دودہ پلا بری صحبت مین بٹھا پھر دودہ کا
اثر دیکھہ صحبت کا ثمر دیکھہ کسپر کیسا اثر ہوتا ہے کون اچھا برا ہوتا ہے دوا تو نے نہین سنا کیا تو نے
نہین سنا نوح پیغمبر کا بیٹا بری صحبت مین بیٹھا خراب خستہ ہوگیا ناشائستہ ہوگیا اتنا خوار ہوا
باپ بیزار ہوا آخر بدکار بیٹے کو اوس خوار بیٹے کو لاچار گھر سے نکالا سر سے وبال ٹالا دوسری
روایت سن اثر کی حکایت سن وفا کی جڑ کو دیکھہ میری بڑ کو دیکھہ پھر تو مان لیگی وفا کو جان لیگی
لے یہ نقل سن اپنے سر کو دہن **نقل** بڑے اکبر کا ذکر ہے غریب پرور کا ذکر ہے اکبر بادشاہ نے
اوس عالم پناہ نے کسی سبب سے بڑے غضب سے کابل پر چڑہائی کی کابلیون سے لڑائی کی
راجہ مان کو دلیر نوجوان کو لشکر دیا حکم کیا ابھی کابل کو جا وہ ملک فتح کر آ بغیر فتح کئے نہ آئیو
ذلیل منھہ نہ دکھائیو راجہ مان نے شکر عرض کیا حضور بہتر پھر راجہ مان مع سامان اپنی ما کے پاس
آیا بادشاہ کا حکم سنایا راجہ کی ما نے رانی باوفا نے خوش ہوکر کہا بیٹا جا کمر باندہ وفا دکھا حکم
کی تعمیل کر ترقی کی سبیل کر تو راجپوت ہے بڑا سپوت ہے بیٹا تلوار لگا بہادری دکھا باغیون
کے سر کاٹ افغانیون کے سر کاٹ زنہار لڑنے سے خبردار مرنے سے جی نہ چرائیو بھاگ کر
نہ آئیو اے راجہ مان سن میری جان مجھے اپنا سرخ رو دکھانا یا زہر کھا کر مرجانا بیٹا تجھسے نہ ہوسکے

تو اپنی جان نہ کھو سکے مین جاؤن حکم بجالاؤن راجہ مان نوجوان ماکی تقریر سنکر باندہ کر تلوار سپر
کابل پر چڑھ گیا فوج لیکر بڑھ گیا فوج اودہر گئی اکبر کو یہ خبر گئی حضور لڑائی ہری ساری فوج مری
شکست ہوگئی فوج پست ہوگئی مانسنگہ ایسا بھاگا کہ پیچھا دیکھا نہ آگا خبر نھین کدہر گیا جیتا ہے یا مر گیا
پھر تو بڑا اکبر سنتے ہی یہ خبر بڑا پریشان ہوا بے اوسان ہوا اوسیوقت وفادار رانی خاندانی راجپوتانی
مان سنگہ کی ماکو رانی باوفا کو اپنے پاس بلایا یہ قصہ سنایا کہا تیرے پوت نے اوس کپوت نے بڑی بیوفائی
کی جگ ہنسائی کی جاکر شکست کھائی رسوائی اوٹھائی اپنا ناس کھویا قوم کا نام ڈبویا جسوقت
رانی نے آمیر کی راجپوتانی نے بیٹے کا حال سنا اکبر کا ملال سنا اپنی بدنامی سے نمک حرامی سے
غیرت دار شرمسار کھسیانی ہوگئی پانی پانی ہوگئی رانی کا عجب حال ہوا اکبر سے سوا ملال ہوا آنکھون
آنسو بھر آئے جیمین و سوسے سمائے کلیجے پر چوٹ لگی کہا کیسی کھوٹ لگی اب کیا ہوگا جینا بلا ہوگا مین مر جاؤن-
الہی کدہر جاؤن زمین پھٹ جائے میری عمر کٹ جائے زمین مین سما جاؤن کس منھہ سے
جواب سناؤن یا اللہ آبرو رکھہ لے میری شرم تو رکھہ لے بلا مین گرفتار ہون جان سے بیزار ہون
آخر پشیمان نے دل پریشان نے اکبر کو جواب دیا ہات جوڑ عرض کیا بادشاہ سلامت قایم رہے
سلطنت مان سنگہ گناہگار ہے حضور کا قصوروار ہے پادشاہ جو چاہین فرمائین سزا دین نا سزا
سنائین جی مین شک نہ لائین پہلے تحقیق فرمائین مجھے یقین نھین ہوتا دل نشین نھین ہوتا میرا
بیٹا بھاگ آیا ہو مرنے سے جی چرایا ہو بھاگ کر نھین آئیگا زہر کھا کر مر جائیگا کسی بدظن نے کسی
دشمن نے اوسکی چغلی کھائی ہے جھوٹی خبر اڑائی ہے یہ دشمن کا کام ہے اوسپر جھوٹا الزام ہے میرے
دل کو لگتی نھین بے لگائے آگ سلگتی نھین آپ بادشاہ ہین ہم بیگناہ ہین آپ کچھہ ہی حال ہین
مگر یہ بھی خیال کرین مان سنگہ مدت کا اس سلطنت کا نمک خوار ہے کفش بردار ہے وہ بھاگ
جائیگا نمک حرام کہلائیگا کیا وہ جیتا آئیگا بیوفا منھہ دکھائیگا حضور یاد رکھین دل شاد رکھین

مانسنگہ سا دلیر راجپوتون مین شیر لڑائی سے بھاگ آئے قوم مین بدنامی اوٹھائے وہ اصل راجپوت ہے
میرا بیٹا سپوت ہے میری بات سنین کرامات مانسنگہ میرا بیٹا ہے اور اکلوتا بیٹا ہے نسلی
سردار ہے باندھتا تلوار ہے وہ کبھی نہ بھاگا ہوگا فتح کرکے اب آتا ہوگا آج یا کل سوار پیدل
فتح کی خبر ضرور لیکر شہر مین آتا ہے حضور کو سناتا ہے کوئی گھڑی جاتی ہے خوشخبری آتی ہے
بادشاہ کی عمر دراز ہو جھوٹ سچ مین امتیاز ہو دشمنون کی بن آئی ہے یہ جھوٹی خبر اُڑائی ہے حضور نے
مان نے اوس نوجوان نے جب سے جنم لیا ہے میرا ہی دودھ پیا ہے کسی دائی کا نھین پیا کسی بدنی لگائی
کا نھین پیا میرے دل کو تشفی ہے ہر طرح مجکو تسلی ہے زمین ٹلے آسمان ٹلے ممکن نھیں راجہ مان ٹلے
حضور یان لین سچ جان لین مانسنگہ مرجائیگا نمک حلال کرجائیگا جان نثار ہے وفادار ہے ضرور
وفا کریگا حضور وفا کریگا وہ ایسا بدین نھین ہے مجھے یقین نھین ہے ہان ایک شک ہوتا ہے وہ لو
کھوتا ہے مین ایکبار بیمار تھی بخار مین گرفتار تھی کچھہ تو موا بخار تھا کچھہ اوپری آزار تھا نحیف ہوگئی تھی
ضعیف ہوگئی تھی میرا دودھ سوکھا تھا مانسنگہ بھوکا تھا اوسکی کھلائی نے بیوقوف لگائی نے اوسپر
ترس کھاکر میری آنکھہ بچاکر بکری کے تھن سے اپنے احمق پن سے دودھ پلادیا بچے کو بہلادیا جب
مین نے سنا اپنے سر کو دھنا اوسی بخار مین اوسی آزار مین اٹھی یہ کام کیا دودھ پیتے کو تھام لیا
حلق مین انگوٹھا ڈالا سارا دودھ پیٹ سے نکالا شاید قطرہ اندر رہا ہو اوسکا کچھہ اثر رہا ہو راجہ
مان نے جی چرایا ہو لڑائی سے بھاگ آیا ہو یون تو وہ دلیر ہے شیرون کا شیر ہے مجھے یقین ہے
دلنشین ہے باغیون کو افغانیون کو ضرور بھگایا ہوگا بھاگ کر نہ آیا ہوگا یہ گفتگو ہو رہی تھی رانی
ابھی رو رہی تھی سانڈنی سوار آیا فتح کی خوشخبر لایا کہا راجہ مان نے عالی خاندان نے کابل کو فتح
کیا باغیون کو پکڑلیا دشمن چھانٹ دئے سر کاٹ لئے اب بادشاہ کا جہان پناہ کا کابل مین
حکم جاری ہے راجہ مان کے آنے کی تیاری ہے اب تو اکبر سنکر یہ خبر پھولا نہ سمایا دربار مین آیا

شاد ہوگیا راجہ آزاد ہوگیا نقارے بجنے لگے دہونسے گرجنے لگے بڑی خوشی منائی کابل پر فتح پائی
رانی کو انعام دیا خلعت مرحمت کیا کیون نہین جانی سنی وفا کی کہانی وفا کی یہ اصل ہے ہماری یہ
نسل ہے چل اب سرنہ کہا مجہسے اورسن وفا ددا عورتین موئی بدصورتین منہ جہلسی نگوڑی تجہ ہی۔
گنواری ہین جو بازاری ہین بدسلیقہ بدطریقہ اوباش ہین بےمعاش ہین جنکا گہرنہ گانو ہے
دوسراون کی چہانو اری نادان بےاوسان عالم کی بستی ہین اس پرانی ہستی ہین عورتین دوفریق
ہین الگ الگ طریق ہین ایک اشراف ایک رزالی صورت گوری ہو یا کالی جیسی ہین اور تو
ملا دیکہہ آبرو۔ آپ ہی تمیز کر پہر دریا مین ڈوب مر اری بیوقوف بڑہیا فیلسوف اشراف
ساری فاضل رزالی تمام جاہل جنکو مرنے جینے کا اپنے کہانے پینے کا سلیقہ یاد نہین طریقہ یاد نہین
جیسی تو بےآبرو تجہہ جیسی عورتین ایسی تیسی عورتین موئی بدچلن بدرویہ جیسا بدآواز گویہ۔
نگوڑیان بےتمیز بری بست بری چیز ددا برا نمانیو مجکو دشمن سمجہانیو تجہے نہین کہا ددا وہ
موئی اودہر مین جدا تو رزالون مین بازاروالون مین شکل نہین ملاتی اصل نہین ملاتی تو خاصی
اشراف ہے بڑی پکی حراف ہے وہ موئے گنوار وہی دو چار تیری قوم والے ہین جو سب
رزالے ہین نگوڑے جنگلی بیل جنپر سیرون ڈپائیل مہینون نہ نہائین مٹی تک نہ چہڑائین اشراف
ہم ہین نام کی بیگم ہین صورت کی اچہی سیرت کی اچہی نیت کی صاف طبیعت کی صاف
جو کہین وہی کرین جیتی رہین یا مرین عہد کو نہ توڑین کہکر منہہ نہ موڑین کیون ددا کیسی کہی بتا نسیچ
کیسی کہی ہان بی ٹہیک ہے زبان نہ ہو تو بہیک ہے بی قمرن پہلے یہ بتاؤ تم اپنی بات بڑہاؤ اگر خدا
سب کو ایک سا سب کو عالم مین بناتا گندگی کون اوٹہاتا حلال خور نہ ہوتے چمار آخور نہ ہوتے کیا کوڑا
تم اوٹہاتین جہاڑو دینے گہر گہر جاتین جوتیان اشراف بناتے بکریان اشراف چراتے دودہی دوپار
اشراف کی کرے بیزار نوج خدا نکرے ہماری بلا نہ کرے جوتیان نہین بناتی تو ہی موچن بناتی

بڑی پوری آبرو ہوتی تو چار کی جورو ہوتی ۔ اہا بیگم جلگئین آپے سے نکل گیئن گالیان دینے لگین
اتو بدے لینے لگین دیکھا بیوی قمرن تمہارا اشراف پن چلو ختنہ نہ کہاؤ اپنا منھ نہ تھتاؤ کام کی
بات سناؤ اوندھا اگ نہ لگاؤ سنو بی اپنی قوم کی بہو یہ کہنے کی بات ہے شریف رزیل ایک
ذات ہے دونون کا ایک خدا ہے ہان مقدر جدا جدا ہے یہی بے بسی ہے یہی بےکسی ہے بیوی
سمجھدار قمرن. تم کو اشرافون کا چلن مین سناتی ہون مین دکھاتی ہون تم لوگ ایسے اشراف ہو
میلا تکیہ اجلا غلاف ہو جیسی تمہاری ذات ہے ویسی تمہاری بات ہے دیکھلو اپنا چلن جسپر نام
دہرے فہمین ذلیل رذالون سے بدتر بازار والون سے بدتر حقیقت مین ہم ظاہر ہے یہ تو بیگم
گنوار رزلے ہین مگر پیسے والے ہین ابھی نیفہ ٹٹولتی ہون سنگھار دان کھولتی ہون دو چار پیسے
پڑے ہون گے روپیہ بھی دبے گڑے ہون گے تمہارے پاس کیا خاک ہے فقط ناک ہی ناک ہے
وہ بھی نام ہی نام کی بھری ہوئی زکام کی غیرت کھاؤ ذرا شرماؤ تم سے اچھے رذلے پانچوین
قوم والے بی ذکیہ جانتی ہین یہ فضیحہ جانتی ہین سب رزلے بے ناک والے ہات پیر ہلاتے ہین چار
پیسے کما لاتے ہین اپنی محنت سے اپنی مشقت سے پیسہ پیدا کرتے ہین وقت کے لئے دہرتے
ہین آخر پیسا کام آتا ہے دیکھو کیسا کام آتا ہے ایک تم اشراف بے روئی کا لحاف اوڑہنے کا
نہ بچھانے کا موا ریشمی چارخانہ کا تم لوگ ایسے ہو مفلس بے پیسے ہو کوڑی کوڑی کو محتاج گھن
لگا ہوا اناج مثل ہے منھ چکنا پیٹ خالی گرہنو کی لوٹ چالی واہ رے مین اللہ رے مین کیا اسرا
بیویان ہین دیدہ صاف بیویان ہین اوسپر ہم اشراف بیگم لوگو غرماؤ زبان نہ چلاؤ اپنی عادت
سنبھالو گریبان مین منھ ڈالو بات کہو سمجھکر کہو اچھی ہو اچھی بنکر رہو شرافت نہ جتاؤ میان منھ
نہ کھلاؤ ناحق برا مانوگی مجکو دشمن جانوگی سنو بیوی قمرن کیا کہتی ہے فہمین تم اتنا لکھ پڑھ گیئن
مولویون سے بڑھ گیئن سب پڑھا پڑھایا تم نے سیکھا سکھایا خاک مین ملایا ہنر کا خاکا اڑایا آخر

آخر اپنی پیشانی پہ تقدیر کی نشانی پر بیوفائی کا بیحیائی کا ٹیکا لگایا یہ پھل پایا فہیمن تم پر ہنس ہنس کر
نام دہرتی ہے الزام دہرتی ہے پھر کس فضیلت پر کونسی شرافت پر بھولی ہوئی پھولی بھئی ہو تمھاری
کل بیکل ہے بالکل وہ مثل ہے سب گنون پوری کوئی نہ کہو ادھوری علم پڑھا تو یہ پڑھا کتابون سے
لدا گدھا خوانده گنوار تم ہو بیوقوف ہشیار تم ہو تمھارا کیا کہنا بیکار عالم مین رہنا تمھارا ہونا نہ ہونا برابر تمھارا
ہنسنا رونا برابر اچھا تم یہ بتاؤ ایسی عورت دکھاؤ جس نے کوئی کام بنایا قوم کو نفع پہونچایا نہین تم میرے
مردون کی عالم کے ہمدردون کی کارستانیان دیکھو جانفشانیان دیکھو مردون نے ہستی مین جہان
کی بستی مین کیا کیا کام نکالے دریا پہاڑ کھوند ڈالے پھر پھر کر جان کھپا کر نئی نئی چیزین لائے کیسے
فائدے پہونچائے پہاڑون کو کھودا دریا کی ریت کو سودا پہاڑ سے جوہر نکالا دریا سے گوہر نکالا ریت سے
سونا کھیت سے بونا یاد کیا ایجاد کیا دیس دیس مین پھرے بھیس بھیس مین پھرے علم کا چرچا
پھیلایا حیوانون کو آدم بنایا ہنر کا دریا بہا دیا دین کا رستہ بتا دیا اب بھی نہ شرماؤ تم اپنا سکھایا
طوطے کو کب تک پڑھاؤن کہانتک اپنا مغز پھراؤن جتنا خیال کرو کچھہ حال کرو کتنے کی دم ٹھری جہالت
کی ڈھیری تم سب کی سمجھ لو نسب بے نسب سمجھ لو فہیمن تمھاری اُستانی ہے بڑہیا تمھان کی نانی ہے
جو کہتی ہے سچی یہ وفاداری کی سچی بیوی قمرن چھوڑ دیجیے دیکھو عورت میں کیا نہین کیا ہوش حواس بجا نہین
ذات نہین صفات نہین خوبصورتی نہین آپ کو گھورتی نہین پاؤن نہین ہات نہین کونسی بات
نہین آنکھ نہین ناک نہین پھر دیکھو تو خاک نہین سب کچھہ ہے مگر نہین جیسے بنجر زمین علم نہین ہنر
نہین لیاقت اسقدر نہین کسی بات کو سمجھین کتی لات کو سمجھین اصل بچی بہی نسل اچھی بہی عقل
نہین پھر کیا شکل نہین پھر کیا مرد کا سا مقسوم نہین مقدر کا حال معلوم نہین یہ مرد کے حصے مین
آیا عورت نے ہات بڑھایا سرتی بھر نہ آیا مقدر نہ پایا عورت مجبور ہے کم عقل بے شعور ہے اسی بات کا
رونا ہے تمھارا کیا حال ہونا ہے بیوی سخن پرور تم ذکر مین اوپر کچھہ نادانی سے بےادسانی سے

یاد ہے ایک بات کہہ گئی ہو کسی کی کرامات کہہ گئی ہو آئینہ کس نے بنایا عالم کو دکھایا بی قمرن بھو
احمق پن بھو کس کی تعریف ہوئی مین ضعیف ہوئی کیون بی وہ آئینہ دنیا کا معائنہ کسی عورت کا
تمھاری صورت کا نکالا ہوا ایجاد ہے کس کی ڈالی ہوئی بنیاد ہے وہ کون عقلمند تھا کس کا فرزند تھا
بتو کہنا نہ آیا تم نے دہوکا کھایا زبان سے نکل گیا دہیان سے نکل گیا بیگم یہ کہنا تھا قول پر رہنا تھا
قدیم پرانا آئینہ منہ دکھانا آئینہ بوا گوہر نے بنایا تھا آپا سکندر نے بنایا تھا غریب سکندر کا مردے
ہنر کا نام کیون لیا الزام کیون دیا شرماؤ کیا کہہ گئین بردن کو اچھا کہہ گئین کیون بی وہ سکندر بے ہنر
کاریگر آئینہ نہ بناتا ایجاد نہ پھیلاتا پھر موئی گھونڈہی تمھاری جمیلہ بھونڈی کہن کھائی صورت بھنی بھنائی
صورت کیونکر سنوارتی جوبن نکھارتی مجھے تجھے دکھاتی ایک ایک کو بلاتی آؤ بوا حمیدہ دیکھو میرا
دیدہ اودانی نہیں دیکھہ میرا جوبن مگر کوئی ٹھوکتا نہین کوئی بات پوچھتا نہین قمرالنسا بیگم جائیگا
دہرم سکندر کا نام نہ لو تم یہ الزام نہ لو کسی عورت کا بے بصیرت کا نام سناؤ کام سناؤ کسی نے سنا ہی
موئی اللہ ماری نے کانون کے چھڑے بنائے یا پانو کے کڑے بنائے ہات کی چوڑیان گھڑین باندہ
نوگریان گھڑین کوئی ایسی سگھڑ بتاؤ پھر اپنی بات ٹھاو تو قائل ہوئی ہوگی مجھپر مائل ہوئی ہوگی کہو
سکندر نے اوس آئینہ گر نے کیسا ایجاد کیا صورتون کو بنا دیا جو آج بیویان بد مزاج بیویان مانگ
نکالے سانگ نکالے سرمہ لگائے پٹیان جمائے زلفین ڈالے جوبن اُچھالے نکھری نکھری پھرتی
ہین نکھری نکھری پھرتی ہین تم ہی کہو چپکی نہ رہو آئینہ کس کا نشان ہے تم پر کس کا احسان ہے
بیگم بُرا نہ ماننا کچھہ اور نہ جاننا تم نے مجھے وہ جواب سنایا آسمان کا تھوکا منہ پر آیا اب جو آگے کہو
جو کچھہ کلکے کہو غور سے کہنا طور سے کہنا مین بھی جان جاؤن وفا کو مان جاؤن اودہر مرزا جمیلہ
ڈہونڈتی تھی حیلہ سنکر بھوت ہوگئی انگریزی باروت ہوگئی جلی بھنی بیٹھی تھی گالی سنی بیٹھی تھی شیطان
کی سگی جلکر کہنے لگی منجھلی بیگم یہ عورت خدا کی قسم یہ عورت ہار گئی نہ ہاری ہے یہ قوم کی کہاری ہے

تم ہر کیوں پھراؤ کتیا کو کیوں بھونکاؤ جھگڑا بکھیڑا رہنے دو کیڑے پڑی کو کہنے دو اسکی طرف منھ نہ موڑ دو۔
باتوں کا خزانہ چھوڑ دو مین اس مردار کی مردوں کی یار کی ابھی گت کر دوں گی اسکو بھگت کر دونگی
پشواز پہناؤں گی تال سے اسکو نچاؤں گی جب یہ مانے گی پھر وفا جانے گی بیگم جانتی نہین تم
یہی تو ہے کتے کی دم ٹیڑہی کی ٹیڑہی موئی دم گلی بہیڑی یوں ہی رہیگی سیدہی نہین رہیگی بیگم یہ
بندی کی نانی ہے مگر بندی اسکی استانی ہے کوئی دم جاتا ہے وہ وقت آتا ہے مین ہون اور
فہیمن نانی اوسکی دہجیاں مجھے اڑانی ذکیہ بیگم نے کہا آپا قصہ تو رہا بک بک ہوتی رہیگی ایک ایک
اپنی کہیگی تم اپنا حال سناؤ دریا کا تماشا دکھاؤ بوا مین کیا کروں کسکا کہنا کروں اپنا عذاب کہوں
دوا کا جواب کہوں بڑہیا بولے جاتی ہے زہر گھولے جاتی ہے تم دوا کو دہمکاؤ جمیلہ کے منہ لگاؤ۔
جب ذرا فہیمن کی اس بھڑ بھونجن کی کچھہ کھانسی تھمیگی نانی نواسی تھمیگی کیوں بی فہیمن جان کی دشمن
اجازت دو رخصت دو مین آگے چلوں روغن قاز ملوں ہاں ہاں کہو خاموش رہو کچھہ اور فکر کرو
کوئی جھوٹا ذکر کرو یہ بحث بے سبب ہے تمھارا یہ مطلب ہے فہیمن بولے نہ کچھہ کہے جھوٹی تقریر سنتی رہے
تم خوب یاد رکھو قمرن تمسے نہین ہاریگی فہیمن خدا کی قسم قمرن بیگم وہ وہ سناؤں گی تم سب کو ہراؤنگی
اچھا فہیمن دوا غصہ جی پر نہ لا فضول باتین نامعقول باتین بہت نہ بنا رنج نہ بڑھا اپنی توقیر کو رہنے سے
مجھے کچھہ اور کہنے دے اچھا بی تم کو اختیار ہے فہیمن لاچار ہے جو چاہو بولی بولو جھوٹا دفتر کھولو کچھہ کر
چھیڑ دو قضیہ کو نبیڑ دو لو بی ذکیہ طے ہوا قضیہ دوا رضامند ہوئی عورت اب بند ہوئی لے دوا تب جن
بڑہیا مارنا خن لندن کا حال سن اون عورتوں کو بھی سن مین لندن مین گئی غیر وطن مین گئی عام عورتوں
سے ملی تمام عورتوں سے ملی میراون کا مقابلہ رہا خوب خوب معاملہ رہا جو عورت دیکھی اپنی صورت دیکھی
وفادار پائی ملنسار پائی وضعداری مین غمگساری مین سب کو ایک پایا سب کو نیک پایا محبت مین
ایسی مروت مین ویسی خصم پر ایمان دیتی ہین اولاد پر جان دیتی ہین جو چھوٹی بڑی ملی اچھی لکھی پڑہی ملی

ہنر مین کامل علم مین فاضل حسن کی یہ صورت شمع کی سی رنگت حور کا چہرہ کا نور کا چہرہ دیکھکر کبھو بھاگے
شمع مانند ہو جسکے آگے گفتگو وہ جو سنے غش کرے دوا تو بھی عش عش کرے عادتین پیاری پیاری خصلتین
تو بھی ساری بات بات شیرین جیسی نبات خیرین آدمی سنا کرے سر کو دہنا کرے کیا تعریف کرون کیا توصیف
کرون میری زبان بند ہے جسکو دیکھو عقلمند ہے ہان پردہ کار دل نہین ہوتین محتاج نہین رات دن
کام کاج بن حیران بیٹھی رہین پریشان بیٹھی رہین کام کاج کو ترسین سیر بھر اناج کو ترسین اس بات سے
آزاد ہین کل عورتین شاد ہین اب بولی فہیمن واہ بیوی قمرن کیا رنگین بیان ہے کیا شیرین زبان ہے
میری بیگم تم نے خدا کی قسم تم نے وہ بات بیان کی ہے میرے دل نشان کی ہے فسانہ کو گرد کر دیا جب علی کا
دل سرد کر دیا مین قربان بی قمرن جان تم نے عورتون کی حقیقت کہی مین بھی چپ ہو رہی انصاف
کی یہ بات ہے بندی تمھارے سات ہے خدا کی دوہائی اچھی تعریف سنائی جی بہاتا اور بھی کہدو طور طور بھی
کہدو یہان کی عورتین بد صورتین اتنی بھی ہوتین اپنی برائی کھوتین مین اون کے سات رہتی برائی کچھہ
دیکھتی اب بھی کچھہ نہین بگڑا صاف ہوتا ہے جھگڑا علم تحصیل کرین مجکو ذلیل کرین علم سے لیاقت
بڑہے لیاقت سے دولت بڑہے نہین تو بیگم اللہ کی قسم میرا وہی قول ہے عورتون پر لاحول ہے
سب جاہل ہین کمی کاہل ہین اون کو کیونکر اچھا کہون ریشم کا لپھا کہون اچھا قمرن بی مین نے سنی لندن
کی اب مجھہ سے سنو جواب دوسرا سنو تم ذکر کی سات مین عورت کی ذات مین پہلے بیان کر گئی ہو مجکو پریشان
کر گئی ہو مجھے اوسکا خیال آیا ہے تمھارا یہ سوال ہے تخم تاثیر صحبت کا اثر انسان حیوان مین برابر تم دودہ کا اثر صحبت
ثمر لمبا چوڑا بتا گئین جتا جتا کر سنا گئین مگر تخم کا اثر نہ کہا وہ گو مگو ہی رہا میٹھا جان کر چبالیا مزدار اتنا
کھالیا ہان دوا تخم کا مزا بکری کا دم گزا اوسکو تو کہا ذائقہ اوٹھا کوئی ڈھکوسلا گھڑ تخم کو بتا وفا کی
جڑ اچھا بیوی قمرن یہ پوچھتی ہے فہیمن دودہ کا اثر کیا صحبت کا ثمر کیا یہ فضول چیزین ہین یہ اصول
چیزین ہین اصل تخم کا اثر ہے جو وفا کا ثمر ہے ذرا غور سے دیکھو سمجھو طور سے دیکھو تخم جیسا ہوتا ہے

ثمر ویسا ہوتا ہے گوری کا بچہ گورا ہوگا حبشی کا کالا بھونرا ہوگا جسکے ماباپ آدم ہو یا سانپ بہرے
گونگے ہون گے لنگڑے لولے ہون گے بچہ مین ضرور اثر ہوگا وہ بچہ ماباپ پر ہوگا جہان کا دستور ہے
یہ قاعدہ مشہور ہے بہرے کے ہان بہرا گیرے کے ہان گیرا ہوگا عجب ہوگا نہ ہوا تو غضب ہوگا خدائی
مین نہین ہوا بلی نے جنا چوا چیل نے کبوتر نکالا نہین بکری نے بندر نکالا نہین قمرن بیگم ہٹ دہرم خدائی
کا رشتہ توڑتی ہو دنیا کا سررشتہ توڑتی ہو یہ قاعدہ مقرر ہے آجتک یہی دستور ہے بیٹا باپ پر جاتا
ہے بیٹی مین ما کا اثر آتا ہے میری تقریر تخم کی تاثیر تم سچ جانو قاعدہ کو مانو مثل ہے ما پر نار پتا پر
گھوڑا بہت نہین تو تھوڑا تھوڑا مین آگے اور کہون گی کچھ بے طور کہون گی ذکیہ بیگم قضیہ بیگم اور
کھسیانی ہون گی دشمن جانی ہون گی بڑی مشکل ہے بیچین دل ہے چپ رہے بھی نہین بنتی بے
کہے بھی نہین بنتی طبیعت سے لاچار ہون جھوٹ سے بیزار ہون جھوٹی بات ضد کے سات مجھے پسند
نہین ہوتی زبان بند نہین ہوتی مین تو تقدیر کو تخم کی تاثیر کو ضرور مانون گی برحق جانون گی
یہی کہون گی یہین رہون گی عورت کا تخم بیوفا ہے اوس کی ذات مین دغا ہے نام کو مروت نہین
رتی بھر محبت نہین جاہل سے وفا کی کاہل سے وفا کی کیا توقع کیا امید ہو جسکا لہو سفید ہو کیون
بی قمرن وہ کیا تھا سخن ذرا اشراف بیوی نا انصاف بیوی پھر مجھے سنا دو تم دوبارہ سمجھا دو
تمھاری زبان پر آیا تھا تم نے جانکر سنایا تھا اشراف اچھی جبریل کی بچی رذالی بری اگھل کہری
یہ عقل مین نہین تلا مشکل معما نہین کھلا ذات کا اشراف کون ہے دنیا کے خلاف کون ہے دوسرا
رذالا جو تم نے فرق نکالا دونون کی ایک بنیاد وہی آدم کی اولاد بتوان دونون کا اشراف رذالو نکا
فرق مجھے بتاؤ دلیل سے سمجھاؤ تم کو کہنا نہ آئے پھر نہین بتائے ابا نہین ددا سمجھی تیرا مدعا
رہ جاتا لی ہون فرق بھی سمجھاتی ہون ددا اشراف ہم خاندانی بیگم رذالی تو بے آبرو ددا جان
سمجھین تم بی فہمین ٹھوک دم چلو آگے بیان کرو لو بیگم دھیان کرو مین بولتی ہون حال کھولتی ہون

شریف کون کثیف کون اصیل کون رذیل کون سنو بیگم کافوری مرہم شرافت ہوئی اصالت ہوئی
وہ کسی کی ذات نہین یہ پوشیدہ بات نہین میرا خدا علیم ہے جو کچھ ہے تعلیم ہے یہ آدمیت کی بنیاد ہے
انسان کی استاد ہے عقل سکھاتی ہے فہم کو بڑہاتی ہے دل صاف بناتی ہے یہی اشراف بناتی ہے
یہ نہین تو خاک نہین جیسے منہ پر ناک نہین شرافت کی یہ صورت ہے اشراف کی یہ حقیقت ہے بیگم کوئی اصیل ہو
گورا چٹا دل ہو بے تربیت بے لیاقت گنوار رزالا ہے مکڑی کا جالا ہے جسکا نام شرافت ہے
تو وہ تربیت ہے تربیت وہ چیز ہے جس سے جانور عزیز ہے تعلیم پایا جانور کتا ہو خواہ بندر کیسا باتمیز
ہوتا ہے ہر دلعزیز ہوتا ہے اب تم جان لو شرافت پہچان لو نہین دونون مین اشراف رزالون مین بیگم کیا فرق ہے
وہی بجلی وہی برق ہے انسان کی پہچان تعلیم تعلیم سے اوسکی تعظیم عورتون مین یہی کال ہے عورتون کا
براحوال ہے موٹی عورت بے تربیت کوئی چیز نہین جسکو تمیز نہین کسی کام کی نہین مجھے سلام
کی نہین ایسی کو لیکر کیا کرے جو فریب دغا کرے مثل ہے توکو نہ موکو چولہے مین جھونکو صورت
دیکھو گوری سیرت گندی موری دل کی میلی کالی منہ چکنا پیٹ خالی اسپر دماغ آسمان پر مزاج لامکانی
شرافت کا وہ حال حماقت کا وہ حال باتین بنانی بڑی گھر کی باندی اسپر اسقدر نخرہ مرد سے
حقہ نخرہ ایک کیا ساری عورتین نئی پرانی کنواری عورتین بے دودھ کی بکریان موٹی کڑک مرغیان کس
کام کی ہین اس روک تھام کی ہین بچون کو کھلائین پالین دودھ پلائین زمانہ کی کثیف اون کی کیا تعریف
موٹی تپھر کا میر فرش بیٹھنے کو نگین عرش ظاہر چکنا چپڑا دھویا دہلا یا ٹکڑا باطن دیکھو کڑوا کسیلا نیم چڑہا
کریلا کھٹا آم صورت حرام چکھنے کا نہ رکھنے کا صدقے کا ستنجا چوراہے مین دہرا پھر وفا کا معاملہ
مردون سے مقابلہ خدا کی قدرت بیوفا بے غیرت مرد کی تقلید کرین وفا کی لید کرین چلو پرے جاؤ
بدبو نہ پھیلاؤ مثل ہے کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھولا تیرنے چلا لولا ٹکتا ہوا گولا بیگم عورتون سے
ان بے دم عورتون سے ہندو عورتین اچھی دہرم کرم کی سچی گھرون سے نکل کر فدا پر چلکر روٹی

کما لیتی ہین بیفکر کھالیتی ہین سب پیشہ کرتی ہین یہی اندیشہ کرتی ہین کچھ ہنر سیکھین فن مقدور
سیکھین حشمت پیدا کرین دولت پیدا کرین مال گھر بھرین برے وقت کو دہرین کوئی آج مفلس نہین کوئی
محتاج مفلس نہین تم نے کندہا ڈال دیا پیشہ مین عیب نکال دیا آرام مین پڑگئین خرچ سے اوٹھ گئین
عیشی بنین عہدی بنین عورتین وفا کی جنین بنو شرافت گندی ہوگئی سچی فہمین بندی ہوگئی کیون
بی احوال سنا شرافت کا مآل سنا بنو شرافت بنو امالت کچھہ آسانی نہین تقدیر ربانی نہین
اقبال ضعیف کرتا ہے ادبار ذلیل کرتا ہے چل پرے ہٹ ہم سے نہ لپٹ غارت ہو تجھسی عورت
خدا نہ دکھلائے تیری صورت بڑہیا نے تار باندھ دیا جھوٹ کا طومار باندھ دیا بس بس فہمین بس
سنا چکی آٹھہ دس گزرے عمر کے پچاس برس ہمکو نہین پیشہ کی ہوس ہم اشرافون مین سینہ
صافون مین پیشہ کا رواج نہین بغیر پیشہ ہم محتاج نہین ہم اقبال رکھتے ہین پاس مال رکھتے
ہین اللہ نے سردار بنایا ہے ہمیشہ کھایا کھلایا ہے ہمارے پاس بے قیاس مال دہرا ہے گھر بھرا ہے
نوج پیشہ سردار کرے دو رپار اوسکی پیزار کرے ہمکو چھین سے علم سے فن سے ذوق رہا ہے
شوق رہا ہے علم کی تحصیل کرین فہمین سے دلیل کرین آہا میری دشمن شاید بیوی قمرن اسی پر مغرور ہو
عقل سے معذور ہو بس بی رہو تم جھوٹ نہ کہو کیا تحصیل کروگی کیا دلیل کروگی تم کیا ہو
بیوفا ہو اصلی بیوقوف ہو نسلی بیوقوف ہو ذکیہ کی بہن ہو چاند کا گہن ہو اچھا بی قمرن کچھہ پوچھے
فہمین تم بتاؤگی چال دکھاؤگی علم کا امتحان دوگی ظاہر شے کا نشان دوگی مین تم کو دیکھتی
ہون ذرا دور پھینکتی ہون دیکھون کتنی ہو یون توفتنی ہو کیون بیوی قمرن استعارہ کی سمر ن
عالم کے سامان کو زمین اور آسمان کو جانتی ہو کیا ہے کیسا ڈھکوسلا ہے ٹھیک بتا سکتی ہو
مجھے سمجھا سکتی ہو ہان ہان پوچھہ وہ سامان پوچھہ مین ٹھیک بتادون گی آنکھ سے دکھا
دون گی ایسی مشکل چیز نہین جو مجھے تمیز نہین مین اسقدر جانتی ہون اللہ کا گھر پہچانتی ہون

ہان جی مغرور تم ضرور ضرور اللہ کا وہ گھر جسکے دیوار نہ در وہم وگمان سے باہر کسیکو نہ آئے نظر تم دیکھہ آئی ہو آخر ماما حوا کی جائی ہو اچھا صبر کرو دم لو فہیمن کے قدم لو ذرا پان وان کھالون گلوری نوش فرمالون جان کو صبر آئے میرا جی ٹھر جائے جمائی پر جمائی انگڑائی پر انگڑائی آنے لگی ستانے لگی سستی جائے چستی آئے پھر کچھہ بولون گی حقیقت کھولون گی جمیلہ بولی پان کھا موئی اپنی جان کھا پان نہ ملے انگارے نگل تھتکاری گھر سے نکل گھر مین اجالا ہو تیرا منھ کالا ہو فہیمن جلکر بولی پاجامہ سے نکلکر بولی منجھلی بیگم اللہ کی قسم تم سنتی نھین اسکو دہنتی نھین اپنے چھوکری کوستی ہے یہ کیسی دوستی ہے باندی کو دھمکاؤ شفقل کو سمجھاؤ کوئی دم جاتا ہے مجھے غصہ آتا ہے ذکیہ بیگم جمیلہ پر جھنجلائی کچھہ منع کیا کچھہ مسکرائی ہنسکر کہنے لگی او مینڈک کی سگی بس کر چپ رہ ہٹ جا چپ رہ دداکو بیزار نہ کر نانی سے تکرار نہ کر بات کا سلسلہ نہ توڑ جلے پھپھولے نہ پھوڑ لو ددا پان نگلو پیٹ سے باتین اُگلو رات پوری نہ کرو تقریر ادھوری نہ کرو اچھا سنو بیوی قمرن شمس الدین خان کی دلہن بتاؤ یہ سامان بے پتہ بے نشان لاجوردی رنگ کا زمردی ڈھنگ کا میلا کچیلا زمین پر پھیلا کہین نیلا کہین بھورا پورا کہین ادھورا دھندلا آسمان زمین کا سائبان۔ کیا شے ہے کیا چیز ہے بتاؤ کچھہ تم کو تمیز ہے اوسپر جگمگاتے رات کو ٹمٹماتے انگارے سے کیا ہین پیارے پیارے سے کیا ہین جو برسات مین اندھیری رات مین چمکتے رہتے ہین انکو کیا کہتے ہین انکی حقیقت سناؤ میری تشفی کرو سمجھاؤ دیکھون تم کو کیا شعور ہے تمھاری عقل کتنی دور ہے پھر اور پوچھون گی طور بے طور پوچھون گی اب قمر النسا گھبرائین حیران ہوئین بولائین۔ بغلین جھانکنے لگین زٹلین ہانکنے لگین بولائی بولائی بولین شرمائی شرمائی بولین لو بی انوری خدا کی شان بڑھیا لے ہمارا امتحان اپنی ددا کا جواب دو اسکے مدعا کا جواب دو اسنے کیا پوچھا ہے نیا ماجرا پوچھا ہے اسکی بات سنو زٹل خرافات سنو بڑھیا پاگل ہوگئی اسکی وہ مثل ہوگئی۔

بھینس نکودی کودی گون یہ تماشا دیکھے کون اس عورت کو بے غیرت کو کچھ بن نہ آیا ہنر یاد نہ آیا ۔
موئی ناآزمودہ بکنے لگی بیہودہ زمین سے فرصت پائی آسمان پر کی چڑھائی دیکھنا بڑھیا کی بیتابی ۔
جان بچاتی ہے مرغابی دوئی بڑھیا دوئی جروا یہ بات بھی ایسی ہے میری عقل کیا تجھ جیسی ہے
جو مین بتا نہ سکون آسمان دکھا نہ سکون نادان سے نادان انجان سے انجان گھٹنون چلتا
بچہ کودتا اچھلتا بچہ ستارون کو جانتا ہے آسمان کو پہچانتا ہے یہ فیروزی آسمان یہ زرد و زری
آسمان جو زمین کے اوپر ہے اللہ کے رہنے کا گھر ہے مجھے سنا ہوا یاد ہے اسکی جڑ ہے نہ بنیاد ہے
بے ستون ادہر کھڑا ہے معلوم نہین کیونکر کھڑا ہے اسی رنگ کے اسی ڈھنگ کے نو آسمان
ہین سات بے سامان ہین آٹھوین آسمان پر گنجان برابر برابر الغارون ستارون کا فرش ہے
نوین پر لوح کرسی عرش ہے عام لوگ تمام لوگ دو ستارون سے واقف ہین انہی روشن
تارون سے واقف ہین ایک سورج دوسرا چاند ہے جو سورج سے ذرا ماند ہے اتنو سنکر
فہمین بولی بیتاب ہوکر پرفن بولی شاباس شاباس بس بی قمرن بس قلعی کھل گئی جہالت ڈہلکی
مین قائل ہوئی تکرار باطل ہوئی تم نے وہ حقیقت سنائی میری سمجھ مین نہ آئی بیوی قمرن تمہارا
لکھنا پڑھنا سارا آج معلوم ہوگیا ظاہر مقسوم ہوگیا بس دیکھا شعور چلو اور چھیڑو مذکورہ انوری
بیگم نے کہا آپا کی جانے بلا جو مردون نے لکھا ہے وہی آپا نے پڑھا ہے میری آپا سیدہی مسلمان
ہین کیا جانین کتنے آسمان ہین یہ اور ہی سامان ہے اسکا مشکل بیان ہے دو اکل رات کو
تو اسی بات کو مجھسے بیان کیجو شروع داستان کیجو مین جواب دون گی آپا کا ثواب لونگی
تیری تسلی ہوجائیگی خوب تشفی ہوجائیگی اچھی طرح بتا دون گی بچون سے سمجھا دون گی تجھے یقین
آئیگا میرا علم بھی کھل جائیگا آج یہین تک رہنے دے آپا کو کچھ اور کہنے دے لو آپا جان
تم کہو داستان اتنی کہو اتنی کہو تھک کر چپ ہو رہو اب شروع کردو آفتاب طلوع کردو

قمرن نے کہا بوا ذرا چپ رہے دوا پھر مین بولون زبان کھولون اپنی کہانی سنی سنائی پرانی پوری دکھ کی ان
تم کو مین سناؤن بوا میرا غم کا قصہ ہے بڑا الم کا قصہ ہے کسیکو کیا یقین آیگا فہیمن کو بھی یقین آیگا مین سنکر
شاد ہون گی داد دون گی یہ کہون گی تم بے مثل لاجواب ہو خاصی تاریخ کی کتاب ہو جہان مین پھری
پھرائی ہو زمانہ کو بھگتی بھگتائی ہو جو کہوگی سچ کہوگی وہی عورتون کی پچ ہوگی چلو باتین کم کرو اپنی
کہانی ختم کرو رات جانیکو ہے صبح آنیکو ہے زبان ہلاؤ بانگی دکھاؤ اچھا عورت سن میری مصیبت
سن سنکر قائل ہو ہماری طرف مائل ہو

قمر النسا کی تباہی کا بیان

اے بڑھیا بدگمان سن میری داستان میری رسوائی کا قصہ تقدیر آزمائی کا قصہ تو نے پہلے سنا ہوگا
کسی نے تجھسے کہا ہوگا مجھپر کیا گزری کیا کیا بلا گزری گھر گھر مین دہوم ہے بچہ بچہ کو معلوم ہے ثریا بیگم
کے باپ ایک دن آپ ہی آپ گھبرائے دنیا سے بیزار ہوئے بستر باندھ سفر کو تیار ہوئے حج کرنیکو چلے
گناہ دہرنے کو چلے دہیان ٹھکانے تھا ایمان ٹھکانے تھا چل کھڑے ہوئے نکل کھڑے ہوئے سات
مین قافلہ ہوا وان یہ معاملہ ہوا جہاز پر سوار ہوئے آفت سے دوچار ہوئے دریا مین طوفان آیا تباہی
کا سامان آیا جہاز اختیار سے چھوٹا ٹکرا کر پہاڑ سے ٹوٹا جب یہ خبر وحشت اثر ہندوستان مین آئی
ہمارے کان مین آئی جہاز ڈوبا حاجی ڈوبے کل اشراف پاجی ڈوبے کسی نے مجھے بھی سنائی
بس بی خدا کی دہائی سنتے ہی دنگ ہوگئی رنگت پتنگ ہوگئی کھانا پینا حرام ہوگیا حشر کا کہرام ہوگیا
گھر مین رہنا دشوار ہوا جینے سے جی بیزار ہوا جب جان پر نبادہ بنی پھر جی مین یہی ٹھنی آخر ایک دن
مرنا ہے اکیلا رہکر کیا کرنا ہے اس ہونے سے نہ ہونا بہتر قمرن اب جان کا کھونا بہتر پھر تو وحشت نے
میری ہمت نے راہ بتائی کمر بند ہوائی قمرن نکل دم نسے چل میان مرے تو بھی مرجا گھر کو چھوڑ دکھا

ثریا قمرن کی بیٹی کا نام ہے ۱۲

طبیعت کسی طرح نتھمی میرے دل پر یہی جمی گھر سے چلون سفر کرون دیس دیس مین بھیس بھیس مین پھرون سیر کرون بلا سے جیون یا مرون ملک ملک کو کھوندون گم ہوئے کو ڈہونڈون شاید بات آنے کہین پتہ ملجائے ابھی مین دل کا منصوبہ اسی شکل کا پکار ہی تھی جمار ہی تھی سامان جمع کرنے لگی اوسان جمع کرنے لگی اتنے مین سنا گھر یہی شور یہی چرچا یہی خبر گلی گلی کہرام ہے رونے والون کا اژدہام ہے جو آتا ہے یہی سناتا ہے زہرہ بیگم کے میان موئے بچی کے خصم بھی غرق ہوئے اسی غم مین اسی الم مین ناہید بیگم ہین بہرامی خانم ہین اوہڑی سوبدا ہوگئین بوا سب بے سر ہوگئے سب بے گھر ہوگئے جہاز الٹ گیا قافلہ لُٹ گیا اتنے گھر تباہ ہوگئے غرق بیگناہ ہوگئے کچھہ نہ کھلا کیا ہوا کون جیا کون موا جیتے بچے یا مر گئے خبر نہین کدہر گئے بس یہ خبر کان سے سنکر اور بھی ملال ہوا میرا تباہ حال ہوا خفقان نے زور کیا زندہ در گور کیا جان پر بن گئی دل پھٹن گئی قمرن چل جلدی نکل اتنے مین پیغام آیا بیویون نے پچھوایا کیون بی قمرن تم چلوگی بہن ہمارا سفر کا ارادہ ہے تمھارا کیا ارادہ ہے اگر پکا ارادہ ہو تم بھی آمادہ ہو بوا کوڑی لونہ پیا وقت نہین ملیگا ایسا ہم سب کے پاس مال ہے ہمارا تمھارا ایک حال ہے ڈولی مین سوار ہو چلنے کو تیار ہو ہم دل اوٹھائے بیٹھے ہین سفر کی لو لگائے بیٹھے ہین ہم ابھی یہان سے جائینگے جیتے ہونگا تو پتہ لگائینگے کوئی جیتا ملاے آئینگے وفا کا تماشا دکھائینگے نہین تو بوا خدا نہ کرے جہان وہ سب مرے ہم بھی وہین مرجائینگے پھر کر گھر مین نہ آئینگے یہ سنکر مین موئی اجڑی بیدل ہوئی پہلے ہی تیار تھی جان سے بیزار تھی مین نے یہ جواب دیا جو تم نے قصد کیا اچھا کیا کچھہ نہ کہو بسم اللہ کرو پتھر چھاتی پر دہرو چاہیے ہات مین لو مجھے بھی سات مین لو کل کی چلتی آج چلو سوختہ دل سوختہ مزاج چلو بوا آخر وہ رات بیتابی کے سات جون تون گزاری صبح کو منگا سواری ہم سب روانہ ہوگئے کہنے کو افسانہ ہوگئے بوا ہم عورتین گوری صورتین نحیف نحیف دل کی ضعیف

کبھی کسی نے سفر کی گھر کے سوا باہر کی تکلیف پائی نہ تھی مصیبت اوٹھائی نہ تھی ارادہ ٹوٹ ٹوٹ گیا
دل چھوٹ چھوٹ گیا آخر اوسی پریشانی مین اوسی سرگردانی مین ارادہ کرلیا پتھر چھاتی پر دہر لیا خراب
خستہ بمبئی پہونچے دلشکستہ بمبئی پہونچے پھر جہاز مین سوار ہوئے ہم بلا مین گرفتار ہوئے قیامت سر
پر آئی آفت ہمپر آئی ہمکو چار دن گھڑیان گن گن اچھی طرح گزر گئے یہ بھی نہ جانا کدہر گئے دن بھر
تو ہم سوتے تھے ساری رات روتے تھے ہمارا برا حال تھا دل کو یہ خیال تھا اللہ وہ مقام دکھاوے
طوفانی جگہ کا پتہ لگاوے جہان ہمارے مردوے سب کے سب غرق ہوئے بوا سمندر بھی تھما تھا
جہاز راہ پر لگا تھا ہمارا جہاز پانی پر بے آواز لہراتا تھا ہوا پر جاتا تھا ہر طرح چین چان تھا بالکل
امن امان تھا سب مسافر مسلمان کافر کام کاج مین تھے درستی مزاج مین تھے ہم دریا کے
دیکھنے مین اپنی قضا کے دیکھنے مین کچھ ایسے محو تھے دین دنیا سہو تھے سمندر ہی سمندر تھا۔ جہاز
تپّا سا پانی پر تھا کیا کہون سمندر کی لہرین وہ تلے اوپر کی لہرین عجب سیر تھی غضب سیر تھی
مین کیا بتاؤن تم کو کیا سناؤن وہ سمندر کا پاٹ لہرون کا ٹھاٹ چاندنی کی بہار نورانی رات گلزار
وہ صاف صاف پانی وہ شفاف نیلا آسمانی کہین زمین نہ پہاڑ نام کو درخت نہ جھاڑ پانی ہے یا آسمان
برابر سطح چٹیل میدان ہم دو جہان کے زمین آسمان کے بیچون بیچ مین تھے اونچ نیچ مین تھے
خدائی نظر آتی تھی کبریائی نظر آتی تھی بس دیکھا ہوا آخر یہ ہوا وہ چار دن کی مدت وہ تکلیف کی راحت
ہمین یون تمام ہوئی صبح ہوئی شام ہوئی صبح یاس مین کٹی شام ہراس مین کٹی پانچوین شام قضا کا
پیغام نگوڑی کیا آئی جہاز پر بلا آئی اے ہے نہ پوچھو حال وہ آسمانی وبال قیامت کی رات تھی
آفت کی رات تھی جو سوتے تھے سوتے رہے جاگتے بدحواس ہوتے رہے بوا ہمارا برا حال تھا پانی
مین بھونچال تھا کہین طوفان تھا سان گمان تھا اچھی ہوا پانی تھما دریا سن سان صاف ستھرا
آسمان دیکھتے دیکھتے بوا ایک بار بادل ہوا ہوا چلی ابر آیا آسمان پر چھایا کچھ کالا کچھ میلا اب

آسمان پر پھیلا سامان اور ہوگیا تیز تیز بہوا ہوا چلی جہاز مین پڑی کھل بلی ہوا نے زور پکڑا موجون نے
شور پکڑا پھر تو ہوا بلا ہوگئی ہماری قضا ہوگئی نوح کا طوفان ہوگیا اجل کا سامان ہوگیا لوگ
ڈرنے لگے دعائین کرنے لگے ناخدا بیقرار ہوا کام پر تیار ہوا پھریرے لپیٹے بادبان سمیٹے مستول
ڈال دئے لنگر نکال لئے عجب ہنگامہ تھا غضب ہنگامہ تھا دل ٹوٹ گئے چھکے چھوٹ گئے
ادہر وہ طوفان ناخدا بے اوسان ادہر لوگ بے قرار لب پر پروردگار اوپر ہوا کا زور نیچے پانی کا
شور الحفیظ الامان ملگئے زمین آسمان جہاز طوفان سے بدبلا سامان سے پتّے کے مانند بہنے لگا
ناخدا رو رو کر کہنے لگا آفت کا طوفان ہے مسافرو اللہ نگہبان ہے یاد رکھو میری بات یہ آج
کی رات خیر سے کٹتی نہین جان بچتی نہین جہاز چکرانے لگا ہے غوطے کھانے لگا ہے طوفان
کام کر گیا جہاز مین پانی بھر گیا نمازین پڑہو اذانین کہو اللہ سے التجا کرو نجات کی دعا کرو اے
مشکل کشا اے بندون کے کبریا آئی بلا کو ٹال ہم کو بلا سے نکال مشکلکشائی کر بے کسون کی
رہائی کر تیرے ہات نجات ہے تیرے ہات حیات ہے ناخدا کی تقریر غریب اور امیر سنکر ڈر گئے
جیتے جی مر گئے اللہ کی بارگاہ مین نبی کی درگاہ مین دعا التجا کرنے لگے خدا خدا کرنے لگے دم
ہوا ہوگیا کیا سے کیا ہوگیا پھر تو مینھ کا برسنا اور بادل کا گرجنا شروع ہوا نہ پوچھو ہوا وہ ہوا کا
زور وہ گھٹا گھنگھور حشر سا برپا تھا ابر برسنے پر تلا تھا لگا تار برسنے لگا موسلا دہار برسنے لگا
زمانہ مین اندہیر ہوگیا تقدیرون مین پھیر ہوگیا اوسان اڑنے لگے فرشتے کڑہنے لگے منھ پر
مردنی چھائی ہم سمجھے اجل آئی جہاز مین غل تھا حشر بالکل تھا ایک ایک کہتا تھا بد اور نیک
کہتا تھا بے بلائے اجل آئی دریا سے نکل آئی پھر تو ہر انسان بوڑہا اور جوان اوسوقت
تتّر بتّر تھا مین تہیہر تو مہیہر تھا ہل چل ہوگئی کھل بل ہوگئی جان کے لالے ہوئے ہم اجل کے
حوالے ہوئے بیٹے کو باپ کی خبر نہ اپنے کو آپ کی خبر عجب تلاطم تھا جو تھا بیدم تھا ہوا اسقدر

اضطراب تھا آنکھ سے دور خواب تھا شور تھا غل تھا جینے کا چراغ گل تھا لوگ پکار رہے تھے چیخ
چیخ مار رہے تھے ہائے مرے ہائے مرے خضر نہین دستگیری کرے یہ بلا ناگہانی ہے لوگون پر پریشانی
ہے خضر کہان ہو آؤ ڈوبتون کو بچاؤ کسی کی زبان پر اللہ کا نام تھا کسی کے لب پر رام رام تھا
کوئی اضطراب مین کہتا تھا دل کی بیتابی مین کہتا تھا ہائے ہائے آئی مرے کوئی پہونچے مدد کرے ہائے
برا مقسوم تھا کسے یہ معلوم تھا بلا نازل ہو گی قضا نازل ہو گی بوا اسی طرح لوگ بنا کے موت کا جوگ
بیتاب بیقرار تھے مرنے کو تیار تھے تم وہ حال نہ پوچھو ہمارا ملال نہ پوچھو مین تو سہم کر اوس گھما گھم
ڈری جاتی تھی مری جاتی تھی کہتی تھی اے اللہ معاف کر گناہ طوفان رفع کر یہ بلا دفع کر بوا کیا
بتاؤن کیا حال سناؤن اوسوقت پانی کا شور دریائی موجون کا زور ہوا کا سناٹا دریا کا جوار
بھاٹا خدا پھر نہ دکھائے وہ آواز نہ سنائے کیسا کھانا کسکا پینا مشکل ہوگیا جینا سر پر آفت آئی
بے خبر قیامت آئی عالم تہ و بالا ہو گیا زمین آسمان کالا ہو گیا ہر ایک دل گداختہ ہوش حواس باختہ
دکھ سہتا تھا یہی کہتا تھا دیکھئے کیا ہونا ہے اب تو جان کا رونا ہے جان بچے تو لاکھون پائین
بلا سے چھٹین تو گنگا نہائین اے اللہ کیا ہو گیا سب کا نصیب سو گیا تقدیر کام نہین آتی تدبیر کام
نہین آتی بوا ہم لوگون کو بے دم لوگون کو بگڑے حواس دیکھکر آس پاس دیکھکر بیقرار ہوتے تھے
زار زار روتے تھے بوا اوسی طوفان مین اوسی سامان مین اکثر وحشت سے مر گئے بعضے دہشت سے
مر گئے کتنے نیم جان تھے کتنے مردہ انسان تھے کچھ عجب حال تھا جانون پر زوال تھا حشر کا
عالم تھا جہاز مین ماتم تھا ایک طرف ہم سب مردہ بیدم سب عورتین گمنام وفا مین بدنام
ناشاد نامراد زبان پر آہ و فریاد منھ کو ڈھانپے خوف سے کانپے خاموش بیٹھی تھین بیہوش
بیٹھی تھین ڈوبنے کا غم تھا نہ مرنے کا الم تھا آپس کی جدائی کا اور اپنی تنہائی کا خیال ہوتا تھا
ملال ہوتا تھا دیکھئے ہم ناشاد بدنصیب نامراد جیتے ہین یا مرتے ہین وفا کا نام کیا کرتے ہین

ہم کو یہی رنج تھا ششش وپنج تھا اس غم مین تحلیل تھے تندرستی مین جلیل تھے تن مین جان تھی منھ مین زبان نہ تھی دعا کرین التجا کرین خدا سے فریاد کرین کچھہ داد بیداد کرین اے ہیہے قسمت مقدر کی شامت ہماری آرزو ساری جستجو دل کی دل مین رہ گئی وفا پانی مین بہ گئی آخر رو کر افسردہ ہوکر چپ ہو رہتے تھے دل مین کہتے تھے اے خدا ہم کو مشکل کشا ہم کو منزل پر پہونچا ٹھکانے سے لگا۔ ڈوبے ہوؤن کی جیتے یا مؤون کی صورت دکھادے اون سے ملادے اللہ تیری قسم مرنے سے ہم ہرگز ڈرتے نہین فریب کرتے نہین راضی ہین رضا پر قایم ہین وفا پر بوا ذکیہ بیگم مراد کا دم بدم اللہ سے سوال تھا ہر لحظہ یہی خیال تھا لوگ اپنے ایمان سے ہم اپنی جان سے ہاتھہ دہوئے بیٹھے تھے مقصود کھوئے بیٹھے تھے اتنے مین طوفان کا زمین اور آسمان کا طور بے طور ہوگیا اور کا کچھہ اور ہوگیا ہوا کا زور بڑہا موجون کا شور بڑہا موج پر موج آنے لگی آ جہاز سے ٹکرانے لگی دو دو ایک ایک موج اور موجون کا اوج آسمان سے باتین کرنے لگا نوح کے طوفان کو مات کرنے لگا دریا کا پانی تہ و بالا ہوگیا جہاز موت کا نوالا ہوگیا جہاز کی یہ روش تھی دریا سے زیادہ جنبش تھی کبھی ادہر کبھی اُدہر موجون کے نیچے اوپر بوا جہاز برق ہوگیا اب ڈوبا اب غرق ہوگیا کبھی موج اُسکے اندر کبھی یہ موج کے اوپر جہاز کو قرار نہ تھا بچاؤ زنہار نہ تھا بُوا رات بھر یہی برابر سامان رہا طوفان رہا جہاز چکرایا کیا گھمیریان کھایا کیا ہنڈولا بنگیا جھولا بنگیا ہم بے دل اجل کے مقابل سنبھلین تو سنبھل نہین سکتے نکلین تو نکل نہین سکتے بلا مین گرفتار تھے بالکل بے اختیار تھے آخر سحر ہوتے ہوتے بوا فجر ہوتے ہوتے وہ جہاز بے انداز بے راہ بڑہ گیا پہاڑ پر چڑہ گیا ٹکرا کر بیٹھہ گیا چکرا کر بیٹھہ گیا اختیار سے چھوٹا پرزہ پرزہ ہوکر ٹوٹا مین تختہ پر رہ گئی کسی طرف کو بہ گئی اتنی بات کہنے تک جہاز مین رہنے تک مجھے اپنی خبر رہی پھر بیخبر ہوکر بہی دوسرے دن ہوش آیا اوسی تختہ پر بیٹھا پایا آخر یہ ہوا مین نے دیکھا بوا

جہاز کا تختہ راہ نما تختہ کنارے سے لگا ہے سہارے سے لگا ہے کنارہ پر خلقت کا مرد اور عورت کا
بڑا انبوہ کھڑا ہے ہزار ہا چھوٹا بڑا ہے بس ہوا پھر یہ ہوا مین نے ذرا لیا سنبھالا خبر نہین کس نے
مجھے نکالا مین تو پھر غافل ہو گئی مردون کے شامل ہو گئی کسی نے پانی چوایا جب مجھے ہوش آیا
مین نے شکرانہ ادا کیا اللہ کا دوگانہ ادا کیا لوگ سمجھے ہندوستانی ہے اسکی وضع مسلمانی ہے طوفان
اوٹھائی ہے بہہ بہا کر آئی ہے پھر مینے غور سے دیکھا سمجھ کے طور سے دیکھا ہزار در ہزار عورت ہے
بیشمار عورت ہے نئی نئی وضع کی کچھ عجب قطع کی گوری صورت کافوری رنگت قطع دار با وضع
ہین میرے ارد گرد جمع ہین کچھ بیٹھی کچھ کھڑی ہین مجھے دیکھتی کھڑی کھڑی ہین مین بدحواس تھی
پریشان اداس تھی رفیقون کے لئے شفیقون کے لئے بے اختیار روتی تھی مین تحلیل ہوتی تھی
اون کے فراق مین اون کے اشتیاق مین آنسو برابر جاری تھے نپوچھو کسقدر جاری تھے میری
آستین تر ہو گئی ساری زمین تر ہو گئی سوچتی تھی کیا کرون کس سے التجا کرون جاؤن تو کدہر جاؤن
زہر نہین کھا کر مر جاؤن بدن پر لتہ نرہا سر پہ دوپٹہ نرہا سردی سے اکڑتی ہون شرم سے سکڑتی
ہون گھٹنون مین سر دئے مین گردن نیچی کئے کب تک رہون کس سے کہون ننگا نہین رہا جاتا
دکھ نہین سہا جاتا الہی عذاب سے چھڑا زندگی خراب سے چھڑا تیرا ہی سہارا ہے تو مالک ہمارا
ہے. مین یہ کہتی تھی سردی سہتی تھی ہو گردن جھکائے تن بدن چھپائے آنکھ بند کئے کچھ لئے
دئے خون جگر پئے ہات بغلین دئے چپ بیٹھی ہوئی تھی ٹھنڈ سے اینٹھی ہوئی تھی اتنے مین کسی
عورت نے کسی باوفا با مروت نے ترس کھایا میرا دکھ مٹایا مجھے چادرہ اوڑھا دیا ہات پکڑ
الگ بٹھا دیا پھر تو اور عورتین انگریزی صورتین جوق جوق ولایتی معشوق پاس آنے لگین
باتین بنانے لگین کوئی تشفی کرنے لگی کوئی تسلی کرنے لگی اون مین ایک عورت گوری گوری رنگت
اسقدر بکتی تھی زبان نہ تھکتی تھی خواہ مخواہ بکتی تھی اور مجھے تکتی تھی اوسنے جو بات کی مروت کے

سات کی مگر میری سمجھہ مین نہ آیا اوس نے کیا راگ گایا پھر ایک اور عورت ملنسار بامروت
میری ایسی غمخوار بنگئی وہ تو گلے کا ہار بنگئی اوسکے بعد اور جوان عورت پیاری شکل پیاری صورت
میرے پاس آئی مجھسے ملی مجھے دیکھکر ایسی کھلی گویا کبھی کی یار تھی جیسے کوئی رشتہ دار تھی اوسنے
جو بات کی مروت کے سات کی باتون کا دریا بہایا مجھے اردو مین سمجھایا ذرا میری تشفی ہوئی
کچھہ دل کو تسلی ہوئی میرے آنسو پونچھے مین نے نشیب فراز سوچے مین سنبھل کر بیٹھہ گئی زانو
بدل کر بیٹھہ گئی پھر اوسنے میرا حال پوچھا زوال ملال پوچھا مین نے چار ناچار خوب پکار پکار کہا جو
مجھپر گزرا تھا کہا جہاز ٹوٹا زمانہ بہا مین بھی بہ گئی تختہ پر پڑی رہ گئی اور بہنین مجھسے جدا ہوگئین نہین خبر
وہ کیا ہوگئین تم کیا حال پوچھتی ہو ہمارا زوال پوچھتی ہو آفت کے مارے ہین اب قیدی تمہارے
ہین گھر بے در ہے جان ہتیلی پر ہے دیکھئے کیا حال ہونا ہے کیا مقدر کا رونا ہے مجکو اپنا
الم نہین جان کا غم نہین رفیقون کا بڑا غم ہے جب تک دم مین دم ہے وہ عورت سنکر رونے لگی
بہت غمگین ہونے لگی ذکیہ بیگم نے کہا آپا تم کو ذرا ڈر نہ ہا وہ عورتین غیر صورتین کون ہین کون نہین
اجنبی ملک اجنبی زمین آپا تم ڈری نہین ڈر سے مری نہین تم نے یہ نجانا آننا نہ پہچانا کوئی بھتنیان
نہون کوئی جنیان نہون تم تو گھل ملگئین اون کو دیکھکر کھلگئین جان کا ڈر نہ ہوا ذرا خطر
نہ ہوا آپا بڑی نڈر ہو رستم کے برابر ہو بوا ذکیہ بیگم مین تھی پرغم اون سے بات نکرتی اگر ملاقات
نکرتی تباؤ کیا کرتی اون کو بد مزا کرتی مجھپر برا وقت تھا میرا سویا ہوا بخت تھا برا زمانہ تھا اپنا بیگانہ
تھا کوئی یار نہ مددگار مین جان سے بیزار نیا ملک نیا شہر مجھپر آسمانی قہر بیکس بے بس دستگیر نہ فریادرس آپ بجہ
ننگی جیسے چھلی نانگی ہر طرح مجبور تھی عقل کافور تھی بوا ذکیہ بیگم اللہ کی قسم مین اون عورتونکے
اجنبی نئی صورتون کو پہلے کچھہ اور ہی سمجھی طور بے طور سمجھی مینے یہ جانا صاف پہچانا بیابانی مخلوق ہے
کوہستانی مخلوق ہے انکی قسم ہی جدا ہے پریون کا سا طور ہے شاید یہ پرستان ہے لباس کی وضع

شان ہے پھر تو بُرا یہ حال ہوا حواس جاتے رہے اندیشے آتے رہے پانو سے زمین نکل گئی مین
موم کی طرح پگل گئی سمجھی اب خیر نہین چلنے کو پیر نہین قمرن یہ تو پریان ہین جتنی عورتین یہان ہین۔
مجھے اُڑا کر لیجائینگی بوٹیان نوچکر کھائینگی مین ڈر کی ماری موئی تھکی ہاری اونکو تکتی تھی آنکھہ نہ
جھپکتی تھی بارے اسی حال مین رنج اور ملال مین وہ عورت آئی اوسنے بہت بڑہائی پیاری
پیاری باتین کین بات بات پر عنایتین کین مین اوسکی محبت پر عنایت پر شفقت پر فریفتہ ہوگئی
شیفتہ ہوگئی اوسنے مجھے گلے لگایا چھاتی سے چمٹایا پوچھا تمھارا عزم کیا ہے مین بولی شرع مین
شرم کیا ہے میرا وہ ارادہ ہے جسپر اللہ آمادہ ہے تم کیون پوچھو زیادہ کیا مین کیا میرا ارادہ ہان
کہین اُترنے کا کہین پانو دہرنے کا ٹھکانہ ہوگا آب و دانہ ہوگا رہ جاؤن گی جی بہلاؤنگی
کچھہ زور ہے نہ بل ہے ہماری تو وہ مثل ہے درزی کا کیا کوچ کیا مقام منزل کی فکر اپنے
کام سے کام جدہر کو خدا لیجائیگا جہان سینگ سمائیگا بس ہم اُدہر جائینگے اجل آئیگی تو مر جائینگے
یہ کہکر مین خوب روئی وہ کرنے لگی دلجوئی بس مین رو رُلا کر دو آنسو بہا کر خوب بکی وہ کہنے
لگی دل اداس نکرو تم وسواس نکرو تمھارا کدہر خیال ہے تم کو ناحق ملال ہے گم ہوئے کا
ملنا مشکل پھٹے دل کا سِلنا مشکل صبر کرو بوا جو ہوا سو ہوا میرا گھر اپنا گھر سمجھو بیخوف و بیخطر سمجھو
جب تک جی لگے رہنا جی گھبرائے مجھسے کہنا جب تم اُداس ہو طبیعت پر ہراس ہو وطن کو چلی
جانا میرے ذمہ ہے پہونچانا جو تم کو درکار ہوگا دم بھر مین تیار ہوگا جو تم کہو گی لادون گی جہان
کہو گی پہونچادون گی آرام سے بیٹھی رہو اللہ سے مدعا کہو فریاد پوری ہوگی مراد پوری ہوگی۔ مقصد
بر آئیگا مدعا نظر آئیگا تم وفادار ہو کیون بیقرار ہو بوا اوس عورت نے اوس با مروت نے ایسا
پھسلایا ایسا بھلایا غم دل سے بھلا دیا گھر کا مزا یاد دلا دیا وہ وفا جتاتی تھی مین شرمائے
جاتی تھی پھر اوس محبت والی نے نیک بخت مروت والی نے میرا ہات پکڑ اُٹھا لیا نگھی مین

سات بٹھالیا اپنے گھر مین جاو تارا میرا اوسکا ایسا ملا ستارا جمیلہ بولی او نانی مردون کی ہمیانی
دیدے پھوٹی بڑھیل جھوٹی تو نے سنی کہانی اتھو وفا جانی بہری کان سے سن عورتون کے گن
اندہی آنکھین کھول حلق تھکی اب بول وفا کے موتی رول وفا کانٹے مین تول آنکھ سے دیکھ
کان سے سن وفا کی برتی ہوئی حُسن دیکھ غیر عورت نے وفا کی مورت نے کیا کام کیا کیسا
سات دیا مردوے کیا کرینگے اِس سے سوا کرینگے ایسی وفا ہوسکتی ہے تو تبا ہوسکتی ہے جو
عورت کر گئی با مروت کر گئی نہین بولی جانفشل موئی چمار بڑھیل سُن لیا جو کر گئی وہ بھی مرد
پر مرگئی چل چپ کر ماردن گی تھپر ہان بی قمرن پھر چلو لندن پوری کرو بات تھوڑی ہے
رات ہان کہو پھر کیا ہوا وہ تم کو لیکر ہو گئی ہوا بس نہین وہ غیر وطن مجھے لیکر ایسی گئی گویا
ہوا پر گئی مین اوسکے گھر جاکر دم بھر آرام پاکر نہائی دہوئی تھوڑی دیر سوئی پھر اوٹھی مکان
دیکھا سارا سامان دیکھا دو منزلہ مکان تھا بڑا عالیشان تھا اوپر کمرے نیچے دالان اچھے
سجے سجائے مکان انگریزی قطع کے ساختہ تھے میز کرسی سے آراستہ تھے اوس باوفا نے ایک
مکان مجھے مع سامان رہنے کو بتا دیا مجھپر احسان کیا چینی کا لوٹا منھ دہونے کو ملا نواڑی
پلنگ سونے کو ملا آرام سے رہنے لگی انتظام سے رہنے لگی رنج رہا نہ کوئی غم فقط زیقون کا الم
چھاتی پر سوار تھا میرا جی بیقرار تھا دن بھر روتی تھی رات کو نہ سوتی تھی ایک دن اوس عورت نے
اوس ہمدرد با مروت نے مجھے کہا بوا خیر جو ہونا تھا ہوا اب اپنا حال سناؤ ٹھیک ارادہ بتاؤ
رہو گی یا گھر جاؤ گی بے پتہ کدہر جاؤ گی مین ویسی کوشش کرون تمھاری تیار پوشش کردن مین نے
سنکر یہ تقریر جواب دیا میری دستگیر تم پہلے ہی جان گئی ہو صورت سے پہچان گئی ہو مین بیچاری
تقدیر کی ماری غم دیدہ ہون آفت کشیدہ ہون بدحالی کا بداقبالی کا جتانا کیا بتانا کیا
ہان تم مہربانی کرو دور یہ پریشانی کرو پہلے اپنا نام بتاؤ مجھے حقیقت سناؤ یہ کونسی بستی ہے

جسپر محبت برستی ہے کیا یہ پرستان ہے کوئی نیا جہان ہے یہ نئی دنیا ہے دنیا سے جُدا ہے
غیر صورت کے انسان ہین ہندو ہین یا مسلمان ہین وہ سُنکر بولی یہ حقیقت کھولی صاف اُردو
مین سمجھایا صاف گفتگو مین سمجھایا مس ہملٹن میرا نام ہے یہ ملک اپنا مقام ہے اسکا نام
لندن ہے یہ ہمارا وطن ہے ملکہ معظمہ قیصر ہین جو اللہ رکھے تخت پر ہین یہ اونکا دارالسلطنت ہے
ہندوستان اون کی رعیت ہے دو اقلیم کی بادشاہ ہین ماشااللہ شہنشاہ ہین تم ملک کے حالات
یہان کے عجائبات دیکھو گی تو کہو گی بوا دیکھکر خوش ہو گی کوئی دن رہو پھر چلو ہم لوگون سے ملو جلو
اون کی خو بو دیکھو اون کی گفتگو دیکھو جو عورت پاؤ گی بامروت پاؤ گی اوسکی بات سے اوسکی ملاقات
سے تم ایسی راضی ہو گی پھر جانے کو نہ کہو گی مین نے پوچھا بوا تیرا بیاہ بھی ہوا اوسنے منہہ پھیر لیا
سنکر ٹال دیا آخر یہ جواب دیا مین نے بیاہ نہین کیا مین نے پوچھا کیون نہین کیا وہ گھر کیا حسین
نہین دیا تو نے بیاہ مین مردسے نباہ مین کچھہ برائی دیکھی بیوفائی دیکھی کہنے لگی بوا مرد دیکھے
بیوفا مجھے کیا ضرورت تھی میری کیا شامت تھی مال وار کھو خود مختار ہو کر کسی کی تابعدار بنتی
اپنی جان کا آزار بنتی پھندے مین پھنستی اپنے اوپر آپ ہنستی مین نادان نہین کچھہ انجان نہین
روگ لگاؤن جان کو جلاؤن اکثر دولتمندون نے امیرون کے فرزندون نے بیاہ کا پیغام دیا
مجھسے دوبدو کلام کیا مین نے عذر کیا جواب دیدیا مجھے بیاہ منظور نہین کوئی اور ڈھونڈ لین بیوی
نادان میری مہمان تم ان بیدردون کی آج کل کے مردون کی وفا نہین جانتین کیا نہین
جانتین یہ کسی کے یار نہین ان کی بات کا اعتبار نہین مین نے کہا بوا تو سچی تیری ساری گفتگو
سچی تو بڑی نیک ہے وفا مین ایک ہے بس دیکھہ بوا جب معلوم ہوا یہ انگلستان ہے مراد کی
کان ہے دل گواہی دینے لگا شگن آگاہی دینے لگا یہان مراد برآئیگی گم ہوئی چیز پائے گی
قمرن صبر کرو ٹھیرو دل پہ جبر کرو ٹھیرو ڈھونڈھ بھالو سراغ نکالو ہماری ملکہ قیصر ہند شہنشاہ

انگلینڈ ہماری شہنشاہ ہین سرلیج پشت پناہ ہین یہان قیام کرو مقصد کا اہتمام کرو شاید پتہ ملے سراغ چلے فراق کی بلا سر سے ٹلے گلی گلی چکر لگاؤ غم کو یون بہلاؤ شہر کا رنگ دیکھو لوگون کے ڈہنگ دیکھو یہان کی عورتون سے خوبصورتون سے بات چیت کرو نئی پیت کرو میری ہمجولی مس بولی تم یہ تو بتاؤ بوا یہ تو سناؤ تم کو ایسا کیا درد ہے جو تمہارا دل سرد ہے ہائے ہائے کرتی ہو ٹھنڈے سانس بھرتی ہو دل مین کسکا داغ ہے کسکا لگا سُراغ ہے بوا مجھے کچھ جی مین گھٹی نہ رہو اپنا دل بہلاؤ زیادہ غم نہ کھاؤ مجھسے کہو مجھسے سنو خیالی عمارت نہ چنو کچھ ہنسو کچھ بولو دل کی گرہ کھولو خدا کے لئے گھبراؤ نہین پریشان ہوکر جاؤ نہین ارادہ خالی نہ جائیگا اللہ مراد بر لائیگا مطلب کی چیز پا جاتی ہے تدبیر سے ہات آجاتی ہے جب تم مایوس ہو جاؤ مقصد کا پتہ نہ پاؤ اوسوقت مجھسے کہنا تمہارا کام نہ ہو نہ رہنا تم جہان جاؤگی جو جگہہ بتاؤگی ہندوستان مین کہوگی جس مکان مین کہوگی مین پہونچا دونگی گھر مین بٹھا دونگی مین بھی ایک بار یون ہی بیکار ہندوستان مین گئی ہون زبان جان گئی ہون تمہارے ہندستان مین ایک بیوی کے مکان مین دو سال رہی تھی خوشحال رہی تھی اسلئے تمسے محبت ہے مجھے دلی الفت ہے تم اتنی لاچار نہ ہو رہتے رہتے بیزار نہ ہو اللہ کو یاد رکھو دل کو شاد رکھو دیکھو کیا ہوتا ہے کیونکر مدعا ہوتا ہے لو اب اٹھو زیادہ نہ گھٹو ہات منہہ دہو ڈالو کلفت بدن سے کھو ڈالو کپڑے پہنو کھانا کھاؤ دم بھر سو رہو آرام پاؤ مس تو کہکر اودہر گئی ہر طرح میری تشفی کر گئی مین پلنگ سے اوتری نہا دہوکر ہوئی ستہری کھیسے سے میل چھڑایا گرم پانی بدن پر بہایا پاک صاف ہو گئی اجلی شفاف ہو گئی بند بند اکڑا کھل گیا جوڑ جوڑ جکڑا کھل گیا نہا کر راحت پائی جان کو صحت آئی بدن سے مٹی چھٹی سفر کی کدورت مٹی مس نے کپڑے بنوا دئے کھڑے کھڑے سلوا دئے مجھے آدمی بنا دیا میرا سارا غم بھلا دیا اوس نے وہ وفا کی آبرو ڈبو دی دوا کی مس کی

محبت دیکھکر اوسکی عنایت دیکھکر مِس سے پہنایا گیا اپنا چھلّا اوسکو پہنا دیا سارا اسباب پہنگیا تھا
فقط ایک چھلّا رہگیا تھا وہ اِس کام آیا مِس کو پہنایا مِس مجھسے راضی ہوئی آپس مین بہن باجی
ہوئی بوا کپڑے پہن پہناکر ذرا بن بناکر میری رنگت ایسی کُھلی مین بھی سوسن بن بلی جان دوبارہ
پائی آدمی کی جون مین آئی بوا دکیہ بیگم خدا کی قسم اوس عورت کی لندنی مورت کی مہربانی
کیا کہون مہمانی کیا کہون وہ انسان نہ تھی فرشتہ تھی میری تقدیر کا نوشتہ تھی میرے سات
اوسنے ایسی کی میرا دل جانتا ہے جیسی کی کوئی عزیز بھی نہ کرتا سر پہ ہات نہ دہرتا بُرے وقت مین
مصیبت سخت مین کوئی سات نہ دیتا کوئی حمایت نہ لیتا مِس نے وفا کو وفا کے مدعا کو حد تک
پہونچا دیا مجھے مزا چکھا دیا اللہ اوسے آباد رکھے اوسکا دل شاد رکھے پھر مِس نے کھانا منگایا میز پر
چنا سات کھلایا کہانا کھاکر مین تو سو گئی ایسی سوئی بیخبر ہوگئی سوتے سوتے پہر دن آیا مِس نے
آکر مجھے جگایا کہا اُٹھو بس سو چکین چلو پھرو کہین منھ ہات دہو ڈالو چائے پیو دل کو سنبھالو
ناشتہ کرو کچھہ کھاؤ ذرا طبیعت کو بہلاؤ مین اُٹھی ہشیار ہوئی منھ دہو دُہلا تیار ہوئی مِس نے
مجھے سات لیا میرا ہات مین ہات لیا اپنا مکان دکھایا سارا سامان دکھایا پہلے تہ خانے دکھائے
پھر بالاخانے دکھلائے ایک کمرہ کی کُنڈی کھولی مین بھی اوسکے سات ہولی اوپر جانیکا بالاخانیکا
نیا رستہ بتایا تماشا دکھایا کیا دیکھا ایک چوکی ہے چار زنجیرون مین لٹکی ہے مِس نے ایک
کل دبائی وہ چوکی نیچے اُتر آئی پھر مِس آگے بڑہی اوس چوکی پر چڑہی مجھے سات بٹھایا
پھر کل کو دبایا کل کا دبانا تھا چوکی کا اوپر جانا تھا ایک بار چوکی لی چھت سے جالگی چھت کے
اندر چوکی کے برابر دروازہ پیدا ہوا کواڑ کُھل گئے بُوا ہم دونون اندر گئے بالاخانہ مین اُتر گئے
مین نے مکان دیکھے کمرے دالان دیکھے اچھے اچھے نفیس تھے کوئی دس بیس تھے ایک بڑا
کمرہ دکھایا اسباب سے سجا سجایا مین نے وہ کمرہ پسند کیا اوسنے وہی رہنے کو دیا کہا تم اسمین

سویا کرو منھ ہات یہین دہویا کرو میری مہمان بیگم تم کو دیتی ہون قسم کسی طرح کی تکلیف نپانا جو درکار ہو مجھسے منگانا دیکھو شرم نکرنا لکھنؤ کی رسم نہ کرنا تم یہ گھر اپنا گھر سمجھو مجکو تابعدار نوکر سمجھو بوا ذکیہ بیگم وہ ناصور کا مرہم ایسی میری گرویدہ ہوئی مین شرم سے آبدیدہ ہوئی ابتک مرا سر نیچا ہے بوا اوسکا پیٹ پچہا ہے محبت ہو تو ایسی ہو مروت ہو تو ایسی ہو وہ تو وفا جتاتی تھی بوا مجکو حیا آتی تھی مین غیرت سے اوسکی خدمت سے پانی پانی ہوتی تھی کھسیانی کھسیانی ہوتی تھی ایک انجان عورت نے بے جان پہچان عورت نے کیسے آرام دئے سلوک کے کام کئے مین جانون میرا دل میری حل کی مشکل بوا مین مس کے پاس بے ڈر بے وسوس آرام سے مہمان رہی اوسکی سنی اپنی کہی وہ جہان جاتی تھی مجھے سات لیجاتی تھی رات بھی میرے پاس رہتی بغیر میرے اداس رہتی مجھے کہانیان سناتی وہ میرا جی بہلاتی مجھسے میرے ہان کی تمام ہندستانکی رسمین سنتی تھی اچھی باتین چنتی تھی روز یہی صحبت رہتی وہ سنتی مین کہتی میرے پہلو سے نہ کسکتی مجھے ہنساتی آپ ہنستی دونون وقت اوسکی آمدرفت صبح سے لیکر تا شام اوس بندی کو یہی کام میرے پاس رہتی تیرا میرا دکھ درد کہتی کبھی بگھی منگا سوار ہوتی سیر کے واسطے تیار ہوتی مجھے بھی سات لیکر پھراتی روز ادہر ادہر پھراتی ہر گلی کوچہ دکھاتی بازار بازار پھراتی مین جب باہر نکلتی تھی کہین پھرتی چلتی تھی لوگ مجھے گھورا کرتے اچنبا پورا کرتے مین لڑکون مین ہوا بنتی تھی بندرون مین کوا بنتی تھی بوا ذکیہ عورتون کا نئی نئی صورتون کا انبوہ ہوتا اژدہام ہوتا تھا ہر طرف سے مجھے سلام ہوتا تھا بچے گھرون سے نکل آتے مرد دیکھ کر چل جاتے کوئی عورت نام پوچھتی کوئی میرا مقام پوچھتی مس اونکو بتا دیتی انگریزی مین سمجھا دیتی ہندستانی بیوی ہے خاندانی بیوی ہے قوم کی مسلمان ہے میرے ہان مہمان ہے اکثر عورتین آکر ملتین کچھ سوغات لاکر ملتین مس کسی دن میرے سات بن ہرگز نجاتی تھی بغیر میرے نہ کھاتی تھی کبھی بازارون مین کبھی سوداگرون مین مجھے

لیجاتی رات دن پھراتی بڑے سوداگرون کی بڑے بیپاریون کی دکانون مین لیجاتی اچھی اچھی
چیزین دکھاتی ہوا وہ سامان دیکھکر عالیشان مکان دیکھکر میرا یہ احوال ہوتا جیسے شیش محل مین
کتا عجب عجب سامان نظر آتا دیکھتے دیکھتے دن گزر جاتا ہوا ذکیہ سلطان کیا کرون بیان۔
میری نہین زبان مین نے وہ وہ سامان لاجواب دیکھا گویا خواب دیکھا تعریف منا نہین سکتی
منھ سے بتا نہین سکتی وہم مین نہین آتا فہم مین نہین آتا گمان سے باہر بیان سے باہر وہان
سب دُکانون مین سرکاری کارخانون مین عورتین کام کاج کرتی ہین عورتین ہی راج کرتی ہین
عورتون کو آزادی ہے اون کی زیادہ آبادی ہے مین جس کوٹھی مین جاتی پھر شام تک آنے
نپاتی عورتین جمع ہو جاتین باتون مین جان کھاتین ہوا ذکیہ بیگم میرا بولا جاتا دم اون کی
مدارات کی اون کی ملاقات کی کیا حقیقت کہون کیا کیفیت کہون ایک ایک عورت
ہر نیک عورت باطن اور ظاہر مین ہوا میری خاطر مین بچھی جاتی تھی۔ سر پر بٹھاتی تھی جہان
مین مہمان جاتی پھر دو دو دن نہ آتی ساری ساری رات عورتین میرے سات جاگتین مجھے جگاتین
آپ بکتین مجھے بکواتین اون کا قابو تھا کوئی پہلو تھا مجھے جان بنالین کلیجے مین چھپالین۔
اب تم اور بات سنو لندن کے عجائبات سنو وہان کے بازار باغ کہون یا گلزار ایسے
خوبصورت گویا دنیا کی جنّت آدمی پہرون سیر کرے جی بھرے نہ نیت بھرے ہر وقت وہوم
دہام خلقت کا اژدہام ہر جگہ اتنی کثرت رستا چلو کیا قدرت تل رکھنے کو جگہ نہ ملے ذرا سرکنے
کو جگہ نہ ملے چوڑے چوڑے بازار ایک دو نہین بیشمار کشادہ کشادہ سڑکین جنپر گھوڑے ٹٹو
نہ بھڑکین سڑکون کی دو طرف پٹریان اوپر کوٹھیان جیسے ہٹریان کل عمارت عالیشان
دو منزلے اور سہ منزلے مکان ایک بات خوب تھی مجھے بھی مرغوب تھی ہزار در ہزار آدمی بلکہ
بیشمار آدمی وہان دن رات جورو کو لئے سات پھرتے چلتے ہین بازار مین نکلتے ہین ذرا

شور نہین غل نہین غل کا ہنگامہ بالکل نہین کوئی منھہ کھولتا نہین کوئی چلاّ کر بولتا نہین چپ چاپ کا سمان
گویا شہر خاموشان وہان کے لوگون مین عورتون مردون مین کیا اچھی بات ہے یہ انھی کے ساتھ
ہے چیخ کر بولتے نہین پھٹا حلق کھولتے نہین ایک ہمارا شہر ہے آہستہ بولنا قہر ہے یہان کے
وہ انسان ہین بقول فہیمن حیوان ہین دو چار جمع ہوئے گنوار جمع ہوئے آسمان سر پر اٹھا لیا
بات کی بھیجا کھا لیا فہیمن بولی بی قمرن سچ کہا عقل کی دشمن بیوی اس ہندستان کے تمھاری
جان پہچان کے مردوے تو ایسے ہین عورتون کے طور کیسے ہین مرغیون کی طرح بکریون کی طرح
دس پانچ منھہ موڑ کر کولے سے کولا جوڑ کر نگوڑیان بیٹھین چٹوریان بیٹھین حلق کھلا بولنا شروع کیا
عیب کھونا شروع کیا درگور درگور نگوڑیان آنمور اون پر آسمان ٹوٹے مردوے کا پیچھا چھوٹے
بی قمرن اسی بات پر اسی بری اوقات پر مردون کو برا کہنا تمھارا کیا کہنا چلو آگے کہو بات
بنا کے کہو فرنگستان اچھا ہے یہ بیان اچھا ہے سن بے ایمان فہیمن شیطان ابلیس کی خالا
تیرا منھہ کالا مین موافق دستور شہر مین دور دور روز پھرا کرتی تھی سیر کیا کرتی تھی ایک دن پھرتی پھراتی
شہر کا گلگشت لگاتی وہان آنکلی ناگہان آنکلی جہان کپڑا بنتا تھا سوت ریشم تنتا تھا وہ حیرت کا
کارخانہ دیکھا قدرت کا کارخانہ دیکھا دیکھکر رہی سہی عقل جاتی رہی جدہر کو بوا دیکھتی ہون مین
کیا دیکھتی ہون عالی شان مکان ہے کلون کا سامان ہے ہر کل مین برابر کل مین روئی دہنی
جاتی ہے اچھی بری چنی جاتی ہے اون ریشم کتتا ہے کل مین کپڑا بنتا ہے کہین اطلس کہین بانات
کلون مین ہاتون ہات تیار ہو جاتی ہے بن بنا کر نکل آتی ہے بوا قسم قسم کی ململ ہر طرح کی چھینٹ
رفل کل مین آپ سے آپ مع تول مع ناپ تھان کے تھان بہت ہی آسان تیار ہوتے
جاتے ہین انبار ہوتے جاتے ہین پھر دوسرے دن کچھہ خرچ کئے بن ایسا تماشا دیکھا جو سنا
نہ جا نہ دیکھا کیا کہون فہیمن مین اور مس ہملٹن بڑی ٹکسال مین آئے حیرت کے جال مین آئے

اوس کارخانہ کے کلون کے خزانہ کے حبب ہم پاس گئے دیکھکر حواس گئے اتنا بڑا کارخانہ تھا
اندر باہر کلدار خانہ تھا اتنا بڑا مکان دیکھا چھوٹا سا جہان دیکھا شاہی دولت خانہ کہون طلسمات کا
خزانہ کہون بیشمار کلین کھڑی تھین ہزار دو ہزار کلین کھڑی تھین برابر کام چلتا تھا روپیہ اشرفی ڈہلتا تھا
چپ چاپ آپ ہی آپ بنا بنایا ٹلا ٹلایا ٹھپہ بھی کیا کرایا کل مین ڈہلتا ہے ڈہل کر نکلتا ہے مِس
میرا ہات پکڑ کر اپنے سات پکڑ کر مجھے پھراتی رہی سامان دکھاتی رہی ہم دیکھکر حیران ہو گئے میرے کہڑے
کان ہو گئے مین سمجھی یہ لوگ عاقل ہین اپنے ہنر مین کامل ہین کیا طلسم بنائے ہین کیسے شعبدے دکھائے
ہین عقل مین نہین آتے فہم مین نہین سماتے فہیمن نے ہنسکر سلام کیا قمرن کا ہات تھام لیا کہنے لگی
دم لو اٹھو میرے قدم لو پشیمان نہو چلو آگے کہو اور کیا کیا دیکھا طور کیا نیا دیکھا بس دو اہم دن بھر
کبھی اندر کبھی باہر اوس مکان مین رہے اس وہیان رہے اس بات کو سمجھین انکی کرامات کو سمجھین ذرا
فہم مین نہ آیا خیال مین نہ سمایا شعبدہ ہے طلسم ہے یا جادو کی قسم ہے سچ یہ ہے مین کیا ہندستانی
مجروا جو میری عقل مین آتا افلاطون دنگ رہجاتا آخر حیران ہو کر آگئی حیرت زدہ گھر آگئی پھر
دوسرے دن مِس میری محسن بولی کیون بی کہین چلوگی جہان کہو آج چلین کل تو دیکھ لین کلین
آؤ آج اور سیر دیکھو تماشے سے انکھین سینکو آخر مجھے سات لیکر پہونچی عجائب گھر بوا وہ مکان
عالیشان لاجواب دیکھا انتخاب دیکھا ایسا مکان بنایا ہے ظاہر طلسم دکھایا ہے تم حقیقت سنو
نادر صنعت سنو ایمان کی یہ بات ہے صنعت نہین کرامات ہے بوا تم دیکھو تو کہو دیکھکر حیران ہو
واہ واہ کہو ماشاءاللہ کہو فہیمن پھر ہنسکر بولی تم مردون کے مارو گولی وہ بیچارے کیا ہین عورتین
بدبلا ہین میرے مرد تو جاہل ہین بیوقوف کودن کامل ہین انکا نام نہ لو اپنے رستے چلو چلو آگے
بڑہو جو دیکھا ہو کہو دوا فہیمن وہ مکان طلسم کا سامان دیکھنے کے قابل تھا فردوس کے مقابل تھا
جسکی دیوار اور در تمام اندر اور باہر شیشون کے کٹہرے تھے شیشے ہی شیشے جڑے تھے دروازے

آئینون کے تھے کواڑ بھی شیشون کے تھے صاف صاف آئینہ بلوری شفاف آئینہ باریک اسقدر
کاغذ کے برابر ہوا سے پھوٹین نظر سے ٹوٹین اُنکی جلا اُنکی صفا دل کو مسلتی تھی نگاہ پھسلتی تھی اُن
شیشون پر اُن آئینون پر رات کو ماہتاب کی دن کو آفتاب کی کرنین پڑتی تھین صفائیان پڑتی
تھین اُسوقت اُنکی جھلک جلا کی چمک دمک گویا آئینے آئینے مین نگینے نگینے مین چاند سورج
پھرتا تھا جہان عکس گرتا تھا جب ہم مکان کے اندر دونون برابر برابر پہنے ہوئے سایہ مین بنی ہوئی
دایہ سات سات داخل ہوئے خود سے غافل ہوئے آگے کیا کیفیت کہون مین کیا حقیقت کہون
کیسا مکان دیکھا کیا سامان دیکھا فہم سے باہر تھا وہم سے باہر تھا مین ہر جگہ تھم تھم جاتی تھی ہر چیز پر
نگاہ جم جاتی تھی مقام مقام مین قیام قیام مین حیران رہتی تھی جی مین کہتی تھی قمرن تیرا کیا عالم ہے
یہ خواب ہے یا خیال ہے وہم ہے گمان ہے یہ ضرور پرستان ہے یہان کی جو عمارت ہے طلسم کی
زیارت ہے ایسی لاجواب بیمثال ہے شداد کی بہشت کیا مال ہے جو جو چیز ہے دل کو عزیز ہے
قمرن یہ ضرور طلسم ہے نئی وضع ہے نئی قسم ہے طلسم نہین تو جادو گھر ہے خالی نہین کچھ نہ کچھ مقرر ہے
قمرن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے عقل حیران ہے نیا جہان ہے مین حیران تھی بے
اوسان تھی در دیکھون دیوار دیکھون نقش دیکھون نگار دیکھون مکانات کی سیر کرون عجائبات کی
سیر کرون کس کس چیز کو دیکھون لوگون کے تمیز کو دیکھون ہزار در ہزار کمرہ ہے میٹھا کمرہ ہے ہر کمرہ
طلسم کا نمونہ ہے نئی نئی قسم کا نمونہ ہے بیچ کا کمرہ بڑا تھا بالکل خالی پڑا تھا اور سب سامان تھا لوگو کا
بیان تھا جب کوئی بادشاہ آتا ہے وہی کمرہ سجایا جاتا ہے بڑی زینت ہوتی ہے بادشاہ کی دعوت
ہوتی ہے اُس کمرہ کے اندر ایک لاکھ کرسی برابر بچھا کرتی ہے مہمانی ہوا کرتی ہے بوا ذکیہ بیگم
اللہ کی قسم لندن عجب مکان ہے عجائبات کی کان ہے لاکھون انسان عالی خاندان زمین کے
اوپر بستے ہین اکثر زمین کھود کر بستے ہین زمین کا اتنا کال ہے گز بھر زمین ملنی محال ہے تم کو نہین

آئیگا یقین وہان چپہ چپہ بھر زمین غلہ بونے کو نھین آباد ہونیکو نھین دوا کو نھین ملتی قضا کو نھین ملتی آدمیون کی یہ کثرت ہے گنتی سے باہر خلقت ہے تونگری کا یہ حال ہے مفلسی کا ملن کال ہے فقیر نام کو نھین نوکر کام کو نھین مردون کی وضع عورتون کی قطع سیدہی سادی ہے عورتون کو آزادی ہے ہماری سی آرائش نھین ہماری سی زیبائش نھین ایک ایک عورت لندن کی شوکت خوش ہے شاد ہے بالکل آزاد ہے شادبھی ایسی شاد آزاد بھی ایسی آزاد شرم کا نام نھین تکلف کا کام نھین جو چاہا وہ کیا دل کو بھایا وہ کیا ہر عورت خود مختار ہے اپنے گھر کی سردار ہے کوئی پریشان نھین عورت ہراسان نھین عورتین کھلی ڈلی مردون مین ملی جلی بازار مین پھرتی ہین گلزار مین پھرتی ہین کسی پر ستم نھین کسی کو کچھہ غم نھین مگر یہ کہون گی چپکی نھین رہون گی جتنی آزادی ہے حیا کی بربادی ہے اگر کوئی عورت نیک ہوگی تو شاید سو مین ایک ہوگی خدا کی قسم بوا ذکیہ بیگم نام انگلستان نے اچھا خاصا پرستان ہے جسنے لندن نھین دیکھا دنیا کا جوبن نھین دیکھا آج کل دنیا لندن ہے مال دولت کا بن ہے ہنر کی دکان ہے علم کی کان ہے فہیمن بولی لاؤ ڈولی مین جاتی ہون سیجی بن آتی ہون ذکیہ نے کہا آپا جان سچ سچ بتاؤ بایمان کیا ایسی اچھی لندن ہے جیسی سجی دوا فہیمن ہے ہان ذکیہ بیگم تیری جان کی قسم وہ ایسا ہی شہر ہے تمام علم کی لہر بحر ہے اِسقدر دلکشا ہے تعریف سے سوا ہے جو جو شے ہے اعلےٰ ہے ہر آدم آفت کا پرکالا ہے خیر بی آپا ہوگا تم ند ودھوکا آیا ہمین کیا اچھا ہے یا برا ہم کیونکر جائین آپا اب تو آگیا بڑھاپا وہ دل کہان سے لائین دریا کو دکر لندن جائین وہان کی سیر کرین مردون سے بیر کرین وفا کو دھبّا لگائین بے وفا بنجائین ہم جاکر کیا کرینگے یہان ہوئے یہین مرینگے تمھاری سی ہمت نھین تمھاری سی جرأت نھین گرہ مین دولت نھین حوصلہ نھین طاقت نھین اِن باتون کے سوا تم جانتی نہین کیا مردونکی اجازت نھین دہندون سے فرصت نھین دوسرے خود مختار نھین مرد وے روادار نھین ہم

کہین آئین جائین فدا اپنا جی بہلائین ہمکو ہر طرح مشکل مرگیا ہمارا دل انوری بولی آپا تم نے کیون رستانا پایا تم میری ددا سے کہو شوقین جروا سے کہو عقل کی دشمن ہین ابھی دیکھہ آئیگی لندن اپنی جان بیچکر دہرم ایمان بیچکر گھر سے نکل جائیگی سر کے بل جائیگی جمیلہ نے کہا چھوٹی بیگم یہ کیا جائیگی بہنگم موئی جہاز مین مر رہیگی رستے ہی مین پسر رہیگی پانی مین گور بنائیگی دریا کو گندا کر آئیگی یہ عجائب خانہ کے لائق ہے مردون کے دکھانیکے لائق ہے قمرن نے کہا او جمیلہ بس آج رات نہ کہو جمیلہ لڑائی کو رہنے دے مجھے حال کہنے دے لے ددا کان لگا ادہر دہیان لگا میری بات سچی کرامات سنکر نہ ٹال جھگڑے مین نہ ڈال مین تجھے فہمین عورتون کا چلن دیکھا ہوا سناتی ہون اونکا دستور بتاتی ہون ایک ایک عورت لندن کی جان کی دشمن نہین کی دو دو وقت نہاتی ہین پریان بنجاتی ہین پھر سیر کو نکلتی ہین باہر پھرتی ہین کیون کیسی عقلمند ہین وضع کی پابند ہین وقت پر پینا کھانا غیر وقت باہر نہ جانا دن بھر اپنے گھر ان کو بیٹھکر سینا پرونا وقت بیکار نکھونا سادہ وضع سے رہنا زیور پہنے نہ گہنا مجھسے جو عورت ملی بے کدورت ملی وہ میرے پاس پہنکر سادہ لباس روز پانچ چار دن مین کئی بار ملنے آتی تھین مجھے بلواتی تھین میری وضع دیکھتی تھین میری قطع دیکھتی تھین کوئی چوٹی ٹٹولتی کوئی موباف کھولتی ہنسی کی بات کیا کرتین میری خراب اوقات کیا کرتین مینے کوئی عورت تجھسی بے غیرت ان پڑھ نہین دیکھی ہنرمند ہی دیکھی سب کو فہیم پایا باوفا کریم پایا مزاج کی سلیم ہین پائی ہوئی تعلیم ہین ہان بی قمرن تمھارا اچھا پن مجھے بھایا پسند آیا حلیم ہونا سلیم ہونا علم کے سات ہے سوسج نہ ہو تو رات ہے مین اسی بات پر ازی اوقات پر تم غیرون کو بدنصیبون کو بدنام کرتی ہون الزام دہرتی ہون عورتین شرمائین بے غیرت منھ نہ دکھائین بیوی قمرن تم نے دیکھی لندن جی مین شرماؤ ذرا غیرت کھاؤ غیر قوم تعلیم پاکر علم پڑھ پڑھاکر شائستہ ہوجائے تم سے تعریف کرائے بتو شرم کی بات ہے۔

غیرت اپنے ہات ہے بس بی قمرن کہہ چکی نہین آگے گانا تو یہی گانا کچھ سناؤ تو یہی سنانا نہین چپ
ہو رہنا میرے خلاف نہ کہنا ہان کہو لندن مین تعلیم کے بن مین بیاہ کا کیا طریق ہے کیا کوئی نیا
طریق ہے دوا یہ دستور ہے پہلے پسند کرنا ضرور ہے مرد عورت دونون رغبت برغبت دونون
آپس مین پسند کر لیتے ہین دل سے دل پیوند کر لیتے ہین دونون کا بیاہ ہوتا ہے بس عمر بھر
نباہ ہوتا ہے پادری آتا ہے گرجا گھر لیجاتا ہے سب کو پڑھکر سناتا ہے براتیون کو جتاتا ہے مرد
دوسری عورت نکرے ضرورت بے ضرورت نکرے یہی پہلی جورو اچھی ہو یا بد ہو خصم کے سات ہے
اختیار جورو کے ہات ہے جورو گھر کی مالک رہے مال اور زندگی مالک رہے خصم پر حکومت کرے
خصم اوسکی اطاعت کرے پادری کی نصیحت وہ مرد اور عورت دل سے مانتے ہین اپنی نجات
جانتے ہین براتی تالیان بجاتے ہین سب ملکر گیت گاتے ہین خصم جورو بعد گفتگو شاد ہوتے
ہین آزاد ہوتے ہین دونون اپنا گھر سلوک سے ملکر جدا آباد کرتے ہین خدا کو یاد کرتے ہین دوا
سب باتین اچھی ہین عورتین زبان کی سچی ہین ایک برا قاعدہ ہے سراسر بے فائدہ ہے جسکے سبب
سب کی سب عورتین ابتر ہین بے شرم اکثر ہین جتنی آزادی ہے غیرت کی بربادی ہے بس آگے
کیا کہون بغیر کہے چپ رہون لو ذکیہ بوا یہ حال ختم ہوا اب امد سنو ذرا بغور سنو مین تم کو لندن کی
آدمیون کے بن کی حقیقت سناؤن کیفیت جتاؤن ایک دن مس نے سامان کیا عورتون کو
مہمان کیا میرا سوال پورا کیا لندن کا حال پورا کیا کہنے لگی میری مہمان آج سنو مجھسے داستان
مگر میری زبان بری ہے بیوی گھر ڈری ہے تم نام نرکھنا کچھ الزام نرکھنا میری ہلکی تقریر ہے
بے قند کا شیر ہے بیمزہ بیان ہے ٹوٹی پھوٹی زبان ہے لو میری پیاری سنو یہان کی کہانی
ساری سنو جیسا تمھارا ملک ہے ویسا ہی ہمارا ملک ہے وہ ہندستان ہے یہ انگلستان ہے
پہلے یہ ملک اُجاڑ تھا دریا تھے یا ایک دو پہاڑ تھا یہ آبادی تھی نہ بستی تھی مخلوق وحشی بستی تھی

صورت کے انسان تھے مگر بالکل حیوان تھے کسی کو پینے کھانے کی تمیز نتھی تن ڈہانکنے کی کوئی چیز نتھی کوئی کسی کو پہچانتا نتھا کوئی یہ بھی جانتا نتھا آدمیت کیا ہے انسانیت کیا ہے جنگلون مین بسر کرتے تھے درختون پر گھر کرتے تھے کوئی کیسا کتا بعدا نتھا مذہب سے سروکار نتھا خودمختار آزاد تھے ننگے برہنہ مادرزاد تھے ایک ایک خودسر تھا بالکل جنگلی جانور تھا کہین گھر نہ مقام غذا گوشت خام جہان ہوئی شام وہان کیا آرام پہاڑ و نپر ڈیرا درختون پر بسیرا اکثر بت پرست تھے وحشت مین مست تھے ہزارون تارہ پرست پاس کسی کے چیز نہ بست ہر درخت کو سورج کمبخت کو موجود سمجھتے تھے معبود سمجھتے تھے گوشت کا کہال کا حرام کا حلال کا کسی کو وقوف نتھا کوئی فیلسوف نتھا جو ہدایت کرتا نصیحت کرتا برا بھلا سمجھاتا نیک رستا بتاتا مسیح رسول سے پہلے خدا کے مقبول سے پہلے قیصر بادشاہ ہوا وحشی قوم سے آگاہ ہوا اس سرزمین مین آیا اس قوم پر قبضہ پایا جنگلیون کو ادب دیا وحشیون کو تربیت کیا پھر بھی بت پرستی نہ گئی وحشیون کی بدمستی نہ گئی جب عیسیٰ روح اللہ ہوئے گمراہون سے آگاہ ہوئے معجزے دکھائے مردے جلائے مخلوق کو دین بتایا نیک رستہ پر لگایا بیدین ایمان لائے نیک طریق پر آئے خدا کو جانا نبی کو مانا پھر کوئی بادشاہ آیا سات لیکر سپاہ آیا اس ملک کو آباد کیا علم کا قانون ایجاد کیا لوگون کو پڑہایا تعلیم کیا سکھایا جب جنگلی پن چھٹا اُنسے بن چھٹا مخلوق ہنر کرنے لگی رہنے کو گھر کرنے لگی ہنر پر خیال جمایا ہنر سے رزق کمایا پھر تو ایک ایک کو بد اور نیک کو ہر فن یاد ہوگیا ہر ایک اُستاد ہوگیا بعضون نے سیاحی کی بعضون نے ملاحی کی راہ نکالی معاش کی نئی نئی بستی تلاش کی دریاؤن کے سفر کئے کیسے کیسے پرخطر کئے جہان کے گرد پھرے آسمان کے گرد پھرے عالم کو دیکھا بھالا دنیا کا رستہ نکالا مقام مقام سے مشہور ہے گمنام سے چیزونکا پتہ لگایا ہر قسم کا سامان بنایا نئے نئے علم یاد کئے نئے نئے ایجاد کئے تمام عالم مین پھیلائے مشہور ہوئے نام پائے پہلے پہل ہم لوگون کو سہل سہل ہم لوگون کو عزیزون نے

علم پڑہایا ہمارا وقار بڑہایا ہر فن کی ایسی تعلیم دی گویا پرورش کی یتیم کی گنج بیپار کا کل کاروبار کا ڈہنگ
بتایا طریقہ سکھایا جب سے تجارت پھیلی گھر گھر دولت پھیلی فرنگستان کے لوگون کو بلکہ جہان کے
لوگون کو وہ فن وہ ہنر یاد ہوگئے لقمان کے اُستاد ہوگئے ارسطو کو بیوقوف کہتے ہین اپنے کو فیلسوف
کہتے ہین بقراط کو جانین نہ سقراط کو مانین سب کو حکمت سکھاتے ہین سب کو سبق پڑہاتے ہین ہر
علم مین کامل ہر فن مین قابل وہ وہ فن یاد کرتے ہین وہ وہ ایجاد کرتے ہین فہم مین نہین آتے
وہم مین نہین آتے میری مہمان قمرن جان یہان مرد ہی کیا عورتین اون سے سوا ہنر مین کاریگر
ہین مردون سے بہتر ہین وہ کام نباتی ہین انعام پاتی ہین کیون نہین دیکھی لندن سُنا جو مِس نے کہا
کیا کہا کس نے کہا ہان ہان بی قمرن سُن رہی ہے نہین یہ کلدار ریل سہل سفر کا کہیل عورتون
بنایا تار برقی دوڑایا جہاز بنائے ہین پانی پر چلائے ہین سب عورتون نے بدصورتون نے
کام ایجاد کئے شہر آباد کئے ذرا شرماؤ سر جھکاؤ پیشانی کا پسینہ پونچہو پشیمانی کا پسینہ پونچہو یہ
حال نہ کھولو تم ایسی نہ بولو کوئی شرمائیگا خفیف ہوجائیگا یہ قصہ چھوڑ دو مرد کا حصہ چھوڑ دو
لندن کا اور حال کہو اپنا اور خیال کہو مِس نے کیا سنایا انگریزی راگ گایا بس نہین دوا تجہے
کھوئے خدا بے شعور سُن مجہے نہ گھور سُن وہ لقمان کی سگی مِس مجہے کہنے لگی ہماری ملکۂ معظمہ قیصر ہند
مکرمہ اللہ اون کی عمر دراز رکھے قیصری پر سرفراز رکھے اِس ملک کی بادشاہ ہین رعیت کی پشت پناہ
ہین پہلے اور عورتون نے بھی اقبال مند عورتون نے بھی دہوم دہام سے بڑے انتظام سے
حکومت کی ہے سلطنت کی ہے مجہے تاریخ یاد ہے لندن اب زیادہ آباد ہے پہلے یہ خلقت
نتھی یہان اتنی دولت نتھی یہ علم یہ فن نتھا شہر لندن لندن نتھا جاہلون کا او دہم تھا ملک بھی بہت
کم تھا زیادہ بیان کرنا فضول ہے ملک کا یہ عرض یہ طول ہے پیمائش سے معلوم ہوا آزمائش سے
معلوم ہوا ملک آٹھ سو کوس لمبا ہے بوا تم کہو گی اچنبا ہے عرض سات سو کوس ہے بہت

کم ہے افسوس ہے لندن دو حصّون مین آباد ہے بستی کی پرانی بنیاد ہے بیچ مین دریا بہتا ہے
برف سے ٹھنڈا رہتا ہے دریا کے کنارے کنارے گھر آباد ہین ہمارے کم سے کم تیس لاکھ آدم
دو طرف آباد ہین بے فکر آزاد ہین اب شہر رونق پر ہے جسکو لگتی نظر ہے یہ ہی ہوا جب ہاتھ ہندستان
ہات آیا لندن کو ترقی پر پہونچایا اوسی ملک کی بدولت ہے جو رونق پر سلطنت ہے ہوا یہان سے
ہندوستان ہندوستان سے انگلستان چار ہزار کوس دور ہے یہ پیمائش مشہور ہے وہان دن نکلے
بارہ بجتے ہین یہان رات کے گیارہ بجتے ہین بس یہان کی یہ حقیقت ہے ہم لوگون کی یہ حالت ہے
ہوا ذکیہ سنا قضیہ مس کے سات ساری رات یہی ذکر ہوتا رہا یہی فکر ہوتا رہا جب کہانی
ہوئی گفتگو زبانی ہوئی پھر مجھسے مِس نے پوچھا کس کس نے میرا حال پوچھا دل کا ملال پوچھا
مین نے بھی رہا سہا جو کچھ گزرا تھا کہا پھر مہمان رخصت ہوئے اپنے اپنے گھر چلے گئے ہو مِس خاموش
ہو رہی مین بھی پلنگ پر سو رہی صبح کو مس سوتی اُٹھی ذرا خوش ہوتی اُٹھی مجھے آکر اُٹھایا سوتی کو
جگایا سواری تیار کرائی اپنی بگی منگائی کہنے لگی چلو سیر کر آؤ ہوا کھاؤ جی بہلاؤ ادہر اُدہر پھر آؤن
آج اوجگہ دکھلاؤن کیلی بیٹھی کیا کروگی وہی ٹھنڈے سانس بھروگی اُٹھو دل بہلانے چلو آج
چھاپے خانے چلو وہ بھی اچھا مکان ہے طلسم کا مکان ہے تم دیکھکر خوش ہوگی ضرور حیرت مین
رہوگی آخر مجھے سات لیا ہات مین ہات لیا چھاپے خانہ مین لیگئی بڑے کارخانہ مین لیگئی جا بجا
دکھاتی پھری مقام مقام جھنکاتی پھری وہ چھاپے خانہ دیکھا کلون کا کارخانہ دیکھا ہم دونون گھڑی
ہات پکڑے برابر دیکھتے بھالتے پھرے وقت گوٹلتے پھرے مقام مقام دیکھا اندر باہر تمام دیکھا
دور سے ہمنے کیا دیکھا ایک اجنبی مردوا دیکھا ایک مکان مین باہر کے دالان مین ایک آدمی دو
بیٹھا ہے جیسے کوئی مزدور بیٹھا ہے جی لگائے سر جھکائے کوئی کام کرتا ہے کچھ اہتمام کرتا ہے مجھے
اپنے مردوے کا اوس ڈوبے گم ہوئے کا شک شبہ ہوا صورت پر دہوکا ہوا مجھے گمان گزرا یہی

دہیان گزرا شاید میرے میان ہون وہی بے نشان ہون آخر گمان سچا نکلا میرا دہیان اچھا نکلا
مین نے مِس سے کہا بوا تماشا تو رہا میری بہن تو جا اس مردوے کو دیکھہ آ پاس سے جا کر دیکھو
حواس سے جا کر دیکھو کون ہندستانی ہے شکل پہچانی پہچانی ہے خدا کرے میرے میان ہون
وہی آوارہ جہان ہون وضع تو اون کی سی ہے صورت بہی پردیسی ہے پہلے پاس سے دیکھنا
پھر قیاس سے دیکھنا پھر نام پوچھنا مقام پوچھنا اور کچھہ نہ کہنا زیادہ کہڑی نرہنا مِس سُنگئی
اوسکے برابر گئی کچھہ بات نہ کہی برابر کہڑی رہی پھر جھک کر سلام کیا نام پوچھا کلام کیا مِس نے جان لیا
نام سے پہچان لیا وہی ہندستانی ہین ڈوبے طوفانی ہین مِس خوش ہوتی آئی کہا مین پتہ لگا لائی
اب دو انعام بنایا تمہارا کام لو مبارک ہو چلو مبارک ہو تمہارے ہی شوہر ہین سو روپیہ کے نوکر
ہین نام بہی پوچھہ لیا ہے مقام بہی پوچھہ لیا ہے لو آؤ گہر چلو اپنے مقام پر چلو ملنے کی تدبیر کرین
سیدہی تقدیر کرین نپوچھو ذکیہ بوا میرا کیا احوال ہوا بس مین موئی شادی مرگ ہوئی مِس مجہے
گہر مین لائی خوب مبارکباد گائی صبحکو آپ ہی آپ میرے منہ کو ڈہانپ بے کہے سُنے جا پہونچی
میان کا پتہ لگا پہونچی مین مِس کے انتظار مین اپنے دل کے اضطرار مین راہ تکتی رہی کچھہ بکتی رہی
جی بیتاب تہا مجہے اضطراب تہا کبھی دالان مین کبھی سائبان مین پہرتی چلتی تہی باہر نکلتی تہی
دل کو بہلاؤن غم کو بہلاؤن کہتی تہی اب کیا ہوگا برا ہوگا یا بھلا ہوگا اپنی مراد پاؤنگی یا ناشاد
جاؤنگی بوا ذکیہ کیا کہون اُسوقت یہ ہوا شگون میری[۵] داہین آنکھہ پہڑکنے لگی بدشگونی کی رگ
بھڑکنے لگی بیقرار اسقدر ہوگئی اختیار سے باہر ہوگئی پورا وہم ہوگیا پورا سہم ہوگیا آس چہوٹ
گئی امید ٹوٹ گئی کہتی ہون سو جاؤن ذرا غافل ہو جاؤن فکر رفع ہو غم دفع ہو ایسی فکر مین
تردد کے ذکر مین خواب کہان نیند کہان دل یہان جان وہان نظر کہین یہان کہین خیال
کہین اوسان کہین کسکا سونا غافل ہونا طبیعت بیقرار آنکھہ مین انتظار عجب حیرانی تہی

[۵] داہنی آنکھہ پھڑکنا عورت کے لئے منحوس خیال کیا جاتا ہے ۱۲

عجب پریشانی تھی اتنے مین مس بھی آئی مین نے پوچھا کیا خبر لائی جلدی بتا جلدی سنا تشویش
جائے جی کو قرار آئے کہنے لگی بوا کندہے سے ڈالو جوا کیا خبر کہون کیونکر کہون بیقرار افسردہ
ہوجاؤگی دو ر پار مردہ ہوجاوگی بوا خدا کے لئے کہہ جی مین نہ رکھ چُپکی نرہ اچھا بی سنو لو موتی
چُنو ذرا خوش ہو راضی رہو تمھارے میان بدچلن لئے بیٹھے ہین سوکن مین تحقیق کر آئی ہون یہہ
سندیسا لائی ہون مینے کہا بوا اے ہے یہ کیا ہوا مین اور خیال مین تھی پھنسی جنجال مین تھی
تو نے کیا سنا دیا شعلہ بھڑکا دیا خدا کے لئے سچ بتا مجہہ جلی کو نہ جلا کہنے لگی اداس نہو تم ابھی
بدحواس نہو کچھہ پوچھہ پچھا آئی ہون پتہ بھی لگا آئی ہون سنا ہے تھارے میان ہین رہتے کسبی کے
ہان ہین خوش ہین تندرست ہین عیاشی مین چست ہین ذرا جوانی کے اپنی نادانی کے نشہ مین
مست ہین حوصلہ کے پست ہین دنیا کی خبر نہین حالت پر نظر نہین ایک کسبی کے گھر مین۔
بے بنسی کے گھر مین وہ تو بسے ہوئے ہین اوس سے پھنسے ہوئے ہین ایک عورت کہتی تھی نیک
عورت کہتی تھی کسبی سے بیاہ کرینگے اپنا روسیاہ کرینگے بس مین سُنکر چلی آئی کچھہ نہ کہا ادہر
چلی آئی اب پھر جاتی ہون باتین کر آتی ہون دیکھون کیا رنگ ہے کیا طور کیا ڈہنگ ہے
یہ کہکر پھر مٹس گئی عذاب مین پس گئی دم بھر مین پھر آئی آکر یہ خبر سنائی کہا لو بی مین ہو آئی
تمھاری تقدیر کو رو آئی وہ کسبی مجھسے ملگئی مجھے دیکھکر کھل گئی مین نے وہ حقیقت پوچھی
سنی ہوئی حکایت پوچھی سنی سنائی خبر پر سچ پائی کسبی عورت کہنے لگی بحسرت کہنے لگی وہ مردوا
بیاہ کو کہتا ہے میرے ساتھ نباہ کو کہتا ہے مین نے کہا عورت یہ تو سن لی حقیقت یہ کہہ تیرا
کیا ارادہ ہے کیا تو نکاح پر آمادہ ہے اری ہندی سے بیاہ کریگی بیوفا سے روسیاہ کریگی جھروا ایسا
نہ کیجو اپنے کو رسوا نہ کیجو مسافر سے پیت غیر مرد سے ریت نادانی ہے پشیمانی ہے وہ ہندی
مردوا ہے ہند سے بھاگا ہوا ہے بے وفائی کریگا تجھسے برائی کریگا تجھپر آفت نہ آئے تیری

شامت نہ آئے خبردار بیاہ نہ کرنا گھر کو تباہ نہ کرنا میرا اتنا کہنا تھا عورت کا چپ رہنا تھا کچھہ وہ رنج مین ہوئی مشتعش و پنج مین ہوئی مجھے یہ جواب دیا ابتک جو کیا کیا اب تم بتاؤ وہ کرون جو سمجھاؤ وہ کرون اگر مرضی ہو ٹال دون مردوے کو نکال دون مین نے کہا جُروا اپنا دیکھہ بُرا بھلا جو اچھا جانے وہ کر جسطرح دل مانے وہ کر مین اتنا کہکر چلی آئی اور باتین نہ کرنے پائی تقریر یہین رہنے دی کسبی کو اور بات نہ کہنے دی کل صبح کو پھر جاؤن گی بیخبر مرد کو خبر سناؤن گی دیکھون کیا بولتے ہین کچھہ بھید کو لتے ہین کس ہوا مین ہین کس بلا مین ہین آج پہلی ہی بات ہوئی تھی کسبی سے ملاقات ہوئی تھی جو ہونا ہے کل ہو گا کچھہ عقدہ حل ہو گا یہ کہکر مس سو رہی مین خاموش ہو رہی جون تون رات گزاری صبح کو مس نے کی تیاری پھر وہان پہونچی ناگہان پہونچی مردوے سے جا ملی اتا پتا دیا ملی کسبی بھی پاس بیٹھی تھی مگر کچھہ اداس بیٹھی تھی مس نے حقیقت سنائی میری تباہی اون کو جتائی پھر کہا اب تم چلو کف افسوس نہ ملو اُٹھو یہان سے ہلو اپنی بیوی سے ملو وہ تمھاری تلاش مین بیچاری تلاش مین گھر سے یہان تک آئی ہین کہان سے کہانتک آئی ہین اس جفا کو دیکھو اونکی وفا کو دیکھو کیا مصیبت اُٹھائی ہے دوبارہ زندگی پائی ہے اُس وفادار بیوی نے غمگسار بیوی نے مجھے بھجوایا ہے تم کو بلایا ہے وہ میری مہمان ہین بیچاری پریشان ہین یہ سنکر نادان نے بگڑے ہوئے اوسان نے منھہ پھیر لیا یہ جواب دیا مین کسی کو نہین جانتا کسی کو نہین پہچانتا کون ہے کیا کہتی ہے وہ عورت کہان رہتی ہے کس کی جورو ہے یہ کیا گفتگو ہے کوئی ہو گی کہین مین واقف نہین کون عورت ہے کیسی صورت ہے مین نے کسی سے بیاہ نہین کیا یہ وبال سر پر نہین لیا جب شادی نہین کی یہ سمجھہ لو کس کی بیوی مین آشنا نہین نام بھی سنا نہین کوئی ہو گی ہٹریل روگی مجھے آنے جانے سے ناحق ملنے ملانے سے کیا غرض کیا کام ہے میرا تو یہین سے سلام ہے جاؤ مجھے معاف کرو زبان کو خلاف کرو تشریف لیجاؤ مجھے نہ بہکاؤ مس بیچاری شرم کی ماری

یہ جواب سنکر تقریر خراب سُنکر منھہ تکنے لگی بُرا بھلا بکنے لگی کسبی بگڑکر بولی اپنی زبان کھولی واہ جی واہ
وفا کے بدخواہ کیون رے مردوے بیوفا میرے سر ہوئے اسی برتے پر بیاہ کرتا تھا میرے ستانا باہ کرتا تھا
بس حقیقت کھلگئی تیری شیطنت کھلگئی جان لیا بیوفا ہے تو غرض آشنا ہے جب تو نے جورو سے اپنی
عزت آبرو سے ایسی دغا کی مجھسے کب وفا کی میرا دل چھوٹ گیا اعتقاد ٹوٹ گیا جا کوئی اور راہ کر
کہین اور رو سیاہ کر مین تیرے لائق نہین بیاہ کی شائق نہین پھر وہ کسبی کہنے لگی مس بی تم مہربانی کرو
مجھپر آسانی کرو مجھے اپنی مہمان سے ملاؤ اون کی صورت دکھادو مین ملاقات کرونگی اُن سے
بات کرونگی مس نے کہا بوا اچھا صبر کر ذرا تجھے ملادونگی صورت دکھادونگی پہلے اُن سے
پوچھہ لون پھر تجھے لیچلون اس مردوے جاہل کو بگڑے ہوئے دل کو اُتار چڑھاؤ دکھاکر دُرت
ڈبک بتاکر دبا دھمکا ذرا سمجھا شاید تیرا کہنا مانے نشیب فراز پہچانے آخر کسبی نے بے بنتی نے نصیحت
کی سمجھایا فضیحت کی دھمکایا اوس بندے کے کان پر بیوفا اندھے کے کان پر جون نہ چلی دال نہ گلی
جو کہا تھا وہی کہا کہکر چپ ہو رہا کسبی کی گالی گالی بھی زرالی مردوا سہتا رہا وہی اپنی کہتا رہا کسکی
جورو کسکی آبرو کون جا کر ملے کون بلا کر ملے کسی کو کیا مطلب دنیا ہے اور اپنا مطلب ہمین
کچھہ پروا نہین جورو کچھہ خدا نہین خواہ مخواہ ملین چاہ بیچاہ ملین مس یہ تقریر سُنکر مردوے کو
پُن کر میرے پاس چلی آئی آکر حقیقت سنائی بوا مین تو سُنکر بس سر کو دُھنکر ایک حیرت مین آگئی
مجھپر مردنی چھاگئی سکتہ کا عالم رہا دن بھر یہی ماتم رہا مین کبھی مس کا منھہ تکتی رہی کبھی کسکا منھہ تکتی رہی
بُرا بھلا بکتی رہی بوا یہ بات سنکر اپنی اوقات سنکر سینہ پھٹ گیا دل ہٹ گیا کلیجا شق ہونے لگا
فہیمن کا منھہ فق ہونے لگا بے اختیار جی بھر آیا مجھے یاد اپنا گھر آیا بے اوسان ہونے لگی منیھہ
ڈہانک رونے لگی زندگی دشوار ہوگئی جینے سے بیزار ہوگئی کیا کرون لاچار تھی چھری تھی نہ تلوار تھی
اپنا کام تمام کرتی بلا سے حرام موت مرتی ہائے تنہائی نے بے دست و پائی نے کام کرنے نہ دیا

مجھے مرنے ندیا مین اسی رنج مین اسی کشش و پنج مین دن بھر رہ یاکی اپنی جان کھویاکی بوا اسی حال مین میرے عین ملال مین وہ کیسی عورت بیچاری بامروت مجھسے ملنے کو آئی مین نے بچھادی چارپائی وہ میرے پاس بیٹھ گئی اُداس اداس بیٹھ گئی گلے ملی سلام کیا مروت سے کلام کیا میری بلائین لینے لگی اشرفیان نذر دینے لگی مین نے پوچھا کیا ہے عورت تجھے سودا ہوا ہے مجھے لالچ دلاتی ہے کیا تو مسخری بناتی ہے یہ کسی فقیر کو دے محتاج حقیر کو دے ہمارا یہ دستور نہین دماغ مین فتور نہین تو نے کیا سمجھا ہے مجھے گدا سمجھا ہے آخر مین نے اشرفیان پھیر دین اپنے ہات مین نہین لین پھر اوس عورت نے باوفا بامروت نے دعوت کے نام سے ضیافت کے نام سے اشرفیان دین مینے قبول نہین کین وہ میری منتین کرنے لگی پانو پر سر دہرنے لگی مینے کہا جُروا ذرا ہوش کی بوا کچھہ تو پاگل ہے یہ وہ مثل ہے جان نہ پہچان ناخواندہ مہمان نیک بخت یہ خاطر ایسی مدارات ظاہر ہے مجھے منظور نہین مین ایسی مجبور نہین تمھاری مروت تمھاری دولت تمھین کو مبارک رہے کسکو غرض بدنامی سہے مین اجڑی کمبخت تقدیر کی پست جان لیکر آئی تھی ایمان لیکر آئی تھی جان سات لیجاؤن گی ارمان سات لیجاؤنگی یہ کہکر مین رونے لگی وہ بھی غمگین ہونے لگی کہنے لگی بی ہندوستانی خاندانی اشراف زمانی تم آزردہ نہ ہو کچھہ افسردہ نہ ہو اچھا مجھہ سے کچھہ نہ لو بیوی میرے گھر چلو مین تمھاری دن رات ساری خدمت کرون گی اطاعت کرون گی مجھے میرے اللہ نے عالم کے بادشاہ نے سب کچھہ دیا ہے بے فکر کیا ہے اچھا پہنو اچھا کھاؤ دل کھولکر اُٹھاؤ گھر کا تم کو اختیار ہے وہ بندی تابعدار ہے ہات اُٹھائی روٹی شوربا بوٹی مجھے بھی کھلا دینا موٹا جھوٹا پہنا دینا مین نے یہہ جواب دیا تیری مہربانی بوا تو نے دیا مین نے لیا یون بھی احسان کیا مین تو اب گھر جاؤن گی یا یہین مرجاؤن گی یہ سُنکر وہ عورت مکدر مکدر طبیعت مایوس ہوکر چلی گئی رو دھو کر چلی گئی مس تشفی کرتی رہی میری تسلی کرتی رہی مین زار زار روتی تھی مس آب دیدہ ہوتی تھی مین نے کہا مس بوا جو ہونا تھا وہ ہوا

اب جی گھبراتا ہے کلیجا منھ کو آتا ہے بوا میرا ثواب لو مجھے رخصت دو مین اپنے گھر جاؤن کوئی دن جی بہلاؤن
اللہ اللہ کرون ایمان سے مرون غم دل سے ہٹے عمر وفا مین کٹے مس سنکر افسردہ ہوگئی میرے
غم مین مردہ ہوگئی اوسکا برا حال ہوا اسقدر ملال ہوا میرے سات روتی تھی جانے پر راضی نہوتی تھی
جب مین نے مجبور کیا اوس نے لاچار منظور کیا آخر کچھ بن نہ آیا مس نے بکس منگایا پانسو روپیہ کا نوٹ
بے کسر بے کھوٹ بکس کھول کر نکالا میری گود مین ڈالا دوبارہ گود بھری گئی اُٹھائی گئی نہ دھری گئی

گود بھرنا دلہن کو مبارکباد دینی ہے ۱۲

مین نے جتنا انکار کیا مس نے اصرار کیا وہ کاغذ میرے حوالہ کیا اوسنے مجھے مول لیا پھر اوسنے سفر کا سامان
اوڑھنا بچھونا پاندان سب کچھ تیار کر دیا صندوق مین بھر دیا مین نے منع کیا اوسنے جواب نہ دیا ایک
نہ سُنی مس نے کیا کہا کس نے یہی کہتی رہی بکتی ہو میری تم بہن لگتی ہو آخر اوس نے اپنا کہا کیا بوا نہ پوچھو
کیا کیا دیا کہتی ہوئی شرماتی ہون پانی پانی ہوئی جاتی ہون مین اتنی شرمندہ ہوئی غیرت سے آبدیدہ
ہوئی پھر مینے چار دن گھڑیان گن گن پانی کے سہارے رو رو کر گزارے بوا دیکھ اوسنے تفضیہ
پھر دوسری رات کو کبھی میری ملاقات کو خوشی خوشی آئی آکر مجھے خبر سنائی لو بی مین نے مردوے کو
اوس موئے سر بیٹے کو گھر سے نکال دیا وبال ٹال دیا بوا یہ سنکر میرے قلب پر اور وحشت ہوئی نیا
گھبراہٹ ہوئی سودا سو دا بڑہا سُت سا مجھپر چڑہا یہی جی مین آئی یہی دل مین سمائی قمرن چل گھر کو
منھ نہ کر ادہر کو خاک ڈال مردوے پر بیوفا غارت ہوئے پر ہونی تھی وہ ہوچکی تو نصیبون کو روچکی
یہان سے نکل اپنے گھر چل زکیہ بیگم بولی بوا خوب گرہ کھولی سُن ڑہبا نہیں بدگمان بلہن عورت
نے کیا کیا تیرا منھ چڑا دیا سوکن سے سوکن لے دشمن سے دشمن نے وفاداری کی کیسی یاری کی
اب بول ایسی تیسی کوئی کرتا ہے ایسی کوئی سوکن یار سنی ہے کوئی ایسی وفادار سنی ہے اب ڑہیل
زبان کھول اب چڑیل کچھ بول بتا عورتین کیسی ہین کہدے ایسی تیسی ہین بس بی دیکھیں رہو
زبان کا ڈنکس تم پہلے بات سمجھلو سوکن کی گھات سمجھ لو پھر گالیان دینا اپنی آپا کا بدلا لینا تو

سوکن کی بات بی قمرن کے سات مکر تھا دغا تھی تم سمجھین دفا تھی بچ گئین قمرن نھین خبر لیتی سوکن چھا ہوا نہ گئین اپنی جان بچا گئین اوسکے گھر جاتین ضرور سزا پاتین دشمن کا فریب تھا سوکن کا فریب تھا وہ سوکن تھی جانی دشمن تھی پہلے لہر بحر دکھاتی پھر اون کو زہر پلاتی خیر ہوئی قمرن کی بات نہ بنی سوکن کی جان بچی لاکھون پائے صحیح سلامت گھر کو آئے بتو عورت کا مکر اوسکی طینت کا مکر سب کو معلوم ہے دنیا مین دہوم ہے ہان بیوی قمرن آگے کہو کسبی کی سوکن آگے کہو کیا لیا کیا دیا اور کیا کیا کیا آج دشمن بڑ ہیا فہیم تجھے کیا کوسون برا بہلا کوسون اور کیا کہون سوا تجھے سمجھے خدا لے کان سے سن بات سے بات چن جب پانچوان دن آیا مس نے اسباب بند ہوایا سرکاری جہاز جاتا تھا ڈاک لیکر بمبئی کو آتا تھا اوس جہاز مین مجھے بٹھوادیا سرکاری علم لکھوادیا ناخدا کو زبانی سمجھا دیا میری جان کا بیمہ کرادیا اقرار لے لیا ناخدا سے کہدیا انکو حفاظت سے پھونچانا بمبئی مین اوتار کر رسید لانا بلاذکیہ بیگم اوسوقت کا اودہم نہ پوچھو کیا تھا اچھا حشر بپا تھا جب مین ہوئی گھر سے روانہ ہوئی میرے پہونچانے کو مجھے سوار کرانے کو بیشمار عورتین آئین کوئی ہزار عورتین ائین اچھا میلا ہوگیا پورا جھمیلا ہوگیا جب تک جہاز روانہ ہو سوار خوجی کارخانہ ہو وہ سب ملاقاتی گویا میرے براتی پاس کھڑے رہے دریا پر پڑے رہے ایک ایک عورت دیکھکر میری صورت رخصت کے وقت فرقت کے وقت بوار رو رو کر بیقرار ہو ہو کر گلے سے لپٹ کر چھاتی سے چمٹ کر کیسی کیسی روتی تھی جدائی سے آزردہ ہوتی تھی مس کی یہ صورت تھی پتھر کی سی مورت تھی میرے پاس کھڑی تھی بدحواس کھڑی تھی رونے کا تار بندہا تھا انسو پر آنسو بہہ رہا تھا ہچکی پر ہچکی آتی تھی پوری بات نہ کہجاتی تھی مجھسے ہر بار کہتی تھی۔ پکار پکار کہتی تھی میری چار دن کی مہمان تم کو اللہ کی امان لے ہے بوا یہ کیا ہوا تم کیا آئین کیا چلین۔ ہمارا دل دکھا چلین تم سے یہ امید تھی بوا ہم سے ہو جاوگی جدا ہمین اکیلا چھوڑ دوگی اسطرح منھہ موڑ دوگی ہم تم کو اگر ایسا جانتے بوا بیوفا دن سا جانتے کبھی دل نہ لگاتے اتنی پیت نہ بڑہاتے

بوا تم نے غضب کیا ہمکو تڑپتا چھوڑ دیا اے ہے تم نے کیا کیا محبت کا دیا بجھا دیا کیون میری مہمان بوا
اتنی جلدی دل اُچاٹ دیا کیا تم ملکر سیر ہوگئین ہمکو دنیا سے کہو گئین بوا قمر النسا بیگم اپنی جان کی
قسم تمھاری جدائی سے اپنی تنہائی سے دل پھٹا جاتا ہے کلیجا منھہ کو آتا ہے اب مین کیا کرون
کیون کر سات دون کچھہ بن نہین آتا گھر چھوڑا نہین جاتا کوئی موقع نہین ملتا وطن سے پانو نہین ہلتا
ہر طرح مجبوری ہے ہر طرح معذوری ہے نہین تمھارے سات چلتی کوئی دان خوب دال گلتی
خیر خوش رہو آباد رہو تم جہان رہو شاد رہو یہ کہکر مس ایسی روئی زیادہ کیا روئیگا کوئی مس کے رونے سے
اوسکے جدا ہونے سے میرا غیر حال ہوتا تھا اور سوا ملال ہوتا تھا مس کی جدائی قہر تھی اوسکی
مفارقت زہر تھی اوسکے رونے سے غمگین ہونے سے میرا دل بھر آیا مجھے اللہ نظر آیا مجھسے
بات ہو نہ سکی پھر ملاقات ہو نہ سکی مس بدحواس دیکھکر دل پر ہراس دیکھکر لپٹ کر کہنے لگی چمٹ کر
کہنے لگی بیوی گھبراؤ نہین خیال سے لاؤ نہین جو ہونا تھا ہوا خوش خوش جاؤ بوا دل کو شاد رکھنا
مجھہ رفیق کو یاد رکھنا گا ہے گا ہے چھٹی بہیجا ہے چٹھی چپاٹی خط و ط اپنے ہات سے غلط سلط اکثر
لکھتی رہنا خبر لکھتی رہنا میری مہمان پیاری خیر سلا سنکر تمھاری میری تشفی ہوگی دل کو تسلی ہوگی خط سے
یہ بات ہوگی آدھی ملاقات ہوگی آگے تم کو اختیار ہے ملنا کیا بار بار ہے لو سدہارو مہمان اللہ
حافظ اللہ نگہبان مس مجھے سمجھاتی تھی طرح طرح دل بہلاتی تھی میرا دل اور بگڑتا تھا گلے مین دم
اٹرتا تھا آخر مین مس سے نیو چھوکس کس سے مل ملکر رخصت ہوئی اب مجھے فرصت ہوئی نا خدا
نے جہاز چھوڑا بمبئی کی طرف رخ موڑا اٹھارہوین دن بطفیل امام ضامن روبرو بمبئی نظر آئی
اپنی سرحد کے اندر آئی اب زمین کا کنارہ زندگی کا سہارا یقین سے دکھائی دیا دوربین سے
دکھائی دیا مین نگوڑی مضطر جہاز سے اُترکر بمبئی مین آئی ذرا راحت پائی رات بھر اسٹیشن پر
غمگین پڑی رہی سہمگین پڑی رہی صبح کو ریل مین دخانی کھیل مین مین سوار ہوئی چلنے کو

تیار ہوئی اجل سے رہائی پائی جان بچا کر گھر آئی دریائی اجل سے بچی عزرائیل کے چنگل سے بچی جب تک آ
جیتی ہون خون جگر پیتی ہون کیون بڑھیا فہیمن دو والی کا گو ر دہن اب بھی ہین مانا تو نے وفا کا
جانا اٹھو بول سچی سچی وفادار کی بچی ہان بی قمرن دیکھا تمھارا جوبن تم نے کہا مین نے سنا خوب
بچایا ٹمن ٹنا مین کیا بولون کیا حال کھولون تم اپنی بہن وفا کی کہن ذکیہ بیگم سے پوچھو نہ تو
قسم سے پوچھو وہ تم کو بتائین گی وفا کا تک ملائین گی وہ ہشیار ہین بڑی وفادار ہین پورا جواب
دینگی وفا کا ثواب لینگی ذکیہ بیگم نہ بولین اس بھید کو نہ کھولین پھر اورون سے پوچھو بے طور سے
پوچھو وہ ڈھب کی کہین گی مطلب کی کہین گی اری جا عہرت موئی بے غیرت جی تو یہ چاہتا ہے
دل مین یہ آتا ہے تجھے خوب کوسون تیرے منھ کو نوچون تو جب مانے پھر وفا کو جانے اری
بیدھرم کھوٹی گنوارون کی لنگوٹی دل کی کالی موئی رزالی تجھے خدا سمجھے آسمانی قضا سمجھے
تو نے مجھے بکوایا لپٹا ہوا دفتر کھلوایا تیرا کیا بگڑا میرا کلیجا بگڑا میری جان پر بنگئی گویا پھر لندن کی زخم
پھر آئے ہوئے جینے کے لالے ہوئے دوئی بی قمرن تمھارا نانگ پن تب تو تم پر امان گئین میرا کہنا کالی
جان گئین لو سنو بلا لون مین تم کو دعا دون تم جیو مین جیون بھینس کا دودھ پیون کیون بی قمرن دیکھی
ہوئی لندن تم نے شہر لندن کا عورتون کے چلن کا مجھے حال سنایا اپنا ملال سنایا جھوٹا سچا
بیان کیا میرا دماغ پریشان کیا مین دیوانی میراثی خفقانی سنکر بے اوسان ہوئی زیادہ پریشان
ہوئی تم نے وہ وفا کی وفا سے دغا کی خاوند کو چھوڑ آئین وفا کا سر توڑ آئین بس اسی بات پر
بنواسی اوقات پر فہیمن سے مقابلہ پھرتی ہو عاقلہ چلو چپ کرو کچھ نہ کہو جاؤ پلنگ پر سو رہو لندن سے
چلی آئی ہو ذرا تھکی تھکائی ہو مقام کرو آرام کرو مین بھی جاتی ہون ذرا پانو پھیلاتی ہون کل دیکھا
جائیگا کون میدان مین آئیگا کل کسی اور کی بڑی لندہور کی مین داستان سنون گی وفا کا بیان
سنون گی یہ کہکر فہیمن اوٹھ چلی بیویون کے سر سے بلا ٹلی مجلس برخاست ہوگئی فہیمن جا کر سوگئی

قمرن نے قصہ تمام کیا ذکیہ نے جاکر آرام کیا صبح کو لوگ بیدار ہوئے سب جاگے ہشیار ہوئے جب وہ دن
گزرا گھڑیاں گن گن گزرا سورج نے گردن جھکائی آسمان پر سیاہی چھائی ذکیہ نے شام کو محفل کے
انتظام کو باندیوں سے کہا جاؤ دن نہین رہا بارہ دری کو چھڑواؤ روشنی کرو فرش بچھواؤ باندیوں نے
جاکر فرش ورش بچھاکر ایسا تیار کردیا آئینہ در و دیوار کردیا بیویان جاکر بیٹھین قرینے قرینے
آکر بیٹھین فہیمن کی پکار ہوئی بڑھیا پر مار ہوئی دداجان جلدی آؤ کھسکو گولا ہلاؤ فہیمن نے
سنبھل کر لحاف سے نکلکر آواز سنائی صبر کرو مین آئی چلاؤ نہین بولاؤ نہین او جمیلہ سنڈی
بھینس اُٹھ مُسٹنڈی بھینس لا میری سواری کر چلنے کی تیاری منگا ہاتی گھوڑا پالکی پکار بچے کنہیا
لال کی اری مردار جا سواری منگا فہیمن جان محفل مین ٹکرا بے حاصل مین اللہ رکھے جائینگی
اپنا جلوس دکھائینگی جمیلہ جل بھنکر بولی اچھا دسہرہ کی جورُو ہُولی ابھی جاتی ہون گدھا لاتی ہون
تجھے سوار کرونگی خدائی خوار کرون گی اتنے مین فہیمن آئی دیتی ہوئی دہائی چلاکر کہا رام رام بد
مذہبون کو سلام تعظیم و تکریم سرکار آئے جمیلہ کے سردار آئے خوش دماغ آئی ہنستا چراغ آئی محفل
کی شمع آئی دل شاد خاطر جمع آئی آج سب کو سونا حرام ہوگا رات بھر کلمہ کلام ہوگا لو آؤ کون آتا ہے
اپنی چال دکھاتا ہے آئے میدان مین کودے وفا کے تھان مین کودے جسکو سخن کا دعوے ہو
ہنر کا فن کا دعوے ہو میرے سامنے آئے اپنی بانگی دکھائے ذکیہ بیگم نے کہا لو گو بولا گدھا
برسات کا انجام ہوا مینڈکی کو زکام ہوا اللہ کی شان بی فہیمن جان ہم پر طنز کرین لیاقت کا دم بھرین
بڑھیا یون کہے جیسے مجنون کہے کوئی آگے آؤ بانگی دکھاؤ خالا جان تم آؤ اسکو جواب سناؤ انوری
نے زبان کھولی سامنے آکر بولی نہین رجا وہ منہ لی آپا اسکا مین بگاڑون گی بڑھیا یا خالا کی باری
رہنے دو انکی کارگزاری رہنے دو آج مین سبقت کرون گی دداکی خدمت کرونگی دودہ کا حق
ادا کرونگی بیٹیا کی دوا کرونگی تم مجھے سامنے ہونے دو علم کا بیج بونے دو میرا موقع دور ہو جائیگا حوصلہ

چورچور ہوجائیگا پہلے مین ددا کا مغرور بیوفا کا زور توڑلون لیاقت دکھالون پھر خالا سنائین اسکو وفا دکھائین ذکر کا سلسلہ بھی نہ ٹوٹے بات کا مزہ بھی نہ چھوٹے اور دن کا قصہ رہنے دو۔ آپا آج تم مجکو کہنے دو سوال جواب ہونے دو دداکو کباب ہونے دو مین وہ نمک جوڑ دون گی دداکا کلا توڑ دون گی اسکو ایسا ٹھیک بناؤن گی چماری کو ٹھیک بناؤن گی اچھا انوری جان تم ہی کرو بیان تم کہو کوئی کہے دداپہ جوتی پیزار رہے لو آگے آؤ تم بانگی دکھاؤ رات بھر اپنا سیر پھراؤ بھولی ہوئی خانگی سناؤ اچھا آپا تم میرا بیان سُنو میری شیرین زبان سُنو کیسے موتی بناتی ہون اپنی دداکو جلاتی ہون لو ددا ادہر کھسکو آگے آؤ گز بھر کھسکو میری داستان علم کا بیان حواس سے سنو پاس سے سُنو ددا میری بات پر جواب کے سات پر غل نہ مچانا مغز نہ پھرانا۔ جس علم مین منظور ہو جسقدر تجکو مقدور ہو مجھسے سوال کرنا جواب پر اقبال کرنا دیکھو کیسا جواب دون گی ددا ایسا جواب دون گی تو بھی مان لیگی خوب پہچان لیگی سنکر چپ ہو رہیگی کچھ کہیگی تو یہ کہیگی انوری بھی کچھ ہے یہ بیوی بھی کچھ ہے آہا نجوم جانتی ہے کل علوم جانتی ہے ہیئت مین بھی دخل ہے حکمت مین بھی دخل ہے مگر ددا تو سمجھتی ہے میری خو بو سمجھتی ہے مین داتا کل سے گفتگو بے حاصل سے بولاتی ہون گھبراتی ہون مین کسی علم مین ہنر مین بند نہین مگر ترح ترح مجھے پسند نہین باولی بات رذل خرافات مجھے نہین بھاتی بیہودہ تقریر نہین آتی مین وفا کو جانون نہ دغا کو جانون یہ تقریر لوگ کہہ چکے تیرے طعنے سہہ چکے مین بڑون کے روبرو ایسی بیجا گفتگو کیا کرون کیا بولون کیونکر اپنا منھ کھولون وفا بیوفائی کسی کی برائی اگر کہون تو مشکل چپ رہون تو مشکل وہ مثل ہوگی تم ہی کہوگی چھوٹا منھ بڑی بات برابری بڑون کے سات عورتون کی کہون گی مردون کے خلاف رہون گی بیوفا میرا نام ہوگا بات کا یہ انجام ہوگا ملامت کا ندامت کا تو وہ بن جاؤن گی بیہودہ کہلاؤن گی ہان یہ کہتی ہون عورتون مین رہتی ہون جو پوچھو ضرور

کہون گی ددا مین مجبور کہون گی وفا کی لکیر عورت کی تقدیر یہ نہین مٹیگی یہ نہین گھٹیگی ددا تو کیا
بیچاری ہے آپا کے بقول گنواری ہے مردوے جمع ہوکر آئین لقمان کے استاد بنجائین مین قائل
کرکے چھوڑون گی تیری تو منڈیا مروڑ دون گی سن ددا میرا مدعا اگر تجھے یہی منظور ہے کچھہ وفا سننی
ضرور ہے پہلے وفا تجکو سنا دون مین یہی جوہر دکھا دون ہان ہان میری بچی سنا دے جھوٹی سچی
کھول رومال وفا کو نکال اچھا کھول کان سن میرا بیان وفا عورت کی گھٹی ہے مردسے وفا کی
کٹی ہے حیا وفا ہم پر سب کھلتی ہے مرد پر وفا کب کھلتی ہے وفا کا قافیہ حیا کا قافیہ مردسے
نہین جڑتا رخ ادہر نہین مڑتا عورت کی سی شرم کہان عورت کا سا دل نرم کہان یہ عورت ہی مین
بات ہے یہ خوبی اسی کے سات ہے عورت کی وہ مثل ہے جیسے زربفتے پہ مخمل ہے مردون
سے وفا کا پیوند سوسی کی ازار مقیشی ازاربند وفا کی یہی نظیر ہے عورت وفا کا خمیر ہے میری نانی دان
ددا یہ بے معنی وفا ہمارا ذاتی جوہر ہے ہمارے حسن کا زیور ہے جسمین وفا نہین نام کو حیا نہین
وہ کیا عورت ہے موئی بے غیرت ہے وفا ہماری ہر چیز ہے دیکھہ اگر تجکو تمیز ہے ہماری
بات بات مین وفا ہے ہماری ذات ذات مین وفا ہے سمجھ لے وفا وہ چیز ہے عورت جسے
عزیز ہے تو جہان تک نظر کریگی کچھہ بھی خیال اگر کریگی وفا ہم مین پائیگی ہر بیگم مین پائیگی مین تو
وفا کو عورت کی حیا کو بیشک مانتی ہون ددا یہی جانتی ہون جسمین وفا نہین غیرت ذرا نہین
وہ ایسی ہے جیسی تو بگڑا ہوا لہو کبھی تجکو ددا کسی سے پالا نہ پڑا پھر تم جانتین لیاقت کو پہچانتین
بس اب خیال کرلو قصہ کا انفصال کرلو اہی وفادارون مین سیکڑون ہزارون مین ایک عورت
مین بھی ہون علم کی دولت مین بھی ہون جو سب کی وکیل بنکر وفا کی کفیل بنکر تجھے نمونہ دکھاؤن گی
تیری بدگمانی مٹاؤن گی فہمین تیور بدلکر بولی بس بی اب تقریر ہولی حال کھل جائیگا علم بھی تلجائیگا
اللہ کی قدرت پھوٹی میری قسمت اب کہان رہنےمین جب بیٹی بنے دشمن کلام کو گنجائش نہ رہی

الزام کو گنجائش نہی بس فہمین خیر نہین اب تھمتے پہر نہین بچی سے دوبدو کیونکر کرگئی گفتگو صاحبزادی
کی یہ نیت ہے آپا کی ظاہر حمایت ہے ددا کو الزام دون ددد کا انعام دون باتون سے مارون۔
گھاتون سے مارون وہ مثل ہو سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے ددا اندہی ہو آنکھہ نہ پھوٹے اچھا بیٹی
ممبر کمیٹی تو بھی بدلجا ادہر ہی پھسلجا ہمارا کیا ہے اپنے سات خدا ہے بچی تیری تقصیر نہین میری
سیدہی تقدیر نہین دود کی یہی تاثیر ہے ددا کی یہی توقیر ہے میری یہی تواضع تھی تجھسے یہی توقع تھی تو
مجھسے ذلیل کرے عزیزون مین ذلیل کرے مین نے اسی دن کو تجھے اس سن کو پہونچایا تھا دود
پلایا تھا تجھے پالا پوسا تھا تجھسے یہی بھروسا تھا زمانہ کا لہو سفید ہو گیا اپنے بیگانہ کا لہو سفید ہو گیا کسی کا
گلہ ناحق ہے فہمین اپنا دل ہی ہو گیا دشمن اے اللہ مجھپر کیسی بن گئی بیٹھے بٹھائے لڑائی ٹھن گئی یگا
بیگانی ہو گئی نادان سیانی ہو گئی جو ہے غرّاتا ہے چھری لیکر پلا آتا ہے کیا سنون کیا کہون کیونکر
چپ ہو رہون بکتے بکتے جنون ہو گا آخر فہمین کا خون ہو گا یہان چھوٹے سے چھوٹا دبلا موٹے سے موٹا
لنکا مین راون ہے فہمین کا دشمن ہے انسے کون جھگڑے کوئی فرعون جھگڑے بس صاحبزادی
عقلمندون کی دادی جو نہ کہنا تھا کہا تجھے میر الحاظ نہ رہا ماشاء اللہ تو نے انوری اچھی کی سخن پروری
عقلمندی مین خود پسندی مین زمانہ مین تیرا جواب نہین جواب کی مجھے تاب نہین تبھو تم اپنی تقدیر
پھوٹی وفا کی تقدیر اورون کو ستاؤ عورتون کو پھسلاؤ وہ پسند کرینگی جھگڑا بند کرینگی مین بیچاری
ذلیل گنوار ہی رزیل وفا سمجھون گی کیا سمجھون گی انوری بیگم نے کہا۔ لوگو برا ہوا دھارا ددا اتنی بات
اونے سی بات پر بگڑ گئین خفا ہو گئین نخرے مین مردوا ہو گئین ددا مین نے سہرا کے پہر پہر دل لگا کے
مین نے جو کچھ بکا تجھے بہت برا لگا تو خفا ہو گئی بیوفا ہو گئی واہ بی ددا جان تم تو نکلین مہوسان کاٹے
کھاتی ہو بیٹھی غراتی ہو لو بی آپا میسری ددا مجھسے بھی ہو گئی خفا بی آپا ادہر دیکھو جھا کر نظر دیکھو ددا منہہ
پھلائے بیٹھی ہے گلا پھلائے بیٹھی ہے آؤ بیوی سب آؤ پہلے روٹھی کو مناؤ پیچھے باتین سننا اسکی گھاتین سننا

دیکھو یہہ خارشتی گدہا میری فہیمن ددا ہات سے نکل جائیگی ذات سے نکل جائیگی اسکو تم سنبھالو دم دو پسلاؤ
اسکی اونظر ہے مجھے یہ ڈر ہے ددا دودھین بخشیگی دودکا سودھین بخشیگی اچھی ددا آگے آ خفا نہ ہو چلجا
مجھے گلے سے لگا اپنا دود پلا ددا میرا لہو پئے اللہ کرے تو نہ جئے میرا حلوا کھائے چھاتی سے نہ
چمٹائے مین تیرے ہات جوڑون دونون کان مروڑون بس ددا من جا گھاگس مرغی بن جا
یہ سنکر فہیمن کو ذکیہ کی دشمن کو ہنسی آگئی غصہ کو کھا گئی لقمان کی سگی پوپلی کہنے لگی یا اللہ یا اللہ
بخشدے گناہ کس مشکل مین پھنسی جان کو آگئی ہنسی ابتو انوری بولنے لگی میری بیٹی علم سمیٹی
مجہہ بڑہیا کو پھسلاتی ہے ٹھٹون مین اڑاتی ہے لڑکی کسطرح مناتی ہے الٹے ہات جڑواتی ہے لڑکی
ہے آفت ہے اسکی ہر بات قیامت ہے لڑکی نے بکری سمجھی ہے بکری بھی بربری سمجھی ہے
بڑہاپے مین دودپے گی قیامت تک بیٹی جئے گی لڑکی پاگل ہوگئی وہی مثل ہوگئی بوڑہا منہہ مہاسا
لوگ دیکھین تماشا آہا مبارک ہو آپا مبارک ہو میری ددا من گئی ددا کی جلن گئی آؤ سب ملکر گیت گاؤ
او سیر شیخ سدو بلاؤ زین خان کی بیٹھک بناؤ میران کے گلگلے پکاؤ ددا کو کھلاؤ خوب رجھاؤ سیر ہوگی
سر دہنیگی پھر یہ وفا کو سنیگی جمیلہ بولی بیگم تم اسپر الٹو جاجم بڑہیا کی یون خبر لو جوتی کے نیچے دھر لو آپسے
آپ جائیگی مجھے تمھین مانیگی نانی بڑی شیطان ہے بقول تمھارے ہنومان ہے اسکے دم مین نہ آنا
اسکے چپکے بن پر نجانا یہ لالچ خودی ہے غرض کی بندی چھچوری ہے اسکا نام فہیمن ہے میرٹھ کی دہنوبن
ہے یہ باز نھین آئیگی فریب نھین کھائیگی بچھو کا زہر ہے بڑی علامہ دہر ہے انوری نے کہا بس جمیلہ
ددا کے لگا نھین فتیلہ اب میری ددا من گئی بوڑہی بطیر آدمی بنگئی راہ پر آگئی ہے بھید کو پاگئی
ہے اب ٹھیک بنی جاتی ہے یہ کھٹیک بنی جاتی ہے ہان ددا اب پوچھ مدعا کل آپا جان سے
ناواقف نادان سے عالم کے سامان کا زمین اور آسمان کا کیا حال پوچھتی تھی نیا حال پوچھتی تھی
اب مجہہ سے سوال کر جواب پر خیال کر مجکو بنا مجھسے سن دیکھ میرے علم کے گن کیا کیا کہون گی

سچا ماجرا کہون گی تورات بھر بات بات پر سوال کیے جائیو جواب لیے جائیو مین ٹھیک بتا دون گی تجھے سبق پڑھا دون گی نھین نھین بیٹی مین نے کھولدی پٹی مین لڑائی نھین چاہتی تجھسے جدائی نھین چاہتی کچھ مجھ سے سُن نہ آپ کہہ قصّہ دور کر چپ ہو رہ بڑی بیگم کو رنج ہوگا ناحق تشنّس و پیچ ہوگا جانے دو دور کرو مجکو نہ مجبور کرو واہ ودا تجکو سلام بات مین رنج کا کیا کام جو تو پوچھیگی بتادونگی تجھے خانگی سنا دون گی دیکھیو کیسے کیسے جواب ہون گے نمکین چرپرے کباب ہون گے زبان پر مزا آجائیگا منھ مین پانی بھر آئیگا دادا میری تیری یون تو بہتیری رات بھر تقریر ہوگی علم کی توقیر ہوگی مگر تیرے سوال کا آسمان کے احوال کا وہ جواب سناؤن گی وہ حساب بتاؤن گی لوگ سنکر تعریف کرینگے تجھے خفیف کرینگے تو حیرت مین ہیگی اپنے جی مین کہیگی انوری بیگم حکیم ہے اسکی اچھی تعلیم ہے چل کہہ کیا سوال ہے سہل ہے یا محال ہے اچھا میری صاحب زادی عقل مین ذہن کی دادی تیری لڑنے کی خوشی ہے مجھسے جھگڑنے کی خوشی ہے بندی بھی مجبور نھین عقل سے معذور نھین سنو انوری بیگم تمکو خدا کی قسم جو پوچھون وہ بتانا مجھے صاف صاف سنانا لو بتاؤ مجھے سمجھاؤ عالم کے سامان مین اس زمین آسمان مین یہ اسباب بیحساب جو ظاہر ہین پھر ظاہر نھین مگر غور تین اون سے ماہر نھین کیا شے ہے کیا چیز ہے دیکھون تمکو کتنی تمیز ہے اچھا اچھا دادا کہتی ہون ماجرا سب مہمان بنین گے کھولکر کان بنین گے زمین کے رہنے والے آسمان کے کہنے والے انوری کیا بولتی ہے نیا حال کھولتی ہے دادا تھوڑی دیر صبر کر اپنے دلپر ذرا جبر کر مین پان وان بنا لون مہمانون کو کھلالون پھر تیری سنونگی مین بھی اپنی کہون گی گھبرا نھین بولا نھین ابھی اول شام ہے مجھے بھی یہی کام ہے غرض یہ قصّہ یہین تک رہا انوری بیگم نے جتنا کہا مُصنّف نے بھی یہین ختم کیا پہلے حصّہ کا طول کم کیا انشاءاللہ دوسرے رت جگہ سے پھر بحث اسی جگہ سے بیان ہوگی

شروع داستان ہوگی۔

تقریظ دلپذیر جناب فضیلت مآب ناظم بیمثال ناثر شیرین مقال رنگین بیان فصیح زبان سید حیدر حسین صاحب تخلص یکتا مدرس مہاراجہ کالج سلمہ اللہ تعالی

اندنون میری نظر سے ایک کتاب عقد ثریا نام اُردو نیان مین لاجواب طرز بیان مین انتخاب جس کو حقیقت مین تعلیم اللسان فی محاورات النسوان کہنا چاہئے گذری جس کو میرے ایک بڑے سچے دوست اور بزرگ ہمعصر صاحب تالیفات نظم ونثر شاعر شیرین زبان ناثر رنگین بیان مجموعۂ کمالات صوری ومعنوی جناب خواجہ مرزا قمر الدین خان صاحب دہلوی المتخلص بہ راقم نے اپنی جدت پسند طبیعت کی جودت سے جمع وتالیف کیا ہے اگرچہ قاعدہ ہے کہ دوستون کے سب کام دوستون کی نظر مین مطبوع ومرغوب ہی ہوا کرتے ہین لیکن مین مقع پر یہ بات بلا رو ورعایت کہتا ہون کہ عورتون کے محاورے عموماً اور دلی کی شریف خاندانی مستورات کے روزمرے خصوصاً جس لطف وپاکیزگی وصفائی سے ہر موقع ومحل کے مناسب اور پھر اس کثرت کے ساتھ جسقدر اس کتاب مین ملسکتے ہین اور کتابون مین جو اسی طرز خاص مین تحریر وتصنیف ہوکر ابتک شائع ہوچکی ہین بہت کم ملین گے اور پھر باوجود اس التزام کے جو اس تالیف کا نفس مطلب ہے بہت سے مطالب علمی وخلاقی اور مباحث عقلی ونقلی وغیرہ بھی اسمین مندرج ہین اور باینہمہ حضرت مصنف نے بہت چھوٹے چھوٹے مسجع اور متوازن فقرون کا التزام کیا ہے اور ساری کتاب کو جو ایک مجلد ضخیم ہے اول سے آخر تک ایک طرز پر تمام کیا ہے جس نے اوسکے مطالعہ کو نہایت دلکش اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ مین اسوقت نہایت عدیم الفرصت اور پریشان سا ہون زیادہ نہین لکھہ سکتا ورنہ اس تقریظ کو ذرا مشرح لکھتا۔ میری رائے ناقص مین یہ کتاب بے شک مدارس اُردو مین داخل ہونے کی پوری لیاقت رکھتی ہے اور مدارس سرکاری کے اُردو کی جماعتون مین عموماً اور لڑکیون کے درجون مین خصوصاً شائع ہونے کے قابل ہے فقط

خاتمہ حصہ اوّل

مصنّفہ خواجہ میرزا قمر الدین خان راقمؔ مقیم حال شہر سوائی جے پور او نچا کنوان

اعلان

اس کتاب کی رجسٹری ہو گئی ہے کوئی صاحب تالیف و تحریف و طبع بلا اجازت مصنّف نہ فرمائیں ورنہ نقصان اُٹھائینگے

بید ضعیف العباد محمّد شریف کاتب غفرلہ

عبد اشم النسیم عثمانی عفی عنہ
مصحح کتاب ہذا

غلط نامہ شعر بر تصحیح اغلاط کتاب عقد ثریا یعنی مناظرہ نساء

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۲	اپڑی	پڑی	۹۳	۳	باہرجا	باہرجا	۱۳۶	۲	چیخ مارہے	چیخ ملارہی
۸	۱۰	آہنمن	آنکھین	۹۸	۲	بیہود	بیہودہ	۱۳۷	۱۱	جہازت کا	جہازموت کا
۱۲	۱۷	خوف مشکوک	.	۹۹	۳	تیارسوار	تیارہوسوا	۱۴۹	۹	خودسے	خودہی سے
۲۰	۱۵	قیامت ہی	قیامت کی ہی	۱۰۰	۹	تباہ مین	تباہ ہوگا	۱۵۲	۷	مالک ہے	مالک ہے
۲۲۰	۱۸	دیدون سے	فریدون سے	۱۰۱	۳	غطلکین	غلطکین	″	″	″	″
۲۶	۳	نہ اُدہیڑو	نہ اُدھیڑو	″	۱۶	مین ہی	مین ہی	۱۵۳	۱۴	کیفیت مناون	کیفیت جتاون
۴۵	۷	ہوا کیا	ہوا کھا	۱۰۲	۴	بیوفاپری سے	بیوفائی ہی سے	۱۵۷	۱۹	نہ آگے	نہ آئے
۴۶	۱	دوبدو کرسکتا تھا	لفظ دوبدو کرکر کاٹ دینا چاہیے	۱۰۳	۱۸	پاپڑ بنواؤ	پاپڑ بہنواؤ	۱۵۹	۵	پہروہ کسی	پہروہ کسی
۵۷	۱۷	ضرورہی یہان آتی	ضرورہی یہان لائی	۱۰۴	۳	سنادیتی ہے	سنا دیتی ہو	″	۹	نشیب مناز	نشیب فراز
″	۱۸	ناموس خطر	ناموس کا خطر	۱۰۵	۱۸	پتنگ ہوئی	بہ تنگ ہوئی	۱۶۱	۸	مکتی ہو	بجتی ہو
″	۱۹	بس ستو	بس سنو بیگم	[illegible]	[illegible]	نیلی بدی	نیکی بدی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶۷	۵	بتاءُن گی	بتاؤن گی	۱۱۰	۱۱	کام کاج کاہل	کام کاج [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سوار [illegible]
۶۹	۱۶	تم مریم	تو مریم	۱۱۳	۸	وستیان	[illegible]	[illegible]	۳	ل پہٹا	دل پہٹا
۷۶	۹	چوتڑ تھین	چوتڑ نہین	۱۱۵	۸	تم جتنی	[illegible]	″	۱۱	چھٹی ہے	چھٹی چہاہی
۷۹	۱۴	اب بچادہیلا	اب بچا دہیلا	۱۱۶	۱۴	مزید ہو	[illegible]	۱۶۴	۲	گردہن	گوردہن
۸۱	۹	کیسی ہنسی	کیسی ہنستی	۱۱۷	۱۱	سہاگن گھونگھٹ	[illegible]	″	۱۴	میراقی	مِراقی
۸۲	۵	ذرآب ار	ذراآب دار	۱۱۸	۴	وہ وکاثر	[illegible] ہے	۱۶۸	۷	ازمانہ کا	زمانہ کا
۸۴	۱۷	ذکیہ	دکھینا	۱۲۶	۱۰	اتنی سی [illegible]	[illegible] ہی ہوتمن	۱۷۱	۱۴	تبادیا ہے	بنادیا ہے
۸۶	۸	اقرار نیا کیا	اقرار تبا کیا	۱۲۹	۱۰	کھایا [illegible]	کھایا کھلایا ہی				
۹۱	۳	اُن سکے چھی	اُنکے بعد چھی	″	۱۱	[illegible]	فوج پیشہ				
″	۱۸	نام بہ سکتے	نام سے بہ سکتے	۱۳۰	[illegible]	[illegible]	بغلین				
۹۳	۳	نکلتے نکلتے	نکلنے نکلتے	[illegible]	۱۸	ڈیہیانے	بڑھیانے				

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O.